U63896 P 26-1209

Title - DABISTAAN-E-MAARFAT.

Creator - Padri John Toms.

Publisher - Matba Ameer (Lucknow).

Date - 1877.

Pages - 155

Subjects - Tazkira Aisi Maseeh; Islam - Tasawwuf; Islam - Akhlaqiyaat; Islam - Taleemaat; Islam - Aqayad-o-Iman

بفضل خالق زمین و زمان و بانیٔ مکین و مکان

نسخہ لاجواب پسندیدہ صغیر و کبیر مجمع ہدایت و نصیحت منظوم

دبستان معرفت

مترجمہ [illegible] صاحب [illegible] الٰہی [illegible]

بمطبع [illegible] باہتمام [illegible] صاحب طبع ہوا

فہرست مضامین دبستان معرفت

دیباچہ

حال یہہ ہے کہ مدت سے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو سنڈے اسکولون مین ہندوستانی لڑکون کے لائق تعلیم ہو ظاہر ہے کہ ہماری ملک کے زبان مین اس قسم کے اسباب کم ہین اور اسی جہت سے بسا اوقات تعلیم و تعلّم مین دقتین چند در چند پیش آیا کرتی ہین - انگریزی زبان مین کہ جامع علوم و فنون ہے ہر قسم کی کتاب ہر طبیعت کی مناسب موجود ہے مگر ہندوستان کے لوگ خصوصاً عزیزالوجود لڑکے کہ اوس عمر تک کسی ہندوستانی کو اچھی طرح انگریزی آتی بہی نہین ہے ایسی کتابون کے نفع سے محروم رہتے ہین - اسواسطے خاکسار نے مناسب جانا کہ اس قسم کی کوئی کتاب اردو مین ترجمہ کیجاوے - بعد تلاش کامل کے ڈاکٹر ٹاڈ صاحب کی کتاب کو

نہایت مفید پایا صاحب موصوف کے خیالات نہایت عمدہ اور واضح اور مناسب طبیعت لڑکون کی ہین - کوئی بات ایسی نہین بیان کی ہے جسکو طرح طرح کی مثالون سے نہ سمجھایا ہو گویا کہ یہ کہنا چاہیے کہ ہر بات کی ایک صورت بناکر کھڑی کردی ہے -

غرضکہ ایسی نادر کتاب کو اِس خاکسار نے بڑی جانفشانی سے عرصۂ قلیل مین بعبارت اُردو سلیس اور عام فہم ترجمہ کیا اور نام اوسکا دبستان معرفت رکھا - امید ہے کہ مقبول طبائع اہالیان کیٹی ہو اور ناظرین باتمکین اِس سے نفع اوٹھاوین *

المرقوم
۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ء
مقام بریلی

پادری جان ٹامس
مدرس مدرسۂ علم الٰہی بریلی *

دبستان معرفت

پہلا سبق

ہمنے کیونکر جانا کہ کوئی خدا ہے

(خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا یوحنا ۱ باب ۱۸ آیت)

خدا لفظ فارسی ہے عربی مین اوسکو الله اور عبرانی مین الوہ اور لاطینی مین ڈی الیس اور یونانی مین تھیاس کہتے ہین مگر چونکہ اردو زبان مین لفظ خدا کثیر الاستعمال ہے اسواسطے اوسی کے اصل معنی اور ترکیب کا ذکر اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ لفظ خدا مرکب ہے خود اور آ سے خود کے معنی فارسی مین آپ کے ہین اور آ امر کا صیغہ مصدر آمدن سے ہے ہمارے بزرگون نے یہ نام اسواسطے مقرر کیا تھا کہ وہ جانتے تھے کہ اوسکی ذات قدیمی ہے۔

سے یعنے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہیگا۔ اپنی ذات مین دوسریکا محتاج نہین ہے۔ اور اوسکی ذاتِ پاک جمیع صفات کمالات کو مستجمع ہے اور یہی معنی واجب الوجود کے ہین۔ لیکن اے لڑکو مین تم سے پوچھتا ہون کہ تم کیسے جانتے ہو کہ کوئی خدا ہے۔ کیا تمنے کبھی خدا کو دیکھا ہے۔ نہین۔ خدا کو کبھی کسی نے نہین دیکھا۔

تم جانتے ہو کہ دنیا مین ایسی بھی چیزین ہین جنکو تمنے کبھی نہ دیکھا ہو۔ ہان بہتیری چیزین ہین تمنے پیرس یا روم کو کبھی نہین دیکھا ہی پھر بھی جانتے ہو کہ اس نام کے دو شہر ہین۔ اسواسطے کہ تمنے اور لوگون سے جو وہان ہو آئے ہین اور دیکھ آئے ہین سُنا ہے۔ اب فرض کرو اگر وہان کوئی نہ گیا ہوتا نہ کسی نے دیکھا ہوتا تو تمہین معلوم ہوتا کہ ایسے دو شہر ہین۔ ہرگز نہین اسیطرح ہم تمسے اب یہ پوچھتے ہین کہ یہ تم کیسے جانتے ہو کہ کوئی خدا ہے۔ اس سبب سے کہ جن لوگون نے بیبل کو لکھا ہے وہ کہتے ہین کہ ایک خدا ہے۔ لیکن اونھون نے خدا ہونا کیونکر جانا کبھی اونھون نے اوسے دیکھا نہین تمہین یقین آتا ہے کہ ایسی بھی کوئی چیز ہے جسکو کبھی کسی نے نہ دیکھا ہو۔ ہان ایسی بہت چیزین ہین۔ ماگہ پوس کے جاڑون اور بیساکھ جیٹھ کی گرمیون مین ڈالیان جھکجھک جاتی ہین اور پتے ادھر ادھر اوڑتے پھرتے ہین اسکا کیا سبب ہے۔ کوئی تم مین بتلا سکتا

ہے۔ ہان تم سب جانتے ہو کہ وہ ہوا ہے جو درختون کو ہلاتی ہے لیکن وہ ہوا
بھی تمہین دکھلائی دیتی ہے۔ نہین۔ پھر بھی ہر شخص جانتا ہے کہ ہوا ایک
چیز ہے۔ تم کبھی بیمار ہوئے ہوا اور دوا کھائی ہے اور تکلیف پائی۔
مین جانتا ہون کہ شاید تم سب پر یہ نوبت گذری ہو۔ لیکن تم لڑکون
مین کسی نے کبھی تکلیف کو دیکھا یا سُنا یا سُونگھا ہے۔ نہین پھر بھی جانتے ہو
کہ ایک چیز تکلیف ہے۔ تم سب جانتے ہو کہ ایسی ایک چیز ہے جسکو بھوک
کہتے ہین۔ لیکن کیسے جانتے ہو۔ تمنے کبھی دیکھا نہین سُنا نہین سونگھا نہین
لیکن معلوم کیا ہے۔ اب فرض کرو مین کہنے لگون کہ دنیا مین محبت کوئی چیز نہین
تو یہ کہنا سچ ہوگا۔ ہرگز نہین۔ کیون نہین۔ تمنے کبھی محبت کو دیکھا نہین ہے
بے شک اگرچہ دیکھا نہین لیکن مان باپ سے محبت کرتے ہو اور دلمین جانتے ہو کہ
محبّت کیا چیز ہے فرض کرو تم مین سے کسی کی آنکھین جاتی رہین اور بالکل اندھا
ہو جاوے اوسوقت بھی اوسکے دلمین اس قسم کا خیال آویگا کہ میرا گھر ایسا ہی
اور میرے باپ کی صورت ایسی ہے اسیطرح فرض کرو اگر اوسکو سُننے کی
کچھ طاقت بھی نرہے یہان تک کہ بالکل بہرا ہو جاوے اوس حالت مین بھی
یہ جانیگا کہ میرے باپ کی آواز ایسی تھی اسیطرح اگر زبان کا مزہ بھی بگڑ
جاوے یہانتک کہ قوت ذائقہ بالکل نرہے اور کھٹی میٹھی کو مطلق نہ پہچان سکے۔

اوس صورت مین بہی خیال کریگا کہ فلان چیز اور پہل کا یہ مزہ تہا اور فلان چیز
مجکو مرغوب تہی۔ پہر فرض کرو اوسکی قوت لامسہ بہی ایسی بگڑ جاوے کہ محض
بے حس اور ٹھنڈا ہو جاوے تو بہی خیال کریگا کہ چیزین کیسی معلوم ہوتی
تہین نارنگی گول اور نرم اور کتاب مسطح معلوم ہوتی تہی بلکہ دیکہنے اور
سُننے اور چکہنے اور حس کرنے اور سونگہنے کی سب طاقتین یکبارگی جاتی
رہین اوسوقت بہی وہ انکا ساری کیفیتین جو حواس سے محسوس ہونے
کے قابل ہین بتلا سکیگا چاند و سورج ایسا چمکتا تہا۔ گلاب بیلا چمبیلی ایسا
خوشبودار تہا۔ بانسلی کی آواز دلپسند تہی۔ شہد میٹہا تہا۔ پالا ٹہنڈا تہا۔ یہہ
سب کیفیتین بتلاویگا اب بتلاؤ وہ کون چیز ہے جو سوچتی ہے۔ وہ روح
ہے تم مین جو سوچتی ہے۔ بہلا تم یہ کیسے جانتے ہو کہ گہڑیکی ڈبیا مین گہڑی ہے۔
اسواسطے کہ تم سُنتے ہو کہ اوسمین کٹ کٹ آواز نکلتی ہی اور دیکہتے ہو کہ سوئیان
ہلتی ہین۔ اسیطرح تمہارا بدن گویا ایک ڈبیا ہے جسمین ایک روح ہے جو
تمہارے ہاتہون اور آنکہون کو ایسی حرکت دیتی ہے جیسے گہڑی سوئیون کو
چلاتی ہے لیکن روح کو آج تک کسی نے دیکہا نہین تسپر بہی جانتے ہو کہ ہم
مین ایک روح ہے کیونکہ اوسکے کام تو دیکہتے ہین۔ جب خوشی ہوتی ہے
تو چہرہ پر خوشی کے آثار ظاہر ہوتے ہین یہانتک کہ ہنسنے لگتے ہو اور جب روح پر

رنج ہوتا تو چہرہ پژمردہ بلکہ رونی چلانے کی نوبت آجاتی ہے۔ اگر شریر ہو تو کبھی
آجاتی ہے بری بری باتین بکتے ہو ماں باپ اور خدا کا کہنا نہین مانتی ہو
ٹھیک اسیطور پر ہنے خدا کو بھی جانا آپ کان لگا کر سنو کہ خدا کا ہونا بھی اوسکے
کامون سے ثابت ہے چنانچہ مین اوسکو بیان کرتا ہون اب تم اِس مکان کو دیکھو
کہ طرح طرح کی چیزین اوسمین رکھی ہین اور ہر چیز کسی خاص کام کے واسطے ہے
اب تم اِس ممبر ہی پر نظر کرو کہ اوسمین سیڑھیان لگی ہین اور ایک بیٹھک بنی ہے
یہ کسواسطے ہین۔ بیٹھک اِسواسطے ہے کہ منادا وسپر بیٹھے اور سیڑھیان اسلئے
بنائی ہین کہ منادی بیٹھک پر پہونچ سکے اور یہہ جگہہ جہان مین کھڑا ہون اتنی اونچی
اِسواسطے کی گئی کہ جو لوگ یہان ہون سب اوسکو دیکھ سکین۔ اور بیٹھکین جو
ہین وہ اسواسطے ہین کہ وعظ کے سننے والے اوسپر آکر بیٹھین اور ہر بیٹھک پر نمبر
اسلیئے لگے ہین کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہہ پہچانکر بیٹھ جاوے کھڑکیان روشنی اور
ہوا کے آنے کو دروازہ آدمیون کی آمد و رفت کے لیئے اب یہ دیکھو کہ کوئی تمہاری
کھیلنے کی چیز بھی یہان ہے؟ نہین کوئی چیز نہین کیونکہ یہہ گھر کھیلنے کے واسطے
نہین۔ اچھا کوئی سونے کی جگہہ چارپائی یا بستر ہے۔ نہین کوئی نہین یہ گھر
سونے کے لیئے نہین بنا ہے بلکہ خدا کی بندگی و نماز کے واسطے ہے۔ اب
فرض کرو مین کہنے لگون کہ یہ گھر کسی شخص نے نہین بنا یا اتفاق سے خود بخود

جیسا ہے ویسا ہی ہوگیا - دیوار کی اینٹین اوپر کی چھت نمبر بیٹھکین کھڑکیان
دروازے اور جو چیزین اسمین ہین آپ ہی آپ اتفاقیہ آگئی ہین تو تم یقین کروگے
نہین ہرگز یقین نہ آوے گا بلکہ یہ کہوگے کہ ضرور کسی نہ کسی نے اسی بنایا ہی
لیکن سچہ بتلاؤ کہ تمنے کبھی اوس آدمی کو بھی دیکھا ہے جسنے اوس مکان
کی اینٹین اور دیوارین بنائین - نہین - اچھا تمنے اوس بڑہی کو بھی دیکھا ہی
جسنے یہ کرسیان اور ممبر اور دروازے اور کھڑکیان بنائی ہین - نہین -
اچھا تمنے کبھی اوس شیشہ بنانے والے کو دیکھا کہ جسنے ریتیہ پگھلا کر یہ شیشہ
بنایا - نہین - اچھا تمنے اوس جولاہے کو جسنے ان تکیون کی غلاف کا سامان
طیار کیا یا اوس خاص آدمی کو جسنے لوہے کو گڑھا اور کیلین وغیرہ بنائین دیکھا
ہے - نہین - تمنے کبھی نہ دیکھا ہوگا تیسپر بھی جانتے ہو کہ ایسے ایسے شخص ضرور
گذرے ہین کیونکہ اون کے کام تمہارے سامنے موجود ہین جو بہت اچھا
ثبوت اونکے وجود کا ہے - ٹھیک اسیطور سے ہمنے یہ بھی جان لیا ہے کہ
کوئی خدا ہے کیونکہ اوسنے مٹی بنائی ہے جسکی صرف صورت بدل کر یہ بیٹھک
وغیرہ چیزین ہمنے بنائی ہین - اوسی نے یہ لوہا بھی پیدا کیا جسکو گلا کر آدمی
طرح طرح کی چیزین بناتا ہے - یہ ریتیہ جو اوسنے پیدا کیا ہے اوسکی صرف
پگھلانے سے شیشہ بنا ہے - اوسی نے وہ کیڑا جس سے ریشم پیدا ہوتا ہی

اور بہیڑین جنکی اُون سے بہت تکیہ بنا ہے بنایا۔ اوسی نے یہ روشنی کو پیدا کیا جو کہڑکی کے راہ سے آتی ہے اور آنکہین بنائی ہین جو اوسے اندر آتے دیکہتی ہین اور تمہارے کان بنائے ہین جو آواز اور شور و غل کو سنتے ہین اوسی نے تمکو وہ دل عطا کیا ہے جو میری اسوقت کی باتون کو سمجہتا ہے اور قوتِ حافظہ بخشی ہے جس سے تم اسوقت کی باتون کو یاد رکہتی ہو اور گہر جاکر پہر سناتی ہو مینے ایک مرتبہ چند تصویرین ایک تو بطخ کی اور راقی اور بڑے بڑے پرندونکی دیکہین وہ تصویرین بعینہٖ ایسی تہین جیسے سچ مچ کی بطخ اور پرند ہوتے ہین یہان تک کہ ایک چہوٹا سا کُتا آیا اور سچ مچ کے جانکر چاہا کہ اون کو پکڑ لے اب بتلاؤ کسیکو اوس نقاش کے وجود مین جسنے وہ صورتین بنائین شک ہوگا۔ نہین۔ اسیطرح اسمین بہی کسیکو شک نہین کہ کوئی خدا ہے جسنے یہ جانور پیدا کیئے ہین۔ ایک مصوّر نے اناج کی پُولہ کی ایک تصویر ایک نان پُز کی پہچان کے لیئے بنائی ایک گاے آئی اور اوسنے سچ مچ کا پولہ جانکر اُسکو کہانا چاہا اسیطرح ایک نقاش نے ایک تصویر ایسی بنائی کہ دوسرا گہوڑا آیا۔ اور اوسے دیکہکر ہنہنانے لگا۔ فرض کرو تم وہ تصویرین دیکہتے اور اوسوقت کوئی آدمی بہی وہان موجود نہ ہوتا تو تم فوراً یہ نہ کہتے ضرور کسی شخص نے یہہ تصویرین بنائی ہین۔ بے شک۔ اور جب تم کہیتون مین اناج اور ثمر کون

ہین گہوڑے دیکھتے ہو تو کیا یہ نہین جانتے کہ کسی نے اونہین بنایا ہے اور
جسنے اونہین بنایا ہی وہی خدا ہے۔ اسکا کیا سبب ہے کہ نئی اور عجیب
کہانی سننا تمہین پسند آتا ہے۔ کیا تمہارے کان خوش ہوتے ہین نہین
کانون کو کچھ خوشی نہین معلوم ہوتی ہے۔ کیا سبب ہے کہ تمہین عجیب و
غریب چیز دیکھنے کا شوق رہتا ہے۔ کیا تمہاری آنکھین خوش ہوتی ہین
نہین۔ آنکھ کو کچھ بھی خوشی نہین معلوم ہوتی بلکہ وہ دل ہے جو خوش ہوتا
ہے۔ جب کوئی اچھی اچھی کہانی یا شیرین آواز سنتے یا عجیب وغریب چیز
دیکھتے ہو تو دل خوش ہوتا ہے لیکن وہ دل تم مین کہان سے آیا کیا اتفاقیہ
آگیا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ بلکہ جیسے اس مکان کو کسینے بنایا ہے ایسی ہی
یہ دل بھی کسیکا بنایا ہوا ہے تمہارا جسم گویا ایک گھر ہے اور اوسمین رہنے والی
ایک روح ہے اور خدا نے کان اسلیئے بنائے ہین کہ روح کو آوازین پہنچاوین
اور آنکھین روح کو روشنی پہونچانے کی راہین ہین جیسی کھڑکیان گھر مین
روشنی پہونچانے کو۔ زبان اسلیئے بنی ہے کہ روح باتین کرسکے اور جو کچھ اوسے معلوم ہو
اُسکی اور ونکو خبر دیسکے پانون چلنے کو اور ہاتھ روحکا کام و خدمت کرنیکو جو کچھ چاہیئے بنائی
گئی ہین پہر یہ بہی دیکھو کہ جسم کو احتیاج کھانیکی ہی سو خدا نے اوسکے پکانیکو آگ اور اُسکی کھانیکو
دانت بنائی ہین جسم کو پینے کی احتیاج ہوتی ہے سو اوسکے رفع کرنے کو پانی بنایا اور گلا

بنائی جو دودہ دیتی ہے جسم بیمار بہی ہوجاتا ہے سو اوسکے علاج کے واسطے
دوائین پیدا کی ہین۔ کپڑون کی بہی ضرورت ہوتی ہے سو اوسکے لیئے روئی
زمین سے اور چمڑا بیل سے اور اون بہیڑ سے اور ریشم کیڑے سے نکلتا ہی
کام کاج کے لیئے اوزار کی بہی ضرورت ہوتی ہے اوسکے واسطے لوہا
سیسہ۔ چاندی۔ سونا۔ لکڑی بنائی جسم کو گرمی کی ضرورت ہے جسکے واسطے سورج
بناکر لٹکایا ہے گویا کہ وہ ایک تودۂ آتش ہے کہ روشنی اور گرمی پہونچاتا ہے۔
پس یہہ دنیا خدا کے کامون سے بھری ہے جدھر دیکہو اوسی کی کاریگری نظر
آتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ میرے ہاتھہ مین ایک چہوٹی سی کتاب ہے جو ورقون
اور نقشون اور حروف سے بھری ہے یہ ایک عہدنامہ ہے۔ اسمین بابون
اور آیتون کے نشان خوب صفائی اور صحت سے بنے ہین۔ ہر لفظ اور ہر حرف
اسکا صحیح ہے لیکن تمنے اوس آدمی کو جسنے اسکا کاغذ بنایا ہے کبھی نہ دیکھا
ہوگا نہ حروف کے بنانے والے کو نہ اوسکو جسنے حروف کاغذ پر ایسی درستی
سے جمائی تہی نہ جسنے ایسی ایسی چکنی صاف چمڑے کی جلد باندہی ہے دیکھا
ہوگا پہر بہی جانتے ہو کہ ایسا کوئی گذرا ہے جسنے یہ کام بنائے ہین چاہیئے ان
آدمیون کو کبھی نہ دیکھو لیکن جانتے ہو کہ وہ موجود ہین یا کسی وقت مین موجود تہی
اسیطرح تم جانتے ہو کہ خدا بہی موجود ہے کیونکہ اوسنے کپاس پیدا کی ہے

جس سے یہ کاغذ بنا ہے اوسنے بھیڑ کی کہال بنائی جسکے بکانے اور رنگنے سے ایسی
عمدہ تری بنی جس سے کتابون کی جلدین بنائی جاتی ہین خدا جانتا تہا کہ تمہین
روشنی کا دیکھنا پسند ہوگا اسلیئے اوسنے چاند و سورج بنائے۔ وہ جانتا تہا
کہ تمہین اچھی خوبصورت چیزین پسند آوینگی چنانچہ اوسنے بادلون مین دہنک
بنائی اور ہری گہاس زمین پر پہیلائی اور پہول بوٹے درخت پہل پہلاری
پیدا کیئے کسی مین سیب کسی مین انگور کسی مین آم کوئی نارنگیون اور انار
سے لہلہا رہا ہے۔ خدا نے جانا کہ تمہین شیرین آواز پسند آویگی سو اوسنے تمہارے
مان باپ کو خوش آوازی عطا کی اور خوش الحان چہچہے کرنے والے پرندے
بنائے اوسنے جانا کہ تمہین گہر دن مین آگ کی ضرورت ہوگی اسواسطے اوسنے
لکڑی جلانے اور مٹی اینٹین گہر بنانے کو دی خدا نے جانا کہ تمہاری عقل
اوس لایق نہو گی کہ بہشت تک پہونچ سکے اسلیئے اوسنے بیبل عطا کی۔ وہ جانتا
تہا کہ تمہارے کام خراب ہونگے سو اوسکے رفع کرنے اور نیک بنانے کے
واسطے اوسنے سبت کا دن اور مسیح اور روح القدس بہیجی اوسنے جانا کہ
تمہین حیات ابدی کی خواہش ہوگی اسواسطے اوسنے بہشت بنائی جہان
تم ہمیشہ رہو گے اور کبہی موت نہ آوے گی بشرطیکہ مسیح پر ایمان لاؤ اور نیک
اور پاک ہو۔ کون نہین جانتا ہے کہ یہ دنیا خدا کی کاریگریون سے بہری ہے

اگر کوئی چھوٹا لڑکا دونون آنکھین کھولے میری طرف تکتا ہو تو مجھے اوسکی بینائی
ہونے مین کچھ شک نہ رہیگا اسیطرح خدا کے ہونے مین بھی اوسکی کاریگریان دیکھکر
کچھ شک و شبہہ نہ رہیگا۔ بھلا مجھے اس بات مین کیا شک ہوگا کہ ان لڑکون کی
روحین ہین حالانکہ کسی کی روح نہین مینے دیکھی ہے۔ لیکن حال یہ ہے کہ ہاتھ
پاؤن آنکھین وغیرہ جو روح کے خادم ہین اون کو تو حرکت کرتے دیکھا ہے۔
اے پیارے لڑکو تم دیکھتے ہو کہ مین نے خوب ثابت کر دکھایا کہ ایک بہت بڑا
اور بزرگ صاحب تمھارے آس پاس موجود ہے جس کا نام خدا ہے
سچ ہے۔ مصرعہ ہر سنگ مین شرار ہے اوس کے ظہور کا۔
لڑکون کو خدا کا دھیان رکھنا چاہیئے جب رات کو بستر پر جاؤ تو
خدا کے احسانون کا اور اس بات کا کہ اوس نے دن بھر
تمھین صحیح اور سالم رکھا یاد کر کے اوسکا دل سے شکر ادا کرنا چاہیئے۔ جب صبح کو
اوٹھو اوسی کا شکر ادا کرو کہ اوسنے رات بھر نیند عنایت کی اور صبح کو بخیریت اُٹھایا
اور سورج کو پھر چمکایا۔ اور دعا کرو کہ تمھین دن بھر کے گناہ سے بچاوے۔
جب تم اپنے مہربان ماں باپ کی آواز سنو تو خوش ہو کہ اوسنے تمھین ایسی
اچھی نعمت اور ماں باپ بخشی۔ جب چین مین ہو اوسکو یاد کرو کہ چین کا دینیوالا
وہی ہے۔ جب گناہ کرو یا کرنے پر آمادہ ہو تو خیال کرو کہ وہ تمھین دیکھتا ہے۔

جب بیمار ہو اوسیکی طرف رجوع کرو کیونکہ اوسکا دور کرنے والا اور تمہارا اچھا کرنے والا وہی ہے۔ سبت کا دہیان رکھو کہ اوسی نے وہ دن تمہین اسلیئے دیا کہ اوسکی بندگی کر کے بہشت کے لائق ہو جاؤ۔ ہر نعمت جو تمہارے پاس ہی یا آئندہ ہو اوسیکی ہے اوسی نے اپنا پیارا بیٹا ہماری خاطر مرنے کو دیا *

دوسرا سبق

گناہون سے توبہ کرنا

اے لڑکو اب مین ایک لفظ اور اوسکے معنی بیان کیا چاہتا ہون۔ وہ لفظ شرائط ہے مین تم کو اسکا مطلب نہایت آسان طریقہ سے بتاتا ہون فرض کرو کوئی چھوٹی لڑکی جو مدرسہ کو جایا کرتی ہو اپنی مان سے نئی کتاب مانگی اوسکی مان کہے۔ اچھا مریم۔ اگر تمہارے سب سبق پختہ ہون اور دو ہفتہ برابر کوئی شوخی شرارت کرتے نہ دیکھون تو کتاب مول لے دونگی یھہ شرط ہوئی۔ کوئی لڑکا اپنے باپ سے کہے کہ مجھے فلانی جگہہ کی سیر کرالاؤ باپ کہے اِس شرط پر لیچلونگا کہ مزاج کو سمہالو اور کوئی شوخی و شرارت دن بہر نہ کرو۔ اسیطرح اِس دنیا مین ہر اچھی چیز کے ساتھہ کوئی نہ کوئی شرط لگی ہوتی ہے اور

ہر شئے کی طلب مین کچہ نہ کچہ کرنا پڑتا ہے - اسجگہہ مین صرف چار چیزون کا ذکر
کرتا ہون جنکے ساتھہ ایسی شرط لگی ہے ۱ - خدا کی طرف سے مقرر ہے کہ جو
لڑکے اپنے مان باپون اور استادون کی تابعداری کرتے اور مہربانی سے اونکے
ساتھہ پیش آتی ہین اور ہر شخص سے محبّت رکہتی ہین اونکی محبت اور آبرو لوگون
مین بڑہتی جاوے گی ۲ جو آدمی پڑہنے اور مطالعہ دیکہنے مین کوشش کرے گا
عالم ہو جاوے گا - ۳ دوا بیمار کو اکثر نفع بخشتے گی بشرطیکہ نہایت احتیاط سے
استعمال کیجاوے -

۴ - جو شخص سچّے دل سے بیبل کو پڑہے اور خدا سے روح القدس کا طالب ہو اور
ہر کام مین اوسکی فرمانبرداری کرے تو اوسکو خدا اور بہشت ملے گی - یہی حال
ہر چیز کا ہے اگر کوئی کسان متوقع ناج کے پیدا ہونے کا ہو تو اوسکے واسطے یہ
شرط لگی ہے کہ زمین کو خوب کھودے جوتے اور مناسب وقت پر اچھا
بیج ڈالے - وہ چھوٹا لڑکا جو بیٹھا ہے اپنا لٹو نہین گھوما سکتا تا وقتیکہ کوئی فعل
ایسا نہ کرے جس سے وہ گھومنے لگے اور یہ قوت فاعلی از خود نہین آگئی بلکہ
عطیہ الٰہی ہے وہ چھوٹی لڑکی جسنے ابہی بات چیت شروع کی ہے ایک
حرف نہین سیکہہ سکتی نہ ایک ٹانکا سوئی کا مار سکتی ہے تا وقتیکہ اوسکو سیکھنے
کا قصد نہ کرے مین کہتا ہون کہ ایک سہارا ہوا پھول یا ایک ذرہ سی کلی

توڑنا چاہو تو اوسکی شرط لگی ہے ۔ آب دیکھو سب سے بڑی نعمت جو خدا تعالی نے ہمین بخشی ہے ہمیشہ کی زندگی ہے جسکو مسیح نے اپنے خون سے ہمارے واسطے خریدا ۔ کوئی آدمی کسیوقت مین بغیر اوسے شرط گناہ سے پاک نہین ہوا اور وہ خدا ہی کی ذات پاک ہے جسنے آدمی کی ہدایت کی اور اسکو لایق کیا کہ شرط کو پورا کرے ۔ کوئی آدمی بغیر توبہ کے کبھی بہشت مین نہین گیا ۔ نہ ایوب نہ داؤد نہ پطرس نہ پولوس نہ یوحنا کسی سے ایسا نہ ہوسکا نہ وہ بڑا گروہ جو اب بہشت مین ہے بغیر توبہ کے وہان داخل ہوا مسیح نے توبہ کی منادی کی اور رسولون نے ویسا ہی کیا اسیطرح ہر ایک سچا منادجب سے ویسا ہی کرتا ہے ۔ نہ کوئی اس گھر مین نہ کوئی اس دنیا مین ایسا ہے جو بغیر توبہ کے بہشت مین پہونچا ہو اگر ہمنے جان لیا کہ اُنھون نے گناہ سے توبہ کی ہے تو جان لینا چاہیئے کہ اوتنے ہی بہشت مین جاوینگے ۔ توبہ سب کے واسطے ضرور ہے مسیح فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم سب ہلاک ہو جاؤگے پولوس مقدس کا قول ہے کہ خدا تمام آدمیون کو جہان کہین ہون توبہ کا حکم کرتا ہے ۔ اب شک نہین کرسکتے کہ کسکو توبہ کرنا چاہیئے سب کو ضرور ہے ہر شخص کو چاہیئے ۔

یہان یہ ایک بڑا سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ توبہ کس چیز سے کرنا چاہیئے

تم سب جانتے ہو کہ نقدی دو قسم کی ہوتی ہے کھری اور کھوٹی ممکن ہے کہ کسی
آدمی کا سارا گھر کھوٹی نقدی ہی سے بھرا ہو پھر بھی کوئی نہ کہیگا کہ اوسکے پاس کچھ نقدی ہے
ایسے ہی توبہ بھی دو طرح کی ہے ایک سچے دل کی توبہ اور ایک نام کی توبہ
دونوں قسموں کی توبہ مین بظاہر کچھہ فرق نہین معلوم ہوتا جیسے دو روپیہ ایک
کھوٹا ایک کھرا کہ دیکھنے مین بظاہر ایک سے ہوتے ہین مگر ایک ایسا ہوتا ہے
کہ کچھ سودا اوس سے خرید سکتے ہین اور ایک محض بیکار ہوتا ہے - یا جیسے
دو درخت کہ دیکھنے مین دونون بہار دار ہون مگر ایک بار آور اور ایک مین
سوائے پتّون وغیرہ کے کچھ نہو - لیکن تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ توبہ کرنا کسی کہتے
ہین سو مین تمھین سمجھاتا ہون ایک خادم دین نے مجھ سے ایک قصہ نقل کیا
جو اسوقت مین تمکو سناتا ہون اور خاص اس غرض سے کہ توبہ کی اصلیت
معلوم ہو جاوے وہ یہ ہے ” جب میرا نہایت مہربان اور نیک باپ
زندہ تھا اور مین ذرا سا چھہ برس کا لڑکا تھا تو وہ مجھے اپنے ساتھ گھوڑے پر
سوار کر کے اسکول کو لیجایا کرتا اور ہمیشہ یہی چاہتا تھا کہ مجھے خوش کرے
اور مین دیکھتا تھا کہ اس سے زیادہ خوشی اوسکو اور کسی بات سے
نہ ہوتی تھی کہ مجھے خوش رکھے - مین چھہ برس کا تھا جو ایکبار باپ
بہت بیمار ہو گیا اماں کی طبیعت بھی ناساز تھی اور گھر بھر مین سوائے

دو بہنون کے اور کوئی نہ تہا جو باپ کی خبر گیری کرتا - چند روز مین بیماری اور
بہی زیادہ ہوگئی اور سب آس پاس کے طبیب علاج کے واسطے بلائے گئے
دوسرے سبت کے صبح کو فجر کے وقت بہت برا حال ہوگیا - مین جو اوسوقت
اوس کمرہ مین گیا تو اوسنے میری طرف ہاتھ بڑہا کے کہا - بیٹا مین بہت
بیمار ہون - مین چاہتا ہون کہ وہ نسخہ جو رکھا ہے لیکر مسٹر کارٹر کی دوکان پر
جاؤ اور جو کچہہ دوا اوسمین لکہی ہے میرے واسطے لے آؤ - مین وہ نسخہ لیکر
سیدہا عطّار کی دوکان پر پہونچا اور اکثر پہلے بہی وہان سے دوا لایا تہا -
دوکان گہر سے کوئی پاو کوس دور ہوگی جب مین وہان پہونچا تو دوکان بند
پائی اور چونکہ مسٹر کارٹر کا مکان وہان سے کوئی پاو میل دور تہا دل نے
نچاہا کہ اوسکے گہر جاؤن اسواسطے گہر کو لوٹا اور راہ مین ایک بہانہ سوچ لیا
مین جانتا تہا کہ جہوٹ بولنا بہت برا ہے مگر ایک گناہ کے ساتھہ دوسرا
ہمیشہ لگا ہوتا ہے - غرض جب مین باپ پاس پہونچا اور دیکہا کہ بہت
تکلیف مین ہے - اور پیشانی پر اوس تکلیف کے باعث سے پسینے کی
بوندین نظر آتی تہین اوس وقت مین بہت غمگین ہوا اور سوچا کہ ناحق عطّار
کے یہان نہ گیا آخرش باپ نے کہا کہ بیٹا مجہے یقین ہے کہ تم وہ دوا لائے
ہوگے مجہہ پر اسوقت بہت شدت ہے - مینے سر نیچا کرکے ہلکی سی کہا کیونکہ دلکو

اوسوقت بڑی پشیمانی ہوئی تھی- نہین صاحب۔ مسٹر کارٹر نے کہا کہ میرے
پاس کوئی دوا نہین ہے- کوئی نہین ہے ایسا ہوسکتا ہے- پھر اوسنے میری
طرف تیز نگاہ کی اور دیکھا کہ مین سر ڈالے ہوئے ہون اور غالبًا اوسکو خیال گذرا
ہوگا کہ مین جھوٹھ کہتا ہون تو اوسنے نہایت ملائمت اور میٹھی آواز سے کہا ای
بیٹا اوس دوا کے نہونے سے تم اپنے باپکو ایسی تکلیف مین مبتلا دیکھ سکوگے
یہ سنتے ہی مین اکیلا گھر سے باہر نکل گیا اور چلّا چلّا کر روتا تھا- مگر جلد مجھے
بلا لیا- میرے بھائی آ موجود ہوئے تھے سب لڑکی لڑکے باپ کے بستر کے آس
پاس کھڑے تھے اور باپ بیکس مان کو اونکے سپرد کرتا اور آخری وصیت
کرتا تھا- مین سب مین چھوٹا تھا اور جب باپ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ
رکھکے کہا کہ اب تھوڑی دیر مین تمھارا باپ نرہیگا اور دو ایک روز
مین قبر مین پہونچیگا- اب تمہین چاہیے کہ خدا کو اپنا باپ جانو اور اوسکی
محبت رکھو اور ہمیشہ نیکی کرو اور سچ بولو کیونکہ خدا ہمیشہ تمہین دیکھتا ہے تو
اوسوقت میرے دلمین آیا کہ ڈوب مرون اور جب باپ نے میرے
سر پر پھیر ہاتھ رکھا اور خدا سے میرے واسطے یہ برکت مانگی کہ اب تھوڑی
دیر مین نے باپ کا ہوجاوے گا اسپر اپنی رحمت کا سایہ ڈالے- تو اوسوقت
مین اپنے قصور پر بہت نادم ہوا اور سسکیان لیتا باپ پاس سے چلا گیا

اور سوچا کہ مین مرجاتا تو اچھا ہوجاتا - اتنے مین مینے سُنا کہ باپ کی زبان بہی بند ہوگئی اوسوقت میرے دل نے بہت چاہا کہ باپ سے جاکر کہدون کہ مین اوسوقت جھوٹھہ بولا تھا اور کہون کہ ایک دفعہ اور میرے سر پر ہاتھہ رکھے اور قصور معاف کرے - ایک دفعہ پھر اندر جاکر مین رویا اور سُنا کہ خادم دین دعا مانگ رہا ہی اوسوقت میرا دل بہت دُکھا اور ٹوپی سر سے کھسوٹ کر عطّار کے گھر دوڑا گیا اور دوا لی جتنا جلدی ہوسکا اپنے گھر دوڑا آیا اور باپ پاس پہونچکر چاہا کہ اپنے قصور کا اقرار کرون اور اتنا ہی کہنے پایا کہ او باپ بھیہ بیچی کہ لوگون نے چُپا دیا مینے اوسوقت دیکہا کہ اوسکا رنگ پیلا پڑگیا تہا اور سب لوگ کمرہ مین رو رہے تھے - میرا عزیز باپ مرچکا تھا میرا آخری کلام اوس سے بہی جھوٹھہ تھا مین ایسی سسکیان لیتا تھا کہ گویا کہ دل ٹوٹا جاتا تھا - کیونکہ باپ کی مہربانی اور ملائم نگاہین اور اپنا قصور یاد آتا تہا اور جب مین اوسکی ٹھنڈی زرد چہرہ کو تکتا اور دیکھتا تھا کہ آنکھین اور لب بند ہین تو اوسوقت میرا دل اونکی آخری باتین کہ اے بیٹا اوس دوا کے نہونے سے تم اپنے باپ کو ایسی تکلیف مین مبتلا دیکھہ سکوگے خیال کرکے بیساختہ دل بھر بھر آتا تہا مین یہی جانتا تھا کہ شاید دوا کے نہ ملنے سے باپ مرگیا دو ایک روز مین لوگون نے دفن بہی کردیا - چند خادم الدین بہی مدفن پر موجود تھے ہر شخص مجھہ سے پیار سے بات

چیت کرتا اور مجھے تسلی دیتا تھا لیکن افسوس وہ لوگ اِس بات سے آگاہ نہ تھے کہ میرے دلپر غم کا بوجھ کسقدر ہے۔ وہ مجھے تسلّی نہین دے سکتی تھی غرض باپ کو گاڑ دیا اور لڑکی لڑکے ادہر ادہر چلے گئے کیونکہ ماں مین اتنی طاقت نہ تھی کہ اونکی خبرگیران ہوتی۔ بارہ برس کے بعد جب مین دارالتعلیم مین تھا ایک روز تنہا باپ کی قبر پر گیا۔ ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے پتہ پایا۔ مین اوسپر جا کھڑا ہوا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوسکے پاس وہی پیلا چہرہ دیکھنے اور آواز سُننے کو کھڑا ہوں مگر افسوس کہ اوسی قصور اور شرارت کا خیال میرے دلپر اثر کر گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ اگر سارا جہان جمع ہو جاوے اور مین حد سے زیادہ چلّاؤں تو بھی یقین نہین کہ کوئی مجھے معافی دے سکے لیکن یہ سب لاحاصل تھا باپ کو انتقال کیئے ہوئے بارہ برس ہو چکی تھین اور مجھکو سوا اسکے کہ عمر بھر اپنے اوس جھوٹھ پر روتے روتے مر جاؤں اور کچھ چارہ نہ تھا اور اب خدا سے تمنّا ہے کہ معاف کرے۔

اب دو تین باتین لڑکے کے توبہ کی بابت کہنا چاہتا ہوں۔

ا۔ یہ تم دیکھتے ہو کہ بعضا لڑکا شریر ہوتا ہے اور ایک ہی وقت مین باپ کا اور خدا کا یعنے دونون کا قصوروار ہو سکتا ہے خدا کا حکم ہے کہ ماں باپ کی فرمانبرداری کرو اور سچ بولو مگر وہ لڑکا کچھ نہین مانتا۔

(۲) تم یہ بہی جانتے ہوکہ کوئی لڑکا ایسا ناسمجہ نہین ہوتا کہ اپنے قصور کو باپ کے مقابلہ مین نہ پہچان سکے یا توبہ نہ کرسکے۔ بعض کی یہ بہی راے ہے کہ لڑکا توبہ کرنیکے لایق نہین ہوتا ہے۔ لیکن یہ بڑی ہی غلط فہمی ہے اگر لڑکا بمقابلہ دنیاوی باپکے اپنے قصور سے توبہ کرسکتا ہے تو آسمانی باپ کے قصور یعنے گناہ سے کیونکر توبہ نہین کرسکتا

(۳) تم جانتے ہوکہ خدا سے صدق دل سے توبہ کرنا کسے کہتے ہین۔ سچے دل سے توبہ اسے کہتے ہین کہ دل سے رنج وغم کرنا کہ ہم خدا کے گنہگار ہین جیسا کہ اوس لڑکے نے جسکا قصہ ابہی سُنا چکا ہون کیا تہا کیونکہ اوسنے مرتے وقت باپ کے ساتہہ قصور کیا تہا۔ مگر اوس لڑکے نے اپنے قصور کا رنج اِس لیئے نہین کیا کہ سزا پانے سے ڈرتا تہا بلکہ اسلیئے کہ باپ تو اوسکے ساتہہ ایسی نیکی کرتا تہا اور اوسنے اوسکے ساتہہ شرارت کی۔ اسیطرح اگر وہ اپنے ہر گناہ پر جو اوسنے خدا کی جناب مین کیا ہو ایسا رنج وغم کرتا جیسے ایک قصور پر بمقابلہ آدمی کے نادم ہوا تہا تو وہی صدق دل کی توبہ کہلاے۔

(۴) تم جانتے ہوکہ اگر ہم خدا سے اوتنی محبت رکہین جتنی دنیاوی مان باپ کی ہوتی ہے تو ہمین نہایت گریہ وزاری سے اوسکی جناب مین توبہ کرنا بہی ضرور چاہیئے کیونکہ اوسکی رحمتین اور مہربانیان ہزارون ہین اور

وہ ہر روز مہربانی کرتا رہتا ہے اور چونکہ ہمارے گناہ خدا کے حضور مین بمقابلہ اُس چھوٹے لڑکے کے گناہ کے ہزارہا درجہ زیادہ ہین اسواسطے اوس لڑکے کی نسبت بدرجہا زیادہ ہمکو منفعل ہونا چاہیئے۔

ایک شریر لڑکے نے ایک مرتبہ یہہ ارادہ کیا کہ گھر سے نکل کر سمندر کی سیر کرنے جاؤن اوسکے مہربان باپ نے ہرچند سمجھایا کہ نہ جاوے مگر وہ باز نہ آیا سبب اسکا یہ تھا کہ اوسنے سوچا کہ جب باپ سے علحدہ ہوجاوے گا تو کوئی مانع مزاحم نہ ہوگا خوب شوخی و شرارت کرونگا غرض وہ چلنے لگا تو اوسکے غمگین باپ نے ایک بیبل اوسکے ہاتھہ مین دی اور منت کی کہ اسکو پڑہنا۔ لڑکا دہیان سے چلدیا اور شوخی اور شرارت اختیار کی۔ خدا اوسے دیکھتا تھا۔ سمندر پر بڑا طوفان آیا جہاز ٹھہر نہین سکا۔ اندھیری رات مین اوس جہاز نے چٹانون سے ایسی ٹکر کھائی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا وہ وقت بڑی مصیبت کا تھا کپتان جہاز کا شور و غل کر رہا تھا۔ کہ ایسا کرو اور ایسا کرو طوفان کا جوش و خروش جدا تھا بیچارے ملاح اور مسافر جُدی چِلّا رہے تھے ہر گھڑی یہی معلوم ہوتا تھا کہ اب ڈوبے اب ڈوبنے۔ اوسوقت شریر لڑکے نے گھر جانا چاہا۔ مگر چند ہی لحظہ کے بعد اسقدر تلاطم ہوا کہ جہاز بہت اونچا اوٹھہ گیا اور پھر یکبارگی ایک چٹان سے ایسی ٹکر کھائی کہ ہزارون

ٹکرے ہو گئے۔ جتنے لوگ جہاز پر تھے سب ڈوب گئے صرف شریر لڑکا بچ گیا
خدا کے فضل سے اوسکا تختہ بہتے بہتے ایک چٹان کے کنارے جا لگا۔
لڑکا تباہی کا مارا کہ مثل مُردہ کے ہو گیا تھا آہستہ آہستہ تختہ سے اوتر کر چٹان پر
جا بیٹھا۔ صبح کو لوگون نے اوسے کتاب ہاتھہ مین لیئے اوس چٹان پر بیٹھے
دیکھا۔ وہ کتاب بیبل تھی سوا اوسکی جان کے فقط وہی ایک چیز تھی
جو ڈوبنے سے بچ رہی تھی۔ لڑکے نے کتاب کہولی اور پہلے ورق پر اپنے باپ
کے ہاتھہ کا لکھا ہوا پایا۔ اوسوقت باپ کی نیکی اور مہربانی اور اپنی ناشکری
اور شرارت یاد آئی اور خوب رویا پھر اوسنے کتاب کھولی اور اپنے
آسمانی باپ کی دست قدرت کا نوشتہ پایا اور پھر اپنے گناہ یاد کرکے رویا
اور شامت اعمال پر بہت افسوس کیا اوسوقت سے آج تک وہ شخص
مسیحانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ بالفعل وہ ایک بڑے جہاز کا کپتان ہے اور
یسوع مسیح کی عبادت کو فرض جانتا ہے۔ اِسی کو صدق دل کی توبہ کہتے
ہین لیکن اب مجھے بعبارت مختصر تم کو یہہ سمجھانا چاہیئے کہ ہر شخص کو گناہ سے
توبہ کرنا کسواسطے ضرور ہے۔
(۱) اسلئے کہ سب نے گناہ کیا ہے اور اسکے بتانے کی کچھہ ضرورت نہین
کہ کتنے مرتبہ گناہ کیئے ہین جیسے یہہ چھوٹا لڑکا جو دروازے کے پاس کھڑا ہے

اور بات کرتے وقت مجہود کھلائی دیتا ہی اوسکے سر پر جتنے بال ہین اونکا گننا کچہ ضرور نہین ویسہی معلوم ہین کہ اوسکے بال بکثرت ہین ایسہی گناہ بہی بکثرت ہین۔ ہم سب اپنے مان باپ کے قصور وار ہین کہ اونکا کہنا نہین مانا اور اون پر مہربانی نہین کی۔ ہمنے یہ بہی گناہ کیا کہ سبت کے روز کو نہین مانا اور یہ بہی گناہ ہوا کہ بیبل کو عزیز نہ جانا اور اوسکے حکمون پر عمل نہ کیا۔ اور ضمیر جو ہمارے دل کے پاس واسطے محافظت کے کھڑی رہتی ہی اور جب ہم گناہ کرتے ہین فوراً تنبیہ کرتی ہے اوسکا گناہ بہی ہمسے سرزد ہوتا ہے۔ اور روح القدس جو ہمارے گناہون کو جتاتی رہتی ہے اوسکا کہنا نہ ماننا بہی گناہ ہے اور خدا کا گناہ یہہ ہوتا ہے کہ اوسکے احکام بجا نہین لاتے افسوس کہ ابر گناہ چہایا ہوا ہی تمنے آندہی کے دنون مین گرد اور ریتہ کی گھٹا دیکہی ہوگی۔ مٹی یا ریتہ کے ذرّون کو جو اوسمین ہوتے ہین تم گن سکتے ہو۔ ہرگز نہین۔ بعینہ یہی حال ہمارے گناہون کا ہے *

(۲) گناہ تاوقتیکہ توبہ نہ کیجاوے چہوٹتا نہین ہے ممکن ہے کہ قید کرنے سے کسی کو چوری سے باز رکہو مگر اس سے چوری کی خواہش جو اوسکے دل مین ہی وہ نہین دور ہوتی اور خدا کے نظر مین وہ خواہش ہی گناہ ہے۔ اب ان لڑکی لڑکون مین سے شاید کسی کی زبان کٹ جاوے اور بالکل بولا نہ جاوے

یہان تک کہ جھوٹھہ بولنے کی قدرت نرہی لیکن اوسکے دل مین جھوٹھہ کا خیال
رہتا ہے تو وہ بیشک گناہ ہے۔ اور زبان کے کاٹنے سی کچہ گناہ دور نہین ہوتا
عرصۂ چند سال سے امریکہ کے قدیم باشندون نے اپنے لوگون کے گناہ کے روکنے
کیواسطے یہ طریقہ نکالا ہے کہ سخت قے آور دوا جس سے آدمی بہت بیمار ہو جاتا ہے
اسلیئے دیتے ہین کہ گناہ قے کی راہ نکل جاوے مگر اوس سے کچہ فائدہ نہین ہوتا
اونہین مین کا ایک شخص جو دوا ے مذکورہ کا استعمال کر چکا تھا ایک مرتبہ شہر ٹٹزبرگ
کو آیا تا کہ کچہ رم شراب خرید کر اپنے اور لوگون کے ہاتھہ بیچے جب وہان سے لوٹا اوسنے
راہ مین مرتوین پادریون کو انجیل کی خوشخبری سناتے دیکھا اور اپنی گنہ گاری
اور پریشان حالی کا اوسوقت ایسا یقین اوسکو ہوا کہ یک لخت اپنے طرز
معاشرت کو بدل دینا چاہا۔ فوراً ٹٹزبرگ کو شراب والے کی دوکان پر گیا اور
کہا کہ مین آیندہ کو نہ کوئی نشہ پیؤن گا نہ بیچون گا کیونکہ یہ امر میری ضمیر کے خلاف
ہے۔ اور دوکاندار کی منت کی کہ اب اپنی شراب پھیر لیجیئے اور کہا کہ اگر آپ
یہہ نہ پھیر لنگے تو مین اسے دریا مین بہا دونگا دوکاندار اور گورے آدمی جو وہان
موجود تھے یہ باتین اوسکی سنکر بہت متعجب ہوئے اور اوس سے کہا کہ اول
مرتبہ تجھی کو یہ کام کرتے دیکھا تجھہ سے پہلے تیری قوم مین کسی نے ایسا نہین کیا
اور اوسیوقت بغیر حجت و تکرار کے اوسکی شراب پھیر لی۔

سوا ے توبہ کے اور کوئی چیز نہ تھی جسنے اوس امریکہ والے کو شراب کے ترک کرنے پر آمادہ کیا ہو اور فقط یہ توبہ ہی آدمی کو گناہ سے باز رکھہ سکتی ہی۔

(۳۳) جب تک آدمی گناہ سے توبہ نہین کرتا خدا کی بندگی نہین کرتا۔ مسیح فرماتا ہے کہ کوئی آدمی دو آقاؤن کی خدمت نہین کرسکتا فرض کرو کسی لڑکے کے دونون ہاتھہ مین دو بڑے بڑے سیب ہون اب وہ چاہے کہ دو بڑی نارنگیان بہی ہاتھہ مین لے تو کیسے لے سکتا ہی کیونکہ اوسکے دونون ہاتھہ رُکے ہین۔ یہی حال دل کا ہے کہ جب گناہ سے آلودہ ہوتا ہے تو خدا کی محبت کی جگہہ اوسمین نہین رہتی۔ اے عزیز لڑکو اگر تم گناہ چھوڑنا چاہتے ہو تو توبہ کرو اگر تمہین خدا کی بندگی کرنا اور اوسے باپ اپنا اور دوست جاننا منظور ہو تو توبہ کرو لیکن یاد رکھو کہ خواہ لڑکے کا دل ہو یا بوڑہے کا دل کو گناہ سے پھیرنا روح القدس کا کام ہے خداوند تعالے نے وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی مجھہ سے روح قدس کی مدد چاہے گا مین اوسپر عنایت کرونگا۔ جب تم اپنے مان باپ کو رنج پہونچاتے ہو تو بیشک تمہین رنج ہوتا ہے تم خدا سے دعا مانگ سکتے ہو کہ توبہ کی توفیق دے اور جب کبہی کوئی فعل خلاف مرضی شارع کے وقوع مین آوے تو پشیمان کرے۔ اسوقت تم خدا سے گذشتہ گناہون سے توبہ کرنے کے واسطے مدد طلب کرنے مین ایک لحظہ دیر مت کرو کیونکہ اگر توبہ نکروگے تو تمہارے گناہ روز بروز بڑہتے جاوینگے اور گنہگار کہلاؤگے اور ہمیشہ کیواسطے

خدا کی لعنت کے مستوجب ہوگی۔ خدا کرے کہ تم یسوع مسیح کے وسیلہ سے ایسی خرابی سے باز رہو۔ آمین ❖

تیسرا سبق

گنہگارون کی توبہ پر فرشتون کا خوش ہونا

لوقا ۱۵ باب ۱۰ آیت

آن لڑکون مین کسی نے کبھی کوئی فرشتہ دیکھا۔ نہین۔ اچھا بتلاؤ بیٹے کبھی کوئی فرشتہ دیکھا۔ نہین۔ اچھا کسی نے بہی دیکھا۔ ہان بہت لوگون نے دیکھا ابراہیم نے دیکھا۔ لوط نے دیکھا۔ داؤد نے دیکھا۔ پطرس اور یوحنا نے دیکھا۔ اور بہتیرے اور گذرے ہین جنکا ذکر بیبل مین تمنے پڑہا ہوگا کہ اونہون نے فرشتونکو دیکھا اگرچہ تمنے کسی فرشتہ کو نہین دیکھا مگر تم سب جانتے ہو کہ وہ کیا چیز ہے۔ وے نیک روحین ہین جو اسقدر خدا سے محبّت رکھتی ہین کہ اتنی نہ آپس مین کسی سے نہ کسی اور چیز سے اونکو الفت ہے۔ اونکی جاے سکونت بہشت ہے لیکن تم جانتے ہو کہ وہ وہان کیا کیا کرتی ہین۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ بیکار بیٹھی رہتی ہین۔ نہین وہ ایک لحہ بہی بیکار نہین رہتی کبھی خدا اونہین کسی کام پر بھیجتا ہے جیسے تمہارے ماں باپ تمہین بھیجتے ہین۔ کبھی فرشتے اس

دنیا مین نیک لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کو آتے ہین - جب نیک آدمی مرتے ہین
تو فرشتے اونکے بستر پاس کھڑے ہوتے ہین اور اونکی روحون کو بہشت مین پہنچاتی
ہین - جیسے تمہین جب راہ نہین معلوم ہوتی ہے تو راہ مین ہاتھہ کا نشان جو
بنا ہوتا ہے اوس سے پہچان لیتے ہو - اگرچہ فرشتے دکھلائی نہین دیتی مگر مین جانتا
ہون کہ بعض فرشتے اسوقت یہانپر موجود ہین اور مجھے تمہین دیکھتے ہین اور منتظر
اس امر کے ہین کہ آیا میرے باتین کچھہ نفع پہونچاتی ہین یا نہین - لیکن مین تم سے
یہ پوچھتا ہون کہ کچھہ اور کام بہی کرتے ہین - ہان جب کوئی کام رسالت کا نہین
ہوتا ہے تو وے خدا کی تعریفین گاتے ہین اور اونکا راگ ہمارے راگون سے
ہزارون درجہ زیادہ شیرین ہے - آسمان مین فرشتون کی اسقدر کثرت ہے
کہ اگر اس ترتیب سے جیسے تم بیٹھے ہو بٹھلائے جاوین تو نہ اس جگہہ مین نہ ایسی
لاکھون کروڑون جگہون مین سماسکین - وے ہمیشہ خوش رہتے ہین اس
واسطے کوئی حرکت بیجا اونسے سرزد نہین ہوتی ہے نہ کبھی کوئی ٹیڑہی بات یا
شرارت کا کلمہ بولتے ہین - کوئی فرشتہ نہ کبھی جھوٹھہ بولتا نہ گناہ کرتا نہ اون کو
کسیطرح کی تکلیف پہونچتی ہے اور بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ اونکو ہم سے بہی
محبت ہے وے یہان آتے ہین اور جب کوئی توبہ کرتا ہے تو وے بہشت مین
اوسکی خبر پہونچاتے ہین اور سب فرشتے ملکر شادمانی کرتے ہین - اب اوس

دلچسپ آیت کو پھر پڑھو یعنے مین تمھین کہتا ہون کہ خدا کے فرشتون کے آگے ایک
گنہگار کے لئے جو توبہ کرتا ہے خوشی ہوتی ہے" اگر بغیر کلام الٰہی مین دیکھی ہوئی یہ بات
مین تم سے کہتا تو شاید تمھین یقین نہ آتا لیکن اب ہم جانتے ہین کہ ضرور ایسا ہی
ہوگا کیونکہ مسیح کا فرمودہ ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ "آسمان اور زمین ٹل جاوینگے پر
میری باتین ہرگز نہ ٹلین گی" اے میرے پیارے لڑکو اب مین چاہتا ہون کہ تمھین یہ
بتلاؤن کہ فرشتے ہر گنہگار کے لیئے جو توبہ کرتا ہے کیون خوشی کرتے ہین اسکی بہت سی وجہین
ہین مین بتلا سکتا ہون لیکن اندیشہ یہ ہے کہ یاد نہ رہین گی ؀

(۱) آدمی کی توبہ پر اونکی خوشی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وے بہشت اور دوزخ
کی حقیقت کو خوب جانتے ہین فرض کرو کہ مین نے تم مین سے کسیکو پہلے نہ دیکھا ہوتا اور
مین تمھارے گھر کا حال پوچھتا تو تم سب بتلا سکتے کہ کہان کھانا کھاتے ہو اور کہان سوتے ہو
اور کہان کھیلتے ہو۔ جاڑون مین کیا بندوبست تمھارے گرم رکھنے کا ہے اور ماں باپ
تمھاری کیسی خبرداری کرتے ہین اور تم کس اسکول مین جاتے ہو اور تمھارے
چین و آرام کے واسطے کیا ہے۔ غرض تم ساری کیفیت اپنے گھر کی اور باغ کی
اور جو جو اچھی اچھی چیزین وہان ہین اونکی بتلا سکتے ہو کیونکہ ہمیشہ سے تم وہان رہتے
ہو۔ یہی حال فرشتون کا ہے کہ ہمیشہ سے بہشت مین رہتے ہین اور خوب جانتے
ہین کہ [illegible] توبہ کرتا [illegible] تو وہان لیتے ہین

کہ وہ بھی بہشت کو جاوے گا اور ہماری طرح خوشخبری حاصل کرے گا فرشتون
نے نوح نبی کو خبر دی تھی کہ ایک طوفان آوے گا جسمین شریر لوگ غرق ہو جاوینگے
اور تم بذریعہ کشتی کے اوس آفت سے محفوظ رہوگے۔ فرشتون نے ابراہیم اور
یوسف اور داؤد اور پولوس سے اور جو نیک لوگ بہشت مین ہین اون
سب سے بات چیت کی ہے جتنے خوش لوگ ہین سب کو فرشتے جانتے ہین اور
اس سبب سے جو کوئی بہشت کی تیاری کرتا ہے اوس سے وے خوش
ہوتے ہین۔

فرض کرو اگر تم کسی غریب پریشان حال سردی کے مارے خانہ بدوش لڑکی کو
جسکے پاس نہ کچھ پہننے کو نہ کچھ کہانے کو نہ بچھانے کو نہ کوئی دوست خبر گیری کو ہو دیکھو تو
کیا تمہارا دل نچاہے گا کہ کوئی اوسپر رحم کرے اور رہنے کو تمہارے مانند گھر دے۔
بیشک مین جانتا ہون کہ تمہارا دل ضرور چاہے گا کیونکہ تم جانتے ہو کہ گھر سے کیسی
خوشی ہوتی ہے بعینہ ایسا ہی حال مبارک فرشتون کا بھی ہوتا ہے جب کوئی توبہ
کرتا ہے کیونکہ وے جانتے ہین کہ خدا بہشت مین اوسی جگہہ دے گا۔ اے لڑکو
ایسی کوئی چیز ہے جسکے لیئے تم یہ گوارا کرو کہ کوئی تمہاری اونگلی کٹاری سے کچل ڈالے۔
ایک روپیہ کے لیئے ایسا کروگے۔ نہین ہرگز نہین اچھا ایک اشرفی کی خاطر
ایسا کروگے۔ ہرگز نہین اچھا ایسی کوئی چیز ہے جسکی خاطر اپنے ہاتھ کٹوانا قبول کرو

سوا اشرفی کے عوض یہ جبر گوارا کروگے۔ نہین اچہا دنیا مین لڑکون کے کہیلنے کی جتنی
چیزین اونکے عوض یہ جبر گوارا کرسکوگے۔ نہین۔ ایسی کتنی نعمتین ہین جنکی عوض تم
عقل سے ہاتھہ دہونا اور مجنون ہونا قبول کرلوگے۔ ایسی کوئی نعمت دنیا مین ہی
نہین ہین جانتا ہون کہ تم ہرگز پسند نہ کروگے ایسی کتنی چیزین ہین جنکے بدلہ مین
تم یہ منظور کرلو کہ تمہاری آنکہین نکال جاوینگی یہان تک کہ تم اپنے دوستون کو
نہ دیکھہ سکو نہ سورج کی روشنی تم تک پہونچے نہ تمام دنیا مین کوئی چیز تمہین نظر
آوے۔ لیکن اے میرے عزیز لڑکو جو کوئی بسبب توبہ نہ کرنیکے دوزخ مین جانا قبول
کرے اوسکا حال اس سے بہی بدتر ہے کہ اوسکے ہاتھہ یا آنکہین جاتی رہین
۔ بلکہ عقل کا جاتا رہنا آگ مین دن رات بلکہ سال بہر بلکہ ہزارون برس
جلتا رہنا اس سے بہتر ہے کہ دوزخ مین جلے کیونکہ دوزخی اپنی روح سے
ہاتھہ دہو بیٹھتا ہی نہ آسمان پر نہ کہین پہر کوئی اوسکا مونس ہوتا ہی۔ اور بڑی
خرابی یہ ہے کہ پہر کبہی کوئی اوسکا غمخوار نہین ہوگا ہمیشہ کے واسطے شرم و
ذلت و اندگیر ہوگی۔ فرشتے اس سب کیفیت سے واقف ہین۔ اس سبب سے
جو کوئی دوزخ کے عذاب سے بچے اور گناہون سے تائب ہو تو فرشتے بہت
خوش ہوتے ہین —

کہو پہلی وجہ میٹہے بیان کی تم اسکو یاد رکہہ سکتے ہو —

(۲) وجہ اس امر کی کہ فرشتے آدمی کی توبہ کرنے پر خوش ہوتے ہین یہ ہے۔ کہ تا وقتیکہ کوئی توبہ نہ کرے یقین نہین ہوتا کہ کبھی توبہ کرے یا نہ کرے۔ اگر تم مین کوئی بیمار ہو اور چارپائی سے لگ جاوے اور مرض اسقدر طول پکڑے کہ جینے یا مرنے کا یقین نہ ہو تو تمہاری مان باپ اور یار دوست بہت متردد ہونگے۔ تمہاری چارپائی پاس آئینگے اور ضعیف سر کو اوٹھاکر تمہاری تکلیف کا حال پوچھین گے طبیب کو بلاوینگے اور تمام رات تمہارے پاس بیٹھے رہین گے۔ بلکہ جب تک تمہاری صحت اور عدم صحت کا یقین نہ ہوجاوی سارے گھر ہی زیادہ تمہاری فکر رکھینگے۔ اب سموئیل ۱۲ باب ۲۰ آیت پر خیال کرو اور دیکھو تو داؤد کا کیا حال تھا۔ جب تک اوسے اپنے بچّے کے جینے مرنے کا یقین نہ ہوا اوسوقت تک زمین پر پڑا رہا اور روزی رکھتا اور دعا مانگتا تھا۔ اس تذبذب نے اُسے بڑے تردد مین ڈال دیا تھا۔ فرض کرو کوئی تمہارا چھوٹا بہائی دریا مین گر پڑے اور گہرے پانی مین ڈوب جاوے اور قبل نکالی جانے سے ٹھنڈا اور پیلا پڑ جاوی اور مُردہ سا معلوم ہو۔ تمہارا باپ کندہون پر ڈال کر گھر لیجاوے اور گرم کپڑون مین لپیٹ کر بستر پر لٹاوی۔ طبیب آوے اور تمہاری مان باپ کے پاس جاکر دیکھے کہ اگر ممکن ہو تو اوس لڑکے کی جان بچاوے۔ طبیب کہے کہ سوا ہی مان باپ کے کوئی اِس کمرے مین جہان لڑکا ہو نہ آنے پاوے

یہ سنکر ماں باپ اندر گھسکر کمرہ بند کرلین اور چند لمحہ کے بعد یہ دریافت کیا جاوے
کہ لڑکا جی سکتا ہی یا نہین تو تم کیسی جلدی سے آہستہ آہستہ دروازہ پاس جاؤگے
اور خوب کان لگا کر سنوگے کہ آیا وہ عزیز لڑکا جیتا ہے - اور جب تم کن سُنوئیان
لے رہے ہوگے یکایک دروازہ کھلے اور ماں باہر نکلے اور آنکھون مین اوسکے آنسو
ہون اوسوقت کوئی ہلکی سی پوچھے کیا مرگیا - تو جواب یہ ملے کہ نہین نہین وہ
زندہ ہے اور صحت پا جاویگا - تو اوسوقت کیسی خوشی کا ولولہ اوٹھے کا خوشی کے
سبب سے کیسی کود پھاندوگے ایسی ہی خوشی بہشت مین اوس گنہگار کے
حال پر ہوتی ہے جو توبہ کرتا ہے - گنہگار بمنزلہ بیمار کے ہے اور انجیل اوسکا علاج
ہے جس سے وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے - کیا تم فرشتون کے اس بات سے
خوش ہونے پر تعجب کرتے ہو - اب تم گنتی کی ۲۱ باب کو دیکھو اور اون لوگونکی
چنگے ہونے کا حال پڑھو جنکو زہردار سانپون نے کاٹا تھا اگر تم اوس زمانہ مین
وہان موجود ہوتے تو ماں باپون کو اور اپنے اون چھوٹے چھوٹے بچون کو
جنھین سانپون نے کاٹا تھا اور قریب بمرگ ہوگئے تھے وہان لیجاتے اور
دیکھتے کہ تمام جسم مین زہر پھیلتا جاتا اور مرنے مین تھوڑی ہی کسر تھی - ماں
بیچاری اپنے بچے کو پیتل کے سانپ پر رکھتی تھی - اوسوقت ماں کیسی گھبراتی
ہوگی کہ ایسا نہ ہو کہ بچہ مین نظر اوٹھانے کی طاقت نہ رہی ہو اور پیتل کے سانپ

کے سامنے سجدہ کو کرکے کیسی نرمی سے اوسکے چہرے کو دیکھتی ہوگی اور منتظر ہوگی کہ کسطرح آنکھیں کہولے اور کیسی خوش ہوتی ہوگی۔ جب وہ نظر اوٹھاتا اور جی جاتا ہوگا۔ ایسے ہی خدا کی فرشتون کے سامنے ایک گنہگار کے حال پر جو توبہ کرتا ہے خوشی ہوتی ہے۔ اسکو بھولنا نہچاہیئے کہ جب کوئی گنہگار گناہ سے تائب ہوتا ہے تو اوسپر ظاہر ہوجاتا ہے کہ ہمارے آقا کیسا صاحب جلال اور اچھا تھا کہ ہماری خاطر جان دی اور مصلوب ہوا اور یہ کہ گنہگارون کو تائب ہونا اور معافی مانگنا چاہیئے۔ جب لوگ مسیح کا جلال دیکھتے ہین تو فرشتے خوش ہوتے ہین۔

آب مین تمہین تین باتین اور سُنایا چاہتا ہون +

(۱) بہتیری آدمی پاک فرشتون کے مانند نہین ہین۔ فرشتون کے مانند ہونے سے میری مراد یہہ نہین ہے کہ سب سے اونکی مانند نہین معلوم ہوتی ہین بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ اونکو فرشتون کی مانند حس نہین ہے۔ تم آدمیونکو ہر روز بات چیت کرتے سُنتے ہو اور کیا باتین کرتے دیکھتے ہو۔ باتین کیا۔ یہی موسم کی اپنی تندرستی اپنے مویشی اور کھیت بات کی اور اپنے پڑوسیونکی باتین کیا کرتے ہین لیکن ایسے بہت تھوڑے ہین جو گنہگارونکی بابت بات چیت کرتے ہین۔ فرض کرو تم مین سے کوئی توبہ کرے تو مین خوش ہونگا

اور بعض اور لوگ بھی خوش ہونگے لیکن بہت لوگ شہر مین ایسے ہونگے کہ اونکو کچھ خبر بھی نہ ہوگی اور خبر بھی ہو تو کچھ خیال نہ کرینگے ۔ فرشتون کا حال ایسا نہین ہے وہ سب خوش ہونگے اور سب کو خبر ہوگی ۔ فرض کرو کوئی تم مین گھر کو جاتے ہوئے اتنی بڑی اینٹ سونے کی پاوے کہ تمھارے ہاتھ سے بھی بڑی ہو تو کیا تعجب ہوگا تمام شہر کو خبر ہوجاویگی سب اسی کا ذکر کرینگے اور تمھین خوش نصیب لڑکا کہینگے لیکن فرشتے اسکی کچھ پروا نہین کرینگے بلکہ اگر تم اسقدر سونا پاؤ کہ یہ گھر بھر جاوے تو بھی فرشتے کچھ پروا نہ کرین ؁

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ بغیر گناہ سے توبہ کیے ہم کسیطرح بہشت مین نہین جاسکتے اگر آدمی بغیر توبہ کے بہشت مین جاسکے تو کسی کو کچھ ضرورت توبہ کی نہ رہی اور اگر کوئی توبہ کرے بھی تو وہ ایسا فعل ہوگا جسکی کچھ ضرورت نہ تھی یعنی عبث ہوگا اور اس صورت مین فرشتون کی خوشی بھی گویا کہ فعل عبث پر ہوگی ۔ فرض کرو مین تمسے آج کہون کہ سبت کے روز خدا سے میل کرنے اور برکت پانے کے لئے تمام رات سنیچر کو بھیگے ہو یا ٹھٹھری یا بیمار یا اچھے شب بیداری کرو اور تم ایسا ہی کرو تو مین بہت خوش ہون گا ۔ لیکن اگر یہ شغل خدا سے برکت پانے کے واسطے ضرور نہ تھا تو میری بڑی بے رحمی ہوگی کہ ایسا فعل کرایا ۔ تم جانتے ہو کہ جب تم بیماری کی حالت مین کڑوی دوا البشر طلیکہ بغیر اوس دوا کے

آرام نہو خوشی سے استعمال کروگے تو تمہارے ماں باپ کیسے خوش ہونگے اور جو بغیر دوائی پیئے اچھے ہوجاؤ تو ماں باپ کی خوشی نہ ہوگی کہ دوا پیو۔ ایسا ہی حال توبہ کا ہے کہ وہ مثل کڑوی دوا کے ناپسند معلوم ہوتی ہے پس اگر بغیر توبہ بہشت مین پہونچنا ممکن ہوتا تو فرشتے توبہ سے ہرگز خوش نہ ہوتے۔ فرض کرو آج گھر جاتے مین تمہارے ہاتھ ایسے ٹوٹ جاوین کہ سوا اسکے کہ وہ کاٹ ڈالے جاوین اور کوئی صورت تمہارے اچھے ہونے اور جینے کی نہو اور کل مین جاکر دیکھون کہ ایک جرّاح چاقو آری لیئے ہاتھ کاٹنے کو آمادہ بیٹھا ہی تو مجھے بیشک خوشی ہوگی کیون ہوگی۔ اے میرے عزیز لڑکو وہ خوشی کچھ اس سبب سے نہوگی کہ مین تمہین تکلیف مین دیکھنا پسند کرتا ہون یا مین چاہتا ہون کہ تمہاری بانہہ جاتی رہے بلکہ خوشی اس سبب سے ہوگی کہ اوس سے تمہاری جان بچے گی اسیطرح تم جانتے ہو کہ فرشتے اوس شخص کے حال پر جو توبہ کرتا ہے کیون خوش ہوتے ہین۔ اسکا سبب یہی ہے کہ بغیر توبہ کے کوئی بہشت مین داخل نہین ہوسکتا ہے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ اگر تم اسوقت توبہ نہ کرو تو بڑی شرارت کی بات ہے۔ کیونکہ تم سب گنہگار ہو اور بیٹے مسیح کا کلام بہی تمہین سُنا دیا کہ فرشتے توبہ سے کیسے اور کیون خوش ہوتے ہین ایسا کوئی بچہ نہین جسکو گناہ کرنا

جائز ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا بھی کوئی نہین ہے کہ توبہ کرنی کے لائق نہو۔ تم لڑکے نیچے بھی اگر توبہ نہ کرو تو بہشت مین نہین جاسکتے۔ اگر خدا نے زندہ رکھا تو تم کھیلوگے۔ بڑے ہوگے۔ علم سیکھوگے۔ امیر ہوگے۔ غرض سب کام بغیر توبہ کر سکوگے لیکن بہشت مین بغیر اوسکے نہین جاسکتے جب تک نیا دل نہ حاصل ہو یہ امر ممکن نہین۔ اب جس صورت مین کہ تم گھر کو جاتے ہو اور یہ امر نہین جانتے کہ اوسکی سبت تک جیتے رہوگے یا نہین یا جبکہ آفتاب غروب ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اور یہ نہین جانتے کہ اوس کا نکلتے دیکھنا پھر نصیب ہوگا یا جبکہ آج رات ہوتے وقت یہ نہین جانتے کہ کل اس دنیا مین تمہاری آنکھین کھلین گی یا نہین یعنے جبکہ تمہاری ہستی ایسی ناپائدار ہے تو میرا کہا یاد رکھوگے اور خدا کے حضور توبہ نہ کروگے کاشکے تم میرا کہا مانو تو بہشت مین تمہارے حال پر بڑی خوشی ہوگی۔ آمین

چوتھا سبق

ایمان کسے کہتے ہین اور اوس سے فائدہ کیا ہے

اور بغیر ایمان کے اوسکو راضی کرنا ممکن نہین وغیرہ عبرانیون ۱۱ و ۶

مین اس سبق کو نہایت آسان کیا چاہتا ہون اور امید

سے ہے کہ لڑکون کو اسس سے بہت نفع پہونچے گا +

بہت طرح کے ایمان اور عقیدے آدمیون مین پائے جاتے ہین لیکن صحیح ایمان صرف ایک ہی ہے بغیر جسکے ہم خدا کی نظر مین مقبول نہین ہو سکتے جیسا کہ بعد ازین اسکی تفصیل کیجاویگی + ایک چھوٹی سی لڑکی ایک مرتبہ اپنے باپ کے ساتھہ سیر کر رہی تھی ــ دونون مین سخاوت کا ذکر چلا باپ نے لڑکی سے کہا کہ سخاوت کے معنی یہ ہین کہ جو چیز کسی کے کام آوے اوسکے دینے مین دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ آپ خالی ہاتھہ رہجاوے اور باپ نے یہ بھی اوس سے کہا کہ سخیون کا دل بھی خوشش رہتا ہے اسواسطے کہ بغیر دل کی خوشی کے یہ امر نہین ہوسکتا ہے کہ دوسرون کو اپنی چیز دیدے اور آپ نہ لے لیکن کسی سخی کا سخاوت سے کچھہ نقصان نہین ہوتا خدا اوسے اسکا اجر دیتا ہے پھر باپ نے لڑکی سے پوچھا کہ تو نے ان باتون کو سچ جانا۔ لڑکی نے کہا ہان باپ مین سچ جانتی ہون اسی اثناء مین چلتے چلتے ایک دوکان پر پہونچے۔ لڑکی نے باپ سے کہا کہ میرا دل ان نئی کتابون مین سے ایک کتاب لینے کو بہت چاہتا ہے باپ نے کہا کہ میرا بھی دل چاہتا ہے لیکن یہ نہین ہوسکتا کہ دونون ایک ایک کتاب خریدین۔ دام میرے پاس موجود ہین جیسا چاہو کرو خواہ تم ایک کتاب مول لیکر مجھہ باپ کو دیڈالو اور آپ ست لو یا ایسا کرو کہ اپنے واسطے

مول لے لو اور مجھے مت دو۔ یہ سُنکر لڑکی نے تامل کیا اور کتابون کی طرف
دیکھنے لگی لیکن اوسیوقت باپ کا کہنا سخاوت کی بابت یاد جو آگیا تو فوراً
کہنے لگی کہ مین نہین لونگی اے باپ تمہین لیجئو غرض باپ نے مول لے لی
اور لڑکی خوش ہوئی کیونکہ اوسنے باپ کا کہنا مانا تھا اور سخاوت کا کام کیا تھا
کتابون والا یہ سب باتین سُن رہا تھا اور لڑکی کا ایمان اور سخاوت دیکھکر
ایسا خوش ہوا کہ ویسی ہی ایک اچھی سی کتاب اوسکو دیدالی۔ یہ باپ کی
باتون پر ایمان رکھنا کہلایا لیکن یہ ایمان اوس قسم کا نہین ہے جسکا بیبل
مین مذکور ہے کیونکہ ایسا ہوتا ہے کہ لڑکا باپ کا کہنا مانتا اوسپر کامل اعتقاد
رکھتا ہے مگر خدا کی نظر مین شریر اور بڑا گنہگار ہوتا ہے۔ مسٹر سیل صاحب
نے جس طریق سے ایک لڑکی کو ایمان کے معنی بتائے ہین اوسکا تھوڑا
سا ذکر کرنا اس مقام پر مناسب ہے وہ قصّہ یہ ہے کہ دو ایک روز میری
لڑکی چند خوبصورت ہارون سے اس شوق سے کھیلتی تھی کہ ہمہ تن اوسمین
محو تھی مینے اوس سے کہا عزیز مین کیا تمہارے پاس اچھے اچھے ہار ہین
اوسنے جواب دیا ہان پاپا۔ مین نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تمہین یہ ہار
بہت پسند ہین۔ ہان پاپا۔ اچھا اب تم انہین چولھے مین ڈال دو۔ یہ
سُنکر لڑکی آنسو بھر لائی اور میری طرف تکتی رہی گویا یہ معلوم کرنا چاہتی تھی

کہ بیوجہ مینے ایسا کیون کہا۔ مینے کہا بیٹی جو چاہو کرو مگر تم جانتی ہو کہ مینے تم سے
یہ کبھی نہین کہا کہ مین تمہارے لئے وہ امر کرونگا جو میرے نزدیک تمہارے حق مین
اچھا نہین ہے۔ یہ سنکر تھوڑی دیر تک چپکی کھڑی تکتی رہی لیکن آخرکار دل کو
مضبوط کرکے ہارون کو آگ مین پھینک دیا۔ مینے کہا اچھا کیا اب آگ مین پڑا
رہنے دو اور پھر کبھی اونکا نام مت لیجیو۔ چند روز دن کے بعد مینے ایک صندوقچہ
جسمین بڑے بڑے ہار اور طرح طرح کے کھلونے لبالب بھرے تھے اوسکے واسطے
خریدا جب گھر آیا تو مینے صندوقچہ کھولکر سب چیزین اوسکے سامنے رکھدین۔
اون چیزون کے دیکھتے ہی خوشی کے مارے اوسکے آنسو نکل پڑے۔ مینے کہا ای
لڑکی یہ سب چیزین مین تمہارے لئے لایا ہون۔ جب مینے تم سے کہا تھا کہ انکو
آگ مین پھینک دو تو تمہارے حق مین بہتر ہوگا تو تمنے اوسیوقت میرا کہنا
مانا اور میری بات کو یقین جانا تھا اوسکے بدلے مین آج مین ایسی اچھی اچھی
چیزین دیتا ہون یہ تمہارے میرے کہنے پر ایمان رکھنے نے ایسی اچھی چیزین
تمہین دلائین بیٹی اب تم یاد رکھنا کہ ایمان کسکو کہتے ہین۔ جب مینے حکم
کیا تمنے فوراً ہار پھینک دیئے کیونکہ میرے کہنے پر ایمان رکھتی تھین اور
جانتی تھین کہ مین تمہاری بہتری کے واسطے نصیحت کرتا ہون ایسے ہی
خدا پر بھی بھروسا رکھو جو کچھ اوسکے کلام مین لکھا ہے اوسے یقین جانو

خواہ خدا کی کوئی بات تمہاری سمجہہ مین آوے یا نہ آوے مگر یہ خوب جان لو کہ وہ بہتری چاہتا ہے۔ اس لڑکی نے اپنے باپ کا کہنا جو مانا یہ باپ پر ایمان لانا کہلا یا کافر کی لڑکی بہی ایسا کر سکتی ہے یہ وہ ایمان نہین تہا جو بیبل مین مطلوب ہے کیونکہ وہ ایمان خدا پر نہ تہا۔ اب مین تمہین یہ تبلاتا ہون کہ خدا کی نظر مین ایمان کیا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت مع اپنے خاوند کے کسی جہاز کے تختہ پر کہڑی تہی اور جہاز اوسوقت سخت طوفان مین آگیا تہا۔ ہوائین بڑی زور و شور سے چل رہی تہین اور جہاز موجون کے صدمہ سے پر کے مانند اوڑ رہا تہا۔ عورت نے اوس تختہ کو خوب کسکر تہام لیا تہا کہ گرنے سے محفوظ رہے مگر نہایت خوف زدہ تہی اور اپنے خاوند سے یہ پوچہتی تہی کہ تمہین تو ایسا خوف نہین معلوم ہوتا ہے۔ اوسنے اسکا کچہہ جواب نہ دیا بلکہ فوراً ایک تلوار ننگی کر کے اوسکے سینہ پر رکہدی اور پوچہا کہ تمہین ڈر معلوم ہوتا ہے۔ عورت نے کہا نہین۔ خاوند نے پوچہا کیون نہین۔ حالانکہ ایک انچہ اوسکی نوک تمہارے سینہ مین ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ ہان مجہے کچہہ ڈر نہین کیونکہ مین جانتی ہون کہ خاوند کے ہاتہہ مین تلوار ہے وہ مجہے ہرگز نہین مارے گا۔ خاوند نے کہا ہان اسیطرح یہ طوفان اور ہوا اور موجین ہمارے آسمانی باپ کے ہاتہہ مین ہین پہر کیون

ہمین خوف کرنا چاہیئے یعنی ہرگز ڈرنا نہین چاہیئے خدا کے نزدیک یہ ایمان
تھا اور وہ اوس سے بہت خوش ہوا۔ اب بتلاؤ کہ خاوند اپنی عورت سے
اوسوقت یہ خیال کرکے کیسا خوش ہوا ہوگا کہ حالانکہ بیٹے اوسکے سینہ پر تلوار
بھی رکھدی مگر اوسے میری محبت پر ایسا اعتماد ہے کہ مطلق خوف نہین کہاتی
ہے۔ ایسا ہی خدا بھی اوس شخص کو دیکھکر ضرور خوش ہوا ہوگا کہ باوجودیکہ
طوفان کا یہ زور ہے اور جہاز تباہی مین ہے مگر یہ شخص اسوقت میری
رحمت سے مایوس نہین۔ بیبل مین لکھا ہے کہ تم اپنی روٹی پانی مین
ڈال دو اور بہت روزون کے بعد اوسے پاؤگے۔ اب اس آیت کا
مطلب مین تمہین بتاؤن۔ حال یہ ہے کہ شرقی ملکون مین علی الخصوص مصر
مین آج تک لوگ چاول بہت کہاتے ہین ہر سال جب پہاڑ کا برف پگھلتا
ہے تو دریاے نیل کا پانی بہت بڑھ جاتا ہے یہان تک کہ تمام گرد و نواح
کی زمین مین پانی ہی پانی ہوجاتا ہے۔ کیہان لوگ پانی آنے سے پہلے اپنے اپنے
کہیتون کے آس پاس باڑین لگا دیتے ہین جب دریاے نیل طغیانی پر
آتی ہین اور تمام زمین پانی سے ڈہک جاتی ہے لوگ اپنی اپنی ڈونگیون پر
سوار ہوکر پانی مین وہان ڈال دیتے ہین جو زمین کی تلی مین بیٹھ رہتا
ہے جب پانی کہیتون کا سوکھ جاتا ہے تو لوگ وہانون کے کہیت کہڑی

پاتے ہین پس روٹی کو پانی مین ڈالنے اور بہت روزون کے بعد اوسے
پانے کی یہ معنی ہوئی - اسمین بھی ایک طرح کا ایمان ہے یعنے جو شخص وہان
پانی مین ڈالتا ہے اوسکو یقین ہوتا ہے کہ تلو بیٹھہ رہے گا اور بوقت مناسب
پانی سوکھہ جاوے گا اور وہان اوگین گے یہ خدا کی نشان رزاقی پر ایمان
رکھنا کہلاتا ہے - لیکن تم جانتے ہو کہ یہ وہ ایمان نہین ہے جو بیبل مین
مقصود ہے کیونکہ ایسا ایمان تو نہایت گنہگار اور خراب آدمی بھی رکھتا ہی
کہ اگر مین بوونگا تو اناج پیدا ہوگا گو اس بات کو وہ بھی بھول گیا ہو کہ ہر ہر
تنکہ اناج کا خدا ہی بڑہاتا ہے غرض ایسا ایمان تو ہزارون رکھتے ہین لیکن
اس سے وے نیک اور پاک نہین ہوسکتے - اب مین تمہین یہ بتلاؤن کہ خدا
پر ایمان لانا یعنی خدا جس سے خوش ہو کیسے کہتے ہین - ایک زمانہ مین ایک
شخص ایسا گذرا ہے جس سے خدا نے فرمایا کہ اپنے گھر اور وطن اور شہر
اور ملک کو چھوڑ کر ایک اجنبی ملک کو چلا جاوے اور خیمہ مین سکونت اختیار
کرے اور پھر کبھی اپنے گھر کو نہ آوے اوس مرد خدا نے بیچون وچرا خدا
کا حکم مانا - بعد ازان اوسکے ایک لڑکا پیدا ہوا جو اوسکا اکلوتا تھا -
خدا نے اوسے خبر دی کہ یہ لڑکا جیئے گا اور بڑہے گا اور بڑی قومون کا
اور کڑوڑون لوگون کا باپ ہوگا - لیکن بعد اوسکے پھر خدا نے یہ حکم

کہا کہ میری راہ مین اسے قربان کرے یعنی اوسے ذبح کرے اور اوسکے جسم کو آگ
سے جلاوے لیکن خدا نے کوئی وجہ اس ہدایت کی نہین بتلائی۔ غرض وہ
نیک آدمی خدا کا یہ حکم فوراً بجا لایا۔ لکڑیون کے گٹھے عزیز بیٹے کی لاش جلانے
کے واسطے جمع کیئے اور اوسکے ہاتھ پانون باندھکر اپنا ہاتھ بڑھایا اور چاہا
کہ ذبح کر ڈالے لیکن خدا نے اوسے روک دیا اور کہا کہ ایسا نہ کرے بلکہ ایک
بکرہ کو جسے اپنے پاس ہی پاویگا ذبح کرے اسکو خدا پر ایمان رکھنا کہتے ہین
اوس شخص کا نام ابراہیم تھا کتاب پیدایش کی ۲۲ باب مین اوس کا
سارا حال لکھا ہے وہ خدا کا حکم بجا لایا گو کہ وہ یہ نہین جانتا تھا کہ ایسا حکم
خدا نے کیون دیا ہے مگر اوسکو خداے تعالے کی دانائی اور قدوسیت کا
یقین تھا فرض کرو کہ تم اوس زمانہ مین زندہ تھے جبکہ بنی اسرائیل مصر
مین رہتے تھے اور فرض کرو کسی بہار کے دن شام کے قریب دریا کے
پاس تم پہونچے اور تمہارے سامنے اونچے اونچے درختونکا باغ ہے
اور درختون کے نیچے ایک جھونپڑا ہے جسمین غریب لوگ رہتے ہین۔
دیکھو چھوٹا سا گھر ہے نہ اوسمین کچھ نقش و نگار ہے نہ کوئی کھڑکی ہی نہ کسیطرحکا
سامان معیشت ہے یہ غلامون کا گھر ہے مرد و عورت سب بچارے غلام
ہین۔ لیکن دیکھو تو وہ عورت کیا کرتی ہے۔ دریا کے کنارے سے

جہاؤ لائی ہے اور رو تی جاتی ہے اور ٹوکری بنائی جاتی ہی اور اوسکے لبون کی
حرکت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دعا مانگتی ہی اب ٹوکری بنا چکی
تم دیکھتے ہو۔ کہ گہر کے کونے مین جا کر گھٹنے ٹیک کر ایک چہوٹے خوبصورت
لڑکے کے واسطے روتی اور دعا مانگ رہی ہے اور پیار کرتی اور چومتی ہی
پہر اوس بچہ کو اوس ٹوکری مین رکھکر اپنی چہوٹی لڑکی کو پکارتی ہے اور کہتی
ہے کہ اوس ٹوکری کو جسمین تمہارا بہائی ہے دریا کے کنارے رکھکر بہا دو
پہر وہ اپنے پیارے بچہ کو دیکھتی اور گہر مین جا کر زار زار روتی ہے اور خدا
کی جانب دعا کے واسطے رجوع ہوتی ہے۔ اور بہن اوس پیارے بہائی
کو لئے جاتی اور دریا کے کنارے چہوڑ دیتی ہے۔ دیکھیے بچہ کا کیا حال
ہوتا ہے۔ کیا کوئی ناکا نگل لیگا یا اور طرح طرح کے آبی جانورون مین
سے جو دریا مین ہین یا جو اوسکے کنارہ کثرت سے چہٹے ہوئے ہین
کوئی کہا جاویگا۔ یا پانی بہا لیجاویگا اور غرق کردیگا۔ نہین ہرگز نہین۔
اوسکی غریب مان خدا پر بہروسہ رکہتی ہے اس سبب سے خدا اوسکے
بیٹے کی خبر لیگا۔ بادشاہ کی لڑکی اوسے پاکر بچاوے گی۔ اور وہ بچہ موسیٰ
بنی اسرائیل کا ہادی خدا کا نبی بیبل کے بہت نوشتون کا لکہنے والا ہوگا
خدا پر سچے دل سے ایمان لانا اسکو کہتے ہین یسوع مسیح پر ایمان لانا

اسکو کہتے ہین کہ نہایت پختگی سے اوسپر اعتقاد رکھنا پکّا اعتقاد رکھنے سے ہم اوسکے احکام بجا لاسکین گے۔ ہم یقین کرتے ہین کہ ایک زمانہ مین اِس دنیا پر مسیح جب ایک شخص تھا۔ اوسنے معجزے دکھلائے جنکا بیان ہم عہدنامہ مین پڑھتے ہین۔ وہ پاک تھا۔ جو جو باتین اور نصیحتین اوسنے ہمارے واسطے کی ہین وہ سب عہدنامہ مین لکھی ہین۔ وہ گنہگارون کی خاطر موا اور مُردون مین سے اُٹھکر آسمان پر چلا گیا اب وہان ہی رہتا ہے اور اپنے لوگون کے لئے بھلائی کرتا ہے جو کچھ بیبل مین اوسکی نسبت لکھا ہے اوس سب کو ہم مانتے ہین اگر یہ اعتقاد درست اور پکّا ہے تو ہمین یسوع مسیح کی محبت بسبب اوسکی محبت کے ضرور ہوگی اوسکے حکمون کا بجا لانا اچھا معلوم ہوگا کیونکہ ہم جانتے ہین کہ جو کام اوسکی خاطر کرین اور جو تکلیف اوسکے لئے اوٹھاوینگے اوسکا اجر کسیطرح زائل نہوگا بلکہ ضرور ملیگا۔ فرض کرو جیسا کہ ایک اچھّے مصنّف کا قول ہے کہ تم کسی گہرے دریا مین جسکا پانی بڑے زور سے چلتا ہو گر کر ڈوبنے لگو اور اوسوقت کوئی دریا کے کنارہ پر جاکر تمھین آواز دے اور رسّی پھینکے تو تم اوس آدمی کو بچانے والا کہو گے۔ ایسے ہی ہم گناہ کے گہرے سمندر مین ڈوبے جاتے ہین اور مسیح نجات کی رسّی پھینک کر پکارتا ہے کہ اسکو مضبوط پکڑو۔ تاوقتیکہ ہم اوس رسّی کو نہ پکڑین کوئی صورت بہتری کی نہین نکلیگی۔

اسکی پکڑنے سے مراد ہماری ایمان ہے جیسے ڈوبتے وقت تم رسّی کو پکڑتے
ایسے ہی بذریعہ ایمان کے مسیح کو خوب مضبوط پکڑو۔ لیکن حقیقتاً رسّی نے تمہین
پانی سے نکالا بلکہ مسیح نے رسّی پھینک کر فرمایا کہ اسکو تھامو اور پھر اوسے
کھینچ لیا۔ وہی ہمین گناہ کے گہرے پانیون سے کھینچتا ہے اور جب نکل آتے
ہین تو اوس سے محبت کرنے لگتے ہین اور احسانمند ہوتے اور اوسکی
اطاعت کرتے ہین۔ لیکن اب مین بعبارت مختصر یہ بتاتا ہون کہ ایمان
صحیح آدمی کو نفع پہونچاتا ہے ۔
۱۔ اوس سے خدا کی بندگی اور اطاعت کی توفیق حاصل ہوتی ہے
کوئی آدمی تاوقتیکہ کامل ایمان سے اسکو یقین نہ کرلے کہ خدا نیکون کو
اونکی نیکی کا اجر اور بُرون کو بُرائی کی سزا دیگا۔ کون چال سے برکت پاسکتا
ہے جب تک کہ اوسپر ایمان نہ ہو۔ ایسا کون ہے جو مزاج کو سمہالے زبان کو
روکے بیجا بات نہ کہے بُرے خیالات نہ باندہے جب تک کہ اوسکو یقین کامل
نہو کہ خدا ہر چھپی بات کا بھی انصاف کرے گا۔ کوئی نہین۔ لیکن جو کچھ
خدا نے ہماری نسبت فرمایا ہے اگر ہم اوسے یقین کرین تو البتہ بڑی
احتیاط سے اوسکے حکمون کو بجا لاوینگے۔ ملّاحون کو دیکھو کیسے بڑے بڑے
سمندرون مین جہازرانی کرتے اور ایمانداری سے سخت کام کرتے ہین

کیونکہ اونکو یقین ہوتا ہے کہ کپتان تنخواہ دیگا۔ اسیطرح اگر ہم خدا کی بندگی کرنا اور اوس سے خوشی رکھنا چاہین تو اوسپر ایمان ضرور رکھنا چاہیئے۔

۲۔ ایمان سے نیکی کی توفیق ہوتی ہے۔ رسولون کو خیال کرو کہ باوجودیکہ اونسے نفرت کرتے تھے اور ڈھیلے مارتے اور قید کرتے بلکہ مار بھی ڈالا تھا مگر وے انجیل کی منادی جا بجا کرتے پھرتے تھے کیونکہ وے خدا کو مانتے اور اوسکے کلام پر ایمان رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ جو کوئی توبہ کریگا اور مسیح پر ایمان لاوے گا ضرور نجات پاویگا اور جو ایسا نہ کرے گا وہ ہمیشہ کے واسطے کھویا جاوے گا یہ ایمان ہی تھا کہ اونہون نے نہایت تکلیفین گوارا کین اور اب اوسی ایمان کا باعث ہے کہ نیک لوگ کافرون مین رہکر منادی کرتے اور اونہین کے درمیان مرجاتے ہین۔ خدا ہی پر ایمان لانے سے یہ بات ہے کہ نیک لوگ منادی کرتے بیبل اور اور بھی کتابین شائع کرتے ہین اور پادریون کی حمایتین مقرر کرتے اور طرح طرح کی کوششین کرتے ہین اور تکلیف اوٹھاتے ہین اسلیئے کہ تمام لوگ جہان کہین ہون بیبل کو جانین اور مانین اور اوسکے احکام کو بجا لاوین۔ اور یہ ایمان ہے کہ جسکی وجہ سے نماز گذاران کے دل مین ترغیب پیدا ہوتی ہے کہ اپنے ننھے بچہ کے بستر پر آتی ہے اور قبل سونے کے اوس سے دعا کراتی ہے۔ یہ ایمان ہی کی وجہ ہے کہ ماں کے

دل کو حالانکہ اوسکے بچی نے یاد دیا ور ہوتے ہین اور کوئی اونکا سہارا دینے والا نہین ہوتا ہے تسکین ہوتی ہے - ایک مرتبہ مجھے بھی ایک مان سے جسکا ایمان مسیح پر تھا مرتے وقت ملنے کا اتفاق ہوا - مینے دیکھا کہ اوسنے اپنے سب لڑکے لڑکیون کو بلایا اور ہر ایک کے سر پر ہاتھ رکھہ رکھہ کے نصیحت کی اور برکت دی اور پھر سب کو رخصت کر کے حالت وجد مین بیساختہ یہ اشعار اوسکی زبانپر جاری ہوگئے

خوشی سے خوش مین جاؤن گا ۔ رو حون کے دیس مین آرام پاؤنگا
اب گاتا ہون تا کہ رہون شادمان ۔ خوشی سے چل رہی میری جان
جلدی مسافرت ہوئے تمام ۔ ہووے طیار میرے لیئے مقام
کبھی مسافر مین نہون گا ۔ خوشی سے دیس مین آرام پاؤنگا
بیشتر عزیز میرے گئے ہین پار ۔ مین اونکے دیکھنے کو ہون امیدوار
مجھہ سے وے کہتے ہین ابھی خوش ہو ۔ خوشی سے جلدی چل اپنے دیس کو
بربط وے ابھی بجاتے الحان ۔ اب خوش آوازی سے ترے آسمان
خوشی سے کرتے خدا کے سپاس ۔ خوشی سے جلدی لے اپنی میراث
اپنے ہتھیار سے اے موت مجھے مار ۔ مجکو مجب نہین ہے تیرے وار
ابد کی صبح جلد ہوگی موجود ۔ موت کی مختاری تب ہوگی مردود
مین اوسکے تقوی سے ہونگا محفوظ ۔ خوشی سے خوشی سے دیس مین محفوظ

ہننے بھی تو ڑا ہے قبضہ کا بند   مین ابھی جانے کو ہون رضامند

۴۔ ایمان سے تسکین اور وقت مصیبت کے طبیعت کو استقلال ہوتا ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسانی دوست ہماری مدد نہین کر سکتے ہین فقط خدا ہی کی مدد ہوتی ہے۔ نوح کی یہی صورت تھی جب اوسکی کشتی بڑے طوفان کے پانی پر تیرتی تھی کوئی اوسکی مدد کرنے والا نہ تھا خدا ہی نے پانی سمیٹ کر زمین کی صورت دکھلائی۔ یہی حال دانیال نبی کا ہوا جب اوسکو مست شیرون کے سامنے ڈالا تو سواے خدا کے اور کوئی اُنکی مُنہ نہین بند کر سکا۔ یہی حال ہر عیسائی کا مرتے وقت ہوتا ہے خواہ اپنے گھر دوستون کے درمیان ہو یا اجنبیون مین ہو یا تنہائی مین بلکہ اوسکے پاس کوئی نہو۔ غور کرو کہ ایک ذراسی لڑکی پر نہایت خوفناک حالت مین ایمان کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ نیوکاسٹل کے کوئلے کے ایک کان مین یکایک پانی پھوٹ نکلا جسکے ریلے سے ۳۵ مرد اور ۴۱ لڑکے اپنی جگہہ سے بہت دور جا پڑے جہان سے تا وقتیکہ سب پانی نہ کھینچ لیا جاتا کوئی سبیل نکلنے کی نتھی۔ ہر چند طرح طرح کی تدبیرین کی گئین مگر کوئی پیش نہ گئی۔ سب کے سب بھوک سے یا دم گھٹنے سے مر گئے۔ غرض جب اونکی لاشین نکلین تو ۷ لڑکون کی لاشین باقیون سے علیحدہ پائین۔ جنمین ایک لڑکا نہایت

باتہذیب اور دیندار تھا جو ہر روز جب محنت سے فراغت ہوکر آتا تھا تو اپنی
اکیلی ماں کو کتب مقدسہ کی باتین پڑھ پڑھکر سناتا تھا جس سے اوس ماں کو
اکیلے مین تسکین ہوتی تہی۔ بعد تجہیز وتکفین اوس لڑکے کی ایک مہربان
دوست بیکس ماں سے ملنے آیا تو اوسنے اپنے لڑکے کی یادگار ایک بیبل جو
کثرت استعمال سے میلی ہوگئی تہی دکھلائی اتفاقاً اوس شخص کی نگاہ متبرک
صندوقچہ پر جو کان کھودنے والے کے ساتھ ہمیشہ رہا کرتا ہے اور جو اوس
لڑکے کی نعش کے ساتھ آیا تہا جا پڑی تو اوسنے چند محبت انگیز اور پرہیزگاری
کے کلمات لکھے دیکھے۔ اوس تاریک غار مین لڑکے نے ایک نوکدار لوہے
کا ٹکڑا پایا اوس سے اپنی ماں کو یہ عبارت کندہ کی۔ کہ اے عزیز ماں غم نہ کیجیو
کیونکہ وقت فرصت کے ہم خدا کے گیت گاتے اور اوسکی تعریف کرتے تہے
اے ماں مجہہ سے بہی زیادہ خدا کی اطاعت کیجیو اے یوسف خدا کی اور
ماں کی نظر مین مقبول لڑکا ہو جیو۔ اسکا نام ایمان ہے سبحان اللہ اس ایمان
نے مرتے وقت اوس لڑکے کو کیسی تسکین دی۔ اور بیکس ماں کو جب اپنے
عزیز لڑکے کیلیئے روتی تہی کیسی تسلی بخشی۔ اے عزیز لڑکو خدا کرے کہ تمہارا ایمان
بہی ایسا ہی کامل ہو آمین ✤

پانچوان سبق

کون ہماری خبرداری کریگا

جنگلی سوسنون کو دیکھو کہ وے کسطرح سے بڑھتے ہین وے نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہین پر مین تمھین کہتا ہون کہ سلیمان بہی اپنی ساری شان وشوکت مین اونمین سے ایک کی مانند پہنے نہ تھا متی ۶ باب ۲۸-۲۹-آیت ؂

ہمارا منجی جابجا جہان کہین لوگ سُننا چاہتے تھے منادی کیا کرتا تھا کبھی زمین پر بیٹھکر اور کبھی کشتی مین سوار ہوکر اور کبھی بڑی ہیکل مین کھڑی ہوکر منادی کرتا تہا اوسکا بیان ایسا صاف اور آسان ہوتا تھا کہ بخوبی سمجھ مین آتا تہا۔ بعضے اوقات لڑکے لڑکیون کو نصیحت کرتا تہا۔ اگر وہ ان لڑکون سے جو میرے سامنے ہین اسوقت بات چیت کرتا تو مین جانتا ہون کہ ان مین ایک لڑکا بہی ایسا نہین ہے کہ نہ سمجھتا۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ اگر کسی کر دلمین آوے تو چاہیے خود منجی کو نہ مانے۔ اب دیکھو فرض کرو کہ کوئی کاہل لڑکا اس

آیت کو جو عنوان سبق مین لکھی ہے پڑھ کر کہنے لگے کہ مسیح کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالے سوسن کے درختون کی باوجودیکہ وہ کچھ کام نہین کرتے ہین خبرداری کرتا ہی اسلیئے ہم کو بھی کچھ کام کرنا ضرور نہین خدا ہماری بھی خبرداری بغیر کام کیئے کریگا تو یہ ایسا ہوگا کہ گویا بیبل شریف گناہ پر آمادہ کرتی ہے حالانکہ بیبل کا ہرگز یہہ منشاء نہین ہے۔

فرض کرو تمہاری ملاقات کسی آدمی سے ہو جو ایسا امیر ہو کہ اوسکے مکان کے درخت رنگ برنگ کے ریشم سے منڈھے ہون اور روزمرہ کے استعمال کی چیزین بھی چاندی سونے کی اور عجیب وغریب صنعت کی ہون۔ تو تم اوسکو امیر نہ جانو گے۔ اور اگر تمہین معلوم ہو کہ وہ شخص نیکذات اور بات کا سچّا ہی اور وہ کہے کہ مین تمہارا دوست ہون اور ہمیشہ حق دوستی کا نباہونگا یعنی ہمیشہ تمہاری خبرگیری کرونگا۔ پہر کیا تمہین یہہ اندیشہ ہوگا کہ وہ ایسا نہ کرے گا۔ خدا سب امیرونکا امیر ہے۔ وہ ایسا امیر ہے کہ ایک ذراسے سوسن کے پھول کو وہ پوشش دیتا ہی کہ سلیمان کو باوجود بڑی شان وشوکت کے کبھی ایسی پوشاک نہین نصیب ہوئی تھی ایک بلاؤ طاوس ہی کو دیکھو کہ اوسکی دُم پر وہ خوبصورتی ہے کہ کبھی کسی امیر سے امیر بادشاہ سے یہ آرایش نہین ظاہر ہوئی۔ خیر طاوس تو طاوس

ہی ہے ایک ننّے حقیقت تتلی جسکی چند لمحون کی زندگی ہوتی ہے وہ خوبصورت پوشش رکھتی ہے کہ کسی مغرور سے مغرور اور امیر سے امیر آدمی کو عمر مین نہ نصیب ہوئی ہوگی۔ خداے تعالی نے کہ اوسکی ذات پاک غنی ہے اُس غریب کیڑے کو یہ زینت بخشی ہے۔ پس اگر وہ پرندون اور کیڑون مکوڑون کی خبر لے سکتا ہے اور آدمی سے زیادہ خوبصورت اونہین بنایا ہے تو کیا انسان کی نگہبانی نہ کریگا بشرطیکہ وہ اوسکی اطاعت کرے۔

فرض کرو تمہارا باپ ایسا امیر ہو کہ بیشمار سونا چاندی اوسکے یہان ہو۔ اور اگر تم اچھے لڑکے ہو تو کیا تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری خبر گیری سے انکار کرے گا۔ نہین۔ پس خدا جسکے خزانہ غیب مین کسی چیز کی کمی نہین ہے جسکے یہان سونا چاندی اتنا ہے کہ آدمیون کو کبھی نصیب ہی نہین ہوا (شاید اُسکی خزانہ مین ہزارون پہاڑ سونے چاندی کے ہون) کیا تمہاری خبر گیری نہین کرسکتا ہے۔ فرض کرو تمہارے باپ کے اسقدر بیل گھوڑے اور مویشی ہون کہ تم دن بھر مین یا ایک ہفتہ بھر مین شمار نہ کرسکو تو کیا اوسکو اتنی استطاعت نہو گی کہ اپنے ایک بچہ کی پرورش کرے اور جو چیز اوسے ضروری ہووے بیشک دے گا۔ لیکن خداے تعالی کی مویشی دس ہزار پہاڑون پر ہین ہر جو پایہ جنگل کا اور سب جانوران ہوائی اوسکی

ہین - پہر کیا وہ اِن تمام مویشیون سے تمہارے کھانے اور پہرنے کو اور اِن
تمام پرندون کے پرون سے تمہارے بچہانے کو نہین دیسکتا ہے بیشک
وہ سب کچہ دیسکتا ہے - فرض کرو تمہارا باپ ایسا امیر ہو کہ اوسکے یہان
دس ہزار آدمی ہر روز کام کرتے ہون اور سب دل لگا کر خوشی سے اوسکا
کام کرتے ہون - اِس صورت مین کیا تمہین یہ اندیشہ ہوگا کہ وہ تمہاری
خبر نہ لیگا یا تمہارے ساتھہ بہلائی نہ کریگا - لیکن خدا کے کام والے اِسکی
بہ نسبت بدرجہا زیادہ ہین - جتنے اچہے لوگ دنیا مین اور فرشتے آسمان
مین ہین سب کے واسطے اوسنے کام دیا ہے اور سب کو اون کے کام کی
اُجرت دیتا ہے - اگر تمہین کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ ہزارون بلکہ لاکہون
نوکر تمہاری مدد کیواسطے بہیج سکتا ہے -

ایک چہوٹی لڑکی نے اپنی مان سے کہا اگر تو اجازت دے تو چہوٹی بہن
کو لیکر باہر ہری گہانس پر کہیلنے جاؤن - لڑکی نے اونہین دنون مین
دوڑنا سیکہا تہا - اپنی طاقت اوسوقت تک اوسکے پاؤن مین نہ آئی
تہی کہ کوئی چیز اثناء راہ مین حائل ہوتی تو اوسکو پہلانگ جاتی -
غرض مان نے لڑکی کو اجازت دی کہ اچہا بہن کو بشرطیکہ گرا دی نہین
لیجاوے - مین جو ادہر ہو کر نکلا تو اونہین بڑی خوشی سے کہیت مین

کھیلتے پایا۔ مین بولا جارج تم بہت خوش معلوم ہوتے ہو کیا یہ تمہاری بہن ہے۔ اوسنے
جواب دیا جی صاحب ۔ مینے پوچھا یہ اکیلی چل سکتی ہے۔ وہ بولا ہان صاحب صاف
زمین پر چل سکتی ہے ۔ مینے کہا یہ پتھر جو ہمارے اور گھر کے بیچ مین پڑے ہین
انپر سے کیونکر راہ طے کی۔ کہا صاحب میری مان نے مجھ سے کہدیا تھا کہ گرنے
نہ پاوے سو مین نے جہان کہین کوئی پتھر آیا اسکو ہاتھون مین اوٹھا لیا اسطرح
اوسکے ننھے ننھے پاؤن مین مطلق ضرب نہ آئی ۔ مینے کہا بیشک ٹھیک کہتے ہو
جارج مگر تمہین ایک بات بتانا چاہتا ہون۔ وہ یہ ہے کہ تم اس آیت کا
مطلب جانتے ہو کہ خدا اپنے فرشتون کو تیرے لیئے متعین کرے گا تا نہو کہ
تو کسی وقت ٹھوکر کھاوے خدا نے اپنے فرشتون کو متعین کیا کہ نیک لوگون
کی بر وقت پیش آنے مشکلات کے رہنمائی کرین جیسا کہ تمنے اپنی بہن کو پتھرون
پر سے اوٹھالیا اور رہنمائی کی۔ اب تم اسے سمجھتے ہو۔ جی صاحب مین خوب
سمجھتا ہون جب تک جیتا ہون اسے نہین بھولونگا۔ کیا ایک لڑکا دوسری
لڑکی کی خبر گیری کر سکتا ہے اور خدا اون لوگون کی جو اوسپر بھروسہ رکھتے
ہین نگہبانی نہین کر سکتا۔ بیشک وہ قادر ہے۔ اور یہان تمہارے درمیان
آج ایک لڑکا بھی ایسا نہین جسکی حفاظت کیواسطے خدا اپنے پاک فرشتے
کو متعین نکرے۔ تمنے کبھی سوسن کے پیڑون کو موسم گرما مین باغ مین کھڑے دیکھا ہے

خدا اوسپر صاف دہوپ بھیجتا ہے اور پیڑ اوسکی گرم کرنون سے کہلے ہوتے
ہین۔ خدا اون پر اوس ڈالتا ہے جسسے وہ پیڑ مثل میٹھی دودہ کے پی لیتے
ہین ابر گھر آتا ہے۔ طوفان زور و شور سے اوٹھتے ہین مینہ برستے ہین۔ ہوائین
چلتی ہین۔ دیکھو سوسن کی کلیان بند ہو جاتی ہین۔ پتّے مرجھا جاتے ہین
وہ بیچارہ کیسی عاجزی سے سر ڈال دیتا ہے۔ ہواؤن کے جھوکون سے جھک
جھک جاتا ہے اور جبتک آندہی چلتی ہے سر نہین اوٹھاتا۔ خدا اوس پیڑ کو
سکھلاتا ہے کہ جب تک آندہی موقوف نہ ہو سر نہ اوٹھاوے۔ ایسا کرنے
سے وہ نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ جب آندہی موقوف ہوتی ہے تو پہر
کھلجاتا ہے۔ خدا کی یہی تعلیم نیک لوگون کو ہے۔ اسیطرح عیسائی برکت
سے خوش ہوتا ہے۔ اور جب تکلیف و رنج اوسپر آتا ہے تو فروتنی سے
جھک جاتا ہے اور صبر کرتا ہے جب تک کہ خدا اوسے یاد فرماتا اور اوسکی
مصیبتون کو ٹال دیتا ہے تم نے دیکھا ہے کہ جب کہر پڑتا ہے تو سوسن کا خوبصورت
پیڑ سوکھ کر جاتا رہتا ہے۔ جن ڈالیون پر گرمیون بہر پہول لہلہاتے تھے
سب دور ہوتے ہین یہ بہی نہین معلوم ہوتا کہ کس جگہہ پڑے تھے۔ لیکن خدا
کی رحمت اوس پیڑ پر دیکھیے کہ جب شدّت سرما رفع ہوتی ہے اور موسم بہار
کی دہوپ پڑتی ہے تو پہر جڑین پہوٹ نکلتی اور پہر وہی خوبصورتی اور بہار

ہو جاتی ہے - خدا ایسی کمزور خوبصورت چیز کے خبر لیتا ہے اور ہمیشہ قائم رکھیگا - اسیطرح تمنے اوس چھوٹی لڑکی کو جو پھول کی مانند باغ مین کھڑا تہا او بیمار ہو کر مر گیا - چھوٹی سی قبر مین رکھا ہے - لیکن خدا اوسکی خبر لیگا - مدت دراز کا جاڑا جاتا رہے گا اور گو اوس عزیز لڑکی کی یاد اس دنیا مین کسیکو نرہے مگر خدا اوسے کبھی نہین بھولیگا ایکدن ایسا آتا ہے کہ خدا آسمان سے اوترے گا اور اپنے فرشتون کو اوسکی قبر پر بھیجیگا کہ اوسکو مدتون کی نیند سے بیدار کرے وہ آواز دیتی ہی بڑے دن کی صبح کو صاف و پاک نکل کھڑا ہوگا - کیا تم پوچھتے ہو کہ یہ کیونکر ہوگا - مین تمسے ایک سوال پوچھا چاہتا ہون - تمنے کبھی پانی کو سخت ٹھنڈی سوٹی پالے سے جاڑون بھر پوشیدہ دیکھتا ہے - پھر موسم بہار آتا ہے اور برف پگھلتا ہے اور سوسن کے بیج جو عرصہ سے تالاب کی سطح پر کیچڑ مین پڑے رہتے ہین پھوٹ نکلتے ہین اور شفاف پانی کے اوپر پھول کھلتے ہین اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا آسمان کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہے -

یہ کیونکہ ہوتا ہے - یہ خدا کی نگہبانی اور قدرت سے جو اپنے تمام کامون پر اور پھول کے بیج اور ہر لڑکی غیر فانی پر نظر رکھتا ہے - روح کی خبر لیتا ہے درحالیکہ اتنے بہت سے لوگ حالانکہ خدا کی بابت خوب جانتے ھین سالہا سال اوسکی اطاعت اور محبت سے غافل رہتے ہین بلکہ اوسکا

نام تک نہین لیتی ہین سوسن اوسوقت زبان حال سے یہ کہتی ہے کہ مین جانتی ہون کہ میرا خالق خدا حاضر و ناظر ہے۔ جب نسیم سحری مین ہوکر اوسکا گذر مجھپر سے ہوتا ہے تو مین فروتنی سے سر تسلیم ہلاتی ہون اور جب آندہی اور طوفان پر سوار ہوکر مجھپر نازل ہوتا ہے تو اوسکے خوف سے تھر تھراتی ہون اور جب پردہ شب مجھپر پڑالتا ہے تو آرام سے سو رہتی ہون اور جب چشم صبح کو وا کرتا ہے تو بیدار ہوکر آفتاب کی تازہ شعاعین نوشجان کرتی ہون اور جب موسم سرما مین کہر کو گراتا ہے تو میرا ضعیف نازک بدن ہلاکت سے خاک مین ملجاتا ہے مگر اوسوقت مین ہی جانتی ہون کہ جب وقت آویگا تو وہ تعالے شانہ دوبارہ جان ڈالکر اپنے کرم سے کام جان کو حلاوت بخشنے گا اور وہی حسن و بہار پھر عطا فرما دیگا۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ ایک لڑکی کے مان باپ فوت ہوگئے اور وہ تن تنہا سمندر کے ایک دور جزیرہ مین رہگیا۔ اوس جزیرہ کے باشندے سب کا فر شریر تھے۔ اوسکے مان باپ ایک سخت بیرحمی کی لڑائی مین مارے گئے تھے۔ اب دیکھو خدا اپنی مخلوق کی کیسی خبر رکھتا ہے خود اوس لڑکی کا بیان اس بارہ مین یہان درج کرتا ہون۔ مان باپ کی موت کے وقت مین اونکے پاس تھا۔ جب دونون برچھے سے مارے گئے اور اونکے ساتھ ہی میرا چھوٹا بھائی بھی جسکی عمر

دو تین مہینے سے زیادہ نہو گی مرگیا تو مین اوس ویران جزیرہ مین لاوارث رہگیا۔ نہ کوئی باپ تہا نہ مان تہی مین تھا اور بیچارگی تہی۔ جب مین اور لڑکون کے ساتھہ کھیلتا اور کھیل تمام ہوچکتا تو سب اپنے اپنے گھر مان باپ پاس چلے جاتے تھے لیکن مجکو گریہ وزاری سے کام ہوتا تھا۔ کیونکہ میری نہ کوئی گھر تہا نہ مان باپ۔ قضاے کار کسی غیر ملک مین لوگ مجھے لے آئے لیکن مجھے اوسوقت مین بہی سواے باپ اور رونے پیٹنے کی اور کچھہ دہیان نہ تہا جب مین اپنے چچا کے پاس تھا تو مجھے کچھہ عرصہ تک یہ خیال رہا کہ اِس ملک کو چھوڑ کر کہین اور چلا جاؤن۔ مین اپنے دلمین سوچتا تھا کہ اگر یہان سے رہائی پاکر کہین اور پہونچ جاؤن تو غالب ہے کہ زبانہائے کے بہی دلکو تسکین ہوجاویگی۔ یہ بیکس لڑکا جب اسطرح کافرون کے ملک مین بن مان باپ کا رہگیا۔ خدا اوسکا نگہبان تہا۔ وہ اپنا وطن چھوڑکر امریکا پہونچا۔ وہان کے لوگون نے اوسکے حال پر ہر طرح سے عنایت اور خبرگیری کی۔ لکھنا پڑہنا سکھایا اور بڑی کوشش سے خدا کی اور یسوع مسیح کی بابت تعلیم کی۔ وہ شخص سچا عیسائی اور عزیز جوان ہوا۔ وہ چاہتا تہا کہ اپنے ملک مین جاکر لوگون کو خدا اور یسوع مسیح کی خبر دے مگر افسوس عمر نے وفا نکی اوسکا نام ہنری ابوکیاہ وہ اسی امید مین موا کہ ہمیشہ

کی زندگی پاؤنگا - لیکن اوسکی زندگی عبث نہوئی - اوسکے جینے اور مرنے سے نیک
لوگون نے اوسکے غریب ہموطنون پر ایسا رحم کھایا کہ بہت سے اچھے پادری اُن
جزیرون کو گئے - گرجے بنائے کتابین چھپائین مدرسہ مقرر کئے بیبل مشتہر کی اور
ہزارون آدمیون کو اوسکا پڑہنا اور خدا کا جاننا سکھایا - بت پرستی موقوف
ہوگئی اور اب وے عیسائی ہوتے جاتے ہین - دیکھئے - خدا نے کیسی خبر
لی اور عنایت کی کہ اوس لڑکے کو امریکا پہونچایا اور اوسکی وجہہ سے بہت سے
پادری اوسکے وطن کو گئے اور انجیل کی خوشخبری لائے - اب وہان کے
لوگ سبت کو جانتے ہین اور ہزارون آدمی کلام الٰہی پڑہنا سیکھ گئے اور ہم
یقین جانتے ہین کہ بہت لوگ اونمین سچے عیسائی ہین اور ہنری کے پیچھے
خدا کے سامنے بہشت مین ہونگے - جب تک وے لوگ کافر تھے - اپنے
چھوٹے چھوٹے بچون کو مار ڈالتے تھے اور بہتون کو ذبح کرکے اپنے دیوتاؤنکو
چڑہاتے تھے - ایک بیچاری عیسائی عورت جو پہلے کافر تھی ایک روز جماعت
کے سامنے جو اوس زمانہ مین بہت تھوڑی تھی زار زار روتی تھی - کسی
خادم الدین نے اس گریہ وزاری کا اوس سے سبب پوچھا بولی کہ پہلے
سے مین اس مبارک خدا کی بابت نہین جانتی تھی - میرے چھ عزیز
لڑکے تھے جنکو مینے اپنے ہاتھون سے مار ڈالا افسوس اگر پہلے سے

خداکو جانتے تو کا ہیکو قتل کرتی۔ سب جیتے ہوتے۔ اب یہ رسم قبیح قتل اطفال کی متروک ہوگئی اور لوگ وہان کے بہتر حال مین ہین شاید ان لڑکون مین جو اسوقت میری گفتگو سن رہے ہین بعضے یتیم بہی ہون جنکے نہ مان ہو نہ باپ ہو وہ اس حال سے خوب واقف ہون کہ لڑکین مین بن مان باپ کا رہجانا کیسا ہوتا ہے۔ لیکن یاد رکہو کہ خدا تمہاری خبرگیری کرے گا۔ خدا سوسنون اور شیر کے بچون کی جبکہ وے گرجتے ہین خبر لیتا ہے تو پہر کیا ایک لڑکی کی جو بن مان باپ کا رہجاوے محافظت نہ کرے گا۔ یقیناً خدا اوسکی اعانت کرے گا۔

اے لڑکو یاد رکہو کہ یاس اور آزمایش سے ضرور تمہارا اسامنا ہوگا۔ بلکہ ہر روز ایسی صورتین پیش آتی ہین۔ بیماری اور رنج وغم اور تکلیفین ضرور تمہین پیش آوینگی اسلیئے تمہین خواہش ایسے دوست کی ہوتی ہے جو دوستی مین ثابت قدم رہے۔ تمہین مرنا اور قبر مین جانا ہے اسواسطے تم چاہتے ہو کہ خدا دونون جہان مین تمہاری محافظت کرے۔ بیشک خدا تمہارے ساتھہ بہلائی کرے گا اور (۱) اول تمہین خداے تعالے سے درخواست کرنا چاہیئے کہ وہ تمہارا باپ اور دوست ہوئے اور جانلو کہ جب تک ہر روز اوسکی برکتین تمہارے شامل حال نہ رہین تم ثابت قدم

نہین رہ سکتے تمہاری آنکھین آبدیدہ رہین گی اور جسم کا موت سے سامنا ہوگا - ہمارے خداوند اور سچے یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا سے ہر طرح کی برکت مانگو -

(۲) صدق دل سے اوسکے سامنے اقرار کرو کہ اوسکی اطاعت کروگے اور مرضی پر چلوگے - فرض کرو تمہارے مان باپ نہ رہتے اور کوئی بڑا بزرگ نیک دولتمند آدمی تمہین اپنی حفاظت مین لیتا اور اپنا بیٹا بناتا اور ہر طرح سے تمہاری خبرگیری کا ضامن ہوتا مگر یہ شرط ٹھہراتا کہ تم اوسکی مرضی پر چلوگے تو کیا تم اس شرط کے قبول کرنے مین انکار کرتے - کیا فوراً نہ کہتے کہ ہان یہ شرط مجھے بدل وجان منظور ہے - ایسے ہی خدا سے بھی تمہین اقرار کرنا چاہیئے -

(۳) جب تم اس دنیا مین عمدہ باپ چاہتے ہو تو خدا سے محبت رکھو - اوسکے بیٹے کو پیار کرو کیونکہ باپ کی ظاہری صورت وہی ہے اوسکی کلام اور اوسکے لوگون کے حکم احکام اور فروتنی کو عزیز جانو اپنا دل اوسے دو تو وہ تمہارا دوست ہمیشہ رہے گا ٭

٭ آمین ٭

چھٹا سبق

یسوع مسیح نے موت کا مزہ چکھا

یسوع۔ تاکہ وہ خدا کے فضل سے سب آدمیون کے لئے موت کا مزہ چکھے عبرانیون کا ۲ باب ۹ آیت ۔

اگر مین زبان مجازی کا ذکر کرون تو تم لڑکو سمجھو گے بعض تو بیشک سمجھینگے مگر اس خیال سے کہ شاید سب نہ سمجھ سکین اول یہ بتلاؤنگا کہ اس سے میرا مطلب کیا ہے۔ اگر کسی اچھے صاف روز صبح کے وقت ایک لڑکے کو ساتھ لیکر سیر کرنے جاؤن اور سورج چمکتا ہو اور درختون پر ہری ہری کلیان ہون۔ زمین پر سبز گھاس کھڑی ہو پرندے چہچہے کر رہے ہون اوس وقت مین ٹھہر جاؤن اور ساتھی سے کہون کیا تمہارے کھیت ہنس رہے ہین تو اس سے میرا مطلب یہہ نہ ہوگا کہ کھیت کی آنکھین اور منھہ اور چہرہ ہے اور وہ مسکراتا ہے جیسے ہم آدمیون کا حال ہے بلکہ اسکو زبان مجازی کہینگے اسیطرح بیبل مین لکھا ہے کہ ایک مقدس نے خدا کو دیکھا اور ڈرا۔ تو اس سے

یہ مطلب ہے کہ اوسکا پانی لوٹ پوٹ ہوگیا جیسے آدمی حالت خوف مین گھبراتا
اور بھاگتا ہے - پس یہ محاورہ مجازی ہوا سمندر کا ڈرنا اوسکا لوٹ پوٹ ہونا
ہوا اور کھیت کے ہنستے معلوم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ بہار پر ہے جیسے
آدمی کا حال مسکراتے وقت ہوتا ہے - اب دیکھو اس اچھے مضمون کی
آیت کو تم سمجھ سکتے ہو - جس زمانہ مین بیبل لکھی گئی تھی اوس زمانہ مین
اگر کوئی شریعت کے احکام کو توڑتا تو اوسکو طرح طرح کی سزاے موت دیجاتی
تھی بعض کو سنگسار کرتے تھے - بعض کو غرق کر دیتے تھے - لیکن عام
طریقہ مارنے کا یہ تھا کہ جام زہر ہلاہل دیتے تھے جس سے تھوڑی دیر مین
آدمی مرجاتا تھا - اسیطرح سقراط کو جو کفار کے درمیان بڑا نامی شخص گذرا
ہے لوگون نے زہر دیکر مارا - جب زہر کا پیالہ سقراط کے روبرو آیا تو اوسنے
پوچھا کہ کیا کرون - نوکر نے کہا کچھ نہ کیجئے سواے اسکے کہ اسکو پیکر ادھر ادھر
ٹہلئے یہان تک کہ آپکے پاؤن بھاری ہوجاوینگے اوسوقت آپ چارپائی
پر جاکر لیٹ رہین غرض اوسنے بڑے استقلال سے پیالہ ہاتھ مین لیا اور
چہرہ کا رنگ ذرہ نہ بدلا سارا زہر کا پیالہ عجب استقلال سے پی گیا - اسیطرح
اس آیت مین اون آدمیون کا ذکر ہے جو مستوجب سزاے موت ہون
یہ مضمون ایسا ہے کہ گویا سب قید مین تھے اونکو حکم ہوا کہ ہر آدمی زہر کا پیالہ

پیئے۔ ایسے سمجھو کہ گویا قید خانہ کا دروازہ کھولکر قیدیون کو برابر برابر بٹھایا
اور ہر ایک کے ہاتھ مین زہر کا پیالہ پینے کو دیا اوسیوقت مسیح آیا اور اون
بیچارہ قیدیون پر رحم کھاکر ہر ایک کے ہاتھ سے زہر کا پیالہ لیکر آپ سب
پی گیا۔ یہ مسیح کا۔ ذایقہ موت ہر آدمی کی خاطر چکھنا ہوا۔ یہ کام مسیح نے
گنہگارون کی خاطر کیا۔ اب تم اس مجازی محاورہ کو خوب سمجھ گئے ہوگے
اور اب جب کبھی اس مضمون کی آیت پڑھوگے تو فوراً جانوگے کہ اس سے
مراد یہ ہے کہ مسیح گنہگارون کی خاطر موا اور اون سب کو دوزخ سے بچایا
تم دیکھتے ہو کہ لوگون پر بعض اوقات غیر کی وجہ سے رحمت نازل ہوتی ہے
اسکی مثال یہ ہے کہ سب بنی اسرائیل بیابان مین خدا سے پھر گئے اور
قریب تھا کہ خدا اون سب کو ہلاک کر دیتا لیکن موسی نے جاکر خدا سے
اونکے حق مین دعا کی۔ خدا نے موسے کی دعائین سن لین اور اوسکے
وسیلے سے سب گنہگار عبرانیون کو بچا دیا۔ جب یوسف مصریون کی
غلامی مین گیا۔ تو خدا نے اوسی ایک کی وجہ سے اوسکے آقا پر اور تمام
مصر کے لوگون کو برکت بخشی۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مجرم جو
مستوجب سزاے موت کے ہوئے ہین پاک لوگون کی بدولت بچ جاتے
ہین۔ اب مین اس مضمون کو خوب کھولکر بیان کرتا ہون۔ فرض کرو

چلتے چلتے تم کسی ایسی جگہہ پہونچو جہان حکام بیٹھے ہوئے قیدیون کی روبکاری لیتے ہون۔ تم اندر جاؤ اور دیکھو کہ تمام آدمی جمع ہین ایک جوان آدمی کی روبکاری ہوئی۔ اور سخت جرم اوسپر ثابت ہوا دکیلون نے بہت دلیلین پیش کین پر کوئی پیش نہ گئی اوس شخص کو حکم سزاے موت کا ہوا اور عدالت مین حکم سننے کو طلب ہوا۔ حاکم عدالت ہاتھہ مین وہ کاغذ جسمین حکم سزاے موت کا لکھا تھا لیکر کھڑا ہوا اور مجرم کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ اے جوان آدمی عدالت کے نزدیک تم مجرم قرار پائے اب تمہارے پاس اگر کوئی ایسا ثبوت ہو جس سے حکم سزاے موت منسوخ ہوجاوے تو پیش کرو۔ جوان آدمی ہاتھہ باندھے مصیبت کے عالم مین کھڑا ہوا۔ سپاہی اوسکے پاس کھڑے تھے تاکہ ایسا نہو کہ بھاگ جاوے ایک لحظہ چپکا کھڑا رہا اور آنسو رخسار دن پر جاری تھے۔ پھر یہ بولا کہ مین نہایت شکرگذار ہون۔ کہ آپ نے بڑی مہربانی سے میری روبکاری کی بیشک مین سزاے موت کے لایق ہون اور کوئی دلیل اور ثبوت ذاتی میرے پاس نہین جس سے جان بخشی ہو۔ لیکن یہان سے بہت دور کوہستہ ملک مین ایک بڑا اونچا پہاڑ ہے کہ آسمان سے باتین کرتا ہے اوس پہاڑ کی نشیب مین ایک میدان ہے جسمین ایک چشمہ جاری

ہے۔ لب چشمہ پہاڑ کے عین نیچے ایک چھوٹا جھونپڑا بلوط کے پیڑ کے نیچے ہے۔
وہان میرا لڑکپن صرف ہوا۔ چشمہ وہان کبھی نہین سوکھتا تھا اور زمین ہمیشہ
سبز رہتی تھی۔ مین وہان خوش اور خرم رہتا تھا اور اوس جھونپڑہ مین ایک
بوڑھا نہایت سن رسیدہ رہتا ہے جو ایک مرتبہ اپنے مالک کی خاطر
لڑا تھا اور اپنا خون بہایا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ اور وہ ساتھ ساتھ
لڑے تھے اور ایک مرتبہ اپنی جان پر کھیل کر جان اپنے افسر کی بچائی تھی
اب وہ بہت بوڑھا ہوگیا ہے بال سب سفید ہین اور جب چلتا ہے
تو لکڑی کے سہارے سے چلتا ہے۔ اوسکے پاس ایک بوڑھی عورت
بیٹھا کرتی ہے وہ میرے ماں باپ ہین۔ اونکے پاؤن کے پاس میری
دو بہنین بیٹھتی ہین۔ دونون ہر روز رات کو ایک چھوٹی سی دریچہ مین
جسوقت تک دکھلائی دیتا ہے اس انتظار مین آکر بیٹھی رہتی ہین کہ مجھی
آتے دیکھین۔ کیونکہ جب بیٹے گھر کو چھوڑا تھا۔ اور باپ نے سر پہ ہاتھ
رکھکے دعا مانگی اور ماں نے رو کر برکت چاہی تھی اور بہنون نے گلے
مین بانہین ڈالی تھین تو بیٹے وعدہ کیا تھا کہ خدا نے چاہا پھر لوٹ کر
آؤنگا اور سارے گھر کو تسلّی اور تشفّی اور مدد دونگا۔ اب جو میری پہانسی
دینے کا حکم ہوا ہے تو یہ خبر میرے گھر بھی ضرور پہنچیگی جسکے صدمہ سے

بوڑھے ماں باپ مرجاوینگے اور داغ قبر مین لیجاوینگے یتیم بہنون کا کوئی
پرسان حال بہی نرہیگا در بدر ماری پہرین گی اور کوئی اونکی خبر اس
خیال سے اور بہی نہ لیگا کہ یہ وہ عورتین ہین جنکا بھائی پہانسی پاکر مرا اسکو
ذلت اور رسوائی کے اور کچہہ نہ ہوگا - ہائے افسوس اگر مین مرگیا تو میرا
سارا گھر تباہ ہوجائیگا - برائے خدا اوس بوڑھے سپاہی کی خاطر سے
جسنے ملک کی خاطر اپنا خون بہانے مین دریغ نہ کیا اوس بڈھی ماں کی خاطر
جو عمر بھر آپ کی دعا گو رہے گی اور اون بہنون کی حالت بیکسی پر رحم
فرمائکر جو ہمیشہ سوتے اور آرام کرتے وقت آپ کو دعا دینگی میری جان بخشی
کیجیئے مین نہین کہہ سکتا کہ میری خاطر سے بلکہ اون بیکسون کی حالت
زار پر رحم فرماکر مجہکو چہوڑ دیجیئے - وہ رحم دل حاکم چونکہ اوسکی بہی اولاد
تھی یہ باتین سنکر رو پڑا اور کہنے لگا کہ اے جوان آدمی میرا اختیار نہین
کہ چہوڑ دون ہان تو جو کچہہ قانون کی رو سے حکم دینا چاہیئے تہا دے چکا -
لیکن جس شخص کے اختیار مین چہوڑ دینا ہے اوس سے مین تمہارے
واسطے سعی کرونگا اور سارا قصہ کہونگا امید ہے کہ اوس بڈھے سپاہی
یعنی تمہارے باپ پر رحم کہا کر وہ تمہاری جان بخشی کرے اب اوس
حاکم کا حال سنیئے - اوسنے ساری کیفیت جوان آدمی سے سنکر کی

اور باپ کی بیکسی کا حال بادشاہ سے جا کر کہا۔ بادشاہ کا دل یہ باتین سُنکر
بھر آیا اور بڈھے ہی کی خاطر سے چھوڑ دیا۔ قریب قریب اسیطور پر خدا تعالے
آدمیون کے گناہ یسوع مسیح کی خاطر سے معاف کر دیتا ہے۔ اسیطرح
بیشمار گنہگار مسیح پر بھروسہ رکھنے سے بچ گئے ہین اور ہر قوم سے گروہ کی
گروہ آسمان مین پہونچے ہین۔ لیکن یہ مثال جو ہمنے بیان کی جیسی چاہیئے
درست نہین۔ در حقیقت مسیح کی محبت ہمارے بیان سے باہر ہے۔
مسیح کے وسیلہ سے یہی نہین ہوا کہ صرف گنہگار ہی بچ گئے ہون بلکہ بڑی
بات یہ ہے کہ وہ گنہگارون کے لیئے کفارہ ہوا۔ ہمارے عوض مین
اوسنے تکلیفین اوٹھائین اور ایسا کام کیا کہ جیسا وہ خود راستباز
ہے ہم بھی ویسے ہی راستباز شمار کیئے جاوین۔ لیکن اگر مسیح تمام آدمیون
کی خاطر مؤا اور ہر شخص کے واسطے اوسنے موت کا مزہ چکھا ہے تو کیا ہر شخص
ضرور آسمان پر پہونچیگا۔ نہین ہرگز نہین۔ بڑے شہر مین باشندون
کی طرف سے بیمارون کے علاج معالجہ اور خبرگیری کے واسطے بڑی بڑی
عالیشان مکان بنے ہوتے ہین جنکو شفاخانہ کہتے ہین جو چاہتا ہے وہان
جاتا ہے۔ اگر کوئی بیمار نہ ہو تو اوسکو وہان جانے کی کچھ ضرورت نہین
مگر شفاخانہ ہر شخص کے واسطے بنا ہے اور اجازت عام ہے جو چاہے جاوے

اسیطرح مسیح سب آدمیون کی نجات دینے کے واسطے موجود ہے لیکن جوکسیکو وہان جانے کی ضرورت نہ ہویا جو کوئی کسی اور سے نجات ڈھونڈ ہے تو بیشک وہ مسیح کے وسیلہ سے نجات نہین پاوے گا۔ فرض کرومین اسیر آدمی ہون۔ اور مینے ایک بڑا مکان اندہون کے رہنے کے واسطے بنوایا اور تمام اخبارون مین مشتہر کرادیا کہ اب وہ مکان بنکر تیار ہوگیا جس نابینا لڑکے کو منظور ہو آکر رہے کھانا کپڑا ملے گا اور تعلیم دیجاویگی اور آنکھون کا علاج بہی ہوگا۔ مگر اوسکے ساتھہ یہ شرط مقرر کرون کہ جو نابینا آئین خوشرویہ اور نیک ہون اور اس گھر کے رہنے کے واسطے جو قواعد مقرر ہین اونکو جانین۔ اس صورت مین وہ گھر اوس ملک کے سب اندہون کے لیئے کہلاوے گا۔ لیکن کیا سب اندہے وہان آوینگے نہین۔ بعض کہین گے کہ ہم کھانا کپڑا نہین چاہتے بعضے کہین گے کہ ہمین تعلیم پانا منظور نہین۔ بعضے کہین گے کہ ہمین علاج کرانا منظور نہین ہم اسی حالت نابینائی مین خوش ہین۔ غرض بہتیرے اندہے ایسے ہونگے کہ میرے مکان سے نفع نہ اوٹھاوین گے۔ بعینہ ایسا ہی حال آدمیون کا یسوع مسیح کی ساتھہ ہے۔ اگر سب اوسکے پاس جاوین تو نجات پاجاوین لیکن سب آدمی جانا پسند نہین کرتے اسواسطے

بجز اون لوگون کے جو اوسکے پاس جاتے اور اوسکی فرمانبرداری کرتے ہین اور کوئی نہ بچیگا۔ لیکن شاید تم پوچھوگے کہ خدا نے سب کے واسطے نجات کی راہ نکالی ہے لیکن سب اوسپر چلتے نہین۔ کیا خدا بنیاد توڑکے کڑیکی ڈالتا ہے پر اوسپر بنانا چھوٹی سی عمارت ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ خدا نے ایک نجات دہندہ بھیجا ہے جو سب آدمیون کو بچا سکتا ہے لیکن وہ بجز اون لوگون کے جو مسیح پر ایمان لاتے اور گناہ کو چھوڑتے اور اوسکی اطاعت اختیار کرتے ہین اور کسی کو نہین نجات دیگا۔ تم لڑکون کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ بہتیری برکتین خداے تعالی کی ایسی ہین جنسے لوگ اپنی خوشی سے محروم رہتے ہین۔ خدا نے دھوپ سب کے واسطے بنائی ہے لیکن بعضے ایسے شریر ہین کہ چور بننا اور رات مین چوری کو جانا اور دن مین سونا پسند کرتے ہین حالانکہ سب کے واسطے روشنی اسقدر ہے کہ چاہے استعمال مین لاوے۔ اسیطرح خدا نے پانی بھی زمین پر اسقدر پیدا کیا ہے کہ جو پیاسا ہوئے لیکن بعضے اوسکا پینا بھی نہین چاہتے بلکہ شراب پیتے ہین جو اونکی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ حالانکہ پانی سب کے واسطے کافی ہے اگر کوئی اوسکو استعمال مین نہ لاوے تو یہ اوسیکا قصور ہے۔ کوئی بھی کبھی کہتا ہے کہ خدا نے سبت کا روز نہین مقرر کیا۔

اور اوسے پاک و مبارک نہین ٹھہرایا حالانکہ بہتیرے آدمی مطلق اوسدن کا
خیال نہین کرتے۔ نہین کوئی نہین کہتا ہے۔ اِن سب صورتون مین ہم
سب جانتے ہین کہ خدا نے اپنی رحمت سے سب برکتین ہمارے واسطے
موجود کی ہین گو شریر نے وقوف آدمی اونکی بیقدری کرتے اور اون سے
غافل رہتے ہین۔ ایسا ہی یسوع مسیح کی نجات کا حال ہے۔ وہ سب کے
واسطے ایسی ہی عام ہے جیسے پانی جو ابر سے برستا ہی۔ لیکن لوگون کو اختیار
ہے اگر اونکی خوشی ہو تو مسیح کے پاس اوسکے واسطے جاوین۔ جب مسیح دنیا
مین تہا تو جو کوئی بیمار اوسکے پاس آیا اوسنے اچھا کر دیا لیکن جو اوسکے پاس
نہ گیا اوسکو اوسنے نہین اچھا کیا۔ اب یہ سبق قریب تمامی کے ہی۔ صرف
ایک بات اِن عزیز لڑکون سے اور کہنا چاہتا ہون۔ اور وہ بات ایسی
ہے کہ اگر ہو سکا تو انشاء اللہ اِس طور سے بیان کی جاوے گی کہ یہ لڑکے
کبھی نہ بھولین گے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ یسوع مسیح سے محبّت نہ رکھنا
اسلیئے کہ اوسنے رحمت سے ہر آدمی کی خاطر مزہ موت کا چکّہا ہے بہت
بیجا ہے۔ اب فرض کرو مین تم سے کہون کہ اے لڑکو مین تمہین ایک
قصّہ اپنا سُناؤن تم اوسکو سچ ہی تصوّر کرو۔ مین ایک دفعہ بڑے جہاز
مین بیٹھا ہوا ملک امریکہ کو جاتا تھا۔ ناگاہ ایک روز صبح کے وقت جبکہ

مطلع صاف تھا ایک جہاز دور سے نظر آیا اور ہمنے دیکھا کہ وہ سیدھا ہماری
طرف کو آتا ہے لوگ بہت ڈرے اور بادبان ہلانا شروع کیئے تاکہ وہ جہاز
اور طرف کو چلا جاوے - مگر ہمارے اوپر ہی آیا - دیکھا تو اوسمین آدمی اور
توپین اور بندوقین اور تلواریں بہت کثرت سے تہین ہمارا سارا
مال و اسباب چھین لیا اور ہمین گرفتار کرکے اپنے ملک کو لیگئے ہاتھون مین
ہتکڑیان اور پیرون مین بیڑیان ڈالین اور کپڑے اوتار کر غلامون کی بازار
مین لیجا کر بیچ آئے جیسے کوئی بیل اور پوہون کو بیچتا ہے مین ایسی کمبخت
ظالم شریر آدمی کے پالے پڑا جو مجھکو مارتا ہر روز مارے میری پیٹھہ
لہولہان کر دیتا تھا - برسون یہی حال میرا رہا - آخرکار اس ماجرے کی
خبر وطن کو پہونچی - وہان ایک ایسا بڑا دولتمند اور عمدہ آدمی رہتا تھا
کہ اوسکے برابر ملک بھر مین کوئی نہ تھا جسکے ساتھہ مین ہمیشہ بُری طرحسے
پیش آیا کرتا تھا اوسنے میرا حال سُنا اور بہت افسوس کیا - اور فوراً اپنا
گھر اور جاگیر اور جو کچھ اثاثہ اوسکا جہان کہین تھا سب بیچ باچ کر اوس دور
دراز ملک کو جہان مین غلامی مین تھا میرے چھوڑانے کو پہونچا اور میرے
آقا کو پیام بھیجا مگر اوسنے بیچنا منظور نہ کیا ناچار اوس امیر نے اپنا سارا
مال و اسباب دینا اور خود فقیر ہو جانا قبول کیا اسپر بھی وہ راضی نہ ہوا -

آخرش اوسنے میرے چھوڑانے کی خاطر خود غلام بننا قبول کیا۔ اسکو میرے
آقا نے بھی منظور کیا۔ ہتھکڑیان اور بیڑیان مجھ سے اوتار کر اوسکو پہنا گئین
اور جو کوڑے میرے ہر روز لگتے تھے وہ اوسپر پڑا کیئے مینے دیکھا کہ وہ
بیچارہ میری آزادی کی خاطر غلام ہوا اور سارا گھر بار عزیز و اقارب چھوڑ کے
مین اپنے گھر دوستون کے پاس چلا آیا جہان طرح طرح کی برکتین خدا نے
عنایت کی ہین اور اب اوس دوست کو جسنے میری خاطر میری غلامی
اختیار کی بالکل بھول گیا۔ کبھی اوسکا ذکر نہین کرتا۔ نہ اوسکو خط پتر بھیجتا
ہون نہ کبھی احسانمندی ظاہر کی نہ کبھی اوسکے یا اوسکے دوستون کے ساتھ
محبّت سے پیش آیا۔ کیا یہ ناشکری کی بات نہین ہے کیا یہ بیجا اور گناہ کی
بات نہین ہے۔ کیا یہ میری سخت دلی اور بد ذاتی نہ کہلاویگی۔ اب دیکھو
کیونکر یہ مثال ہمپر صادق آتی ہے ایسی کوئی مثال جس سے مسیح کی احسانمندی
ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو کسی آدمی سے بن نہین سکتی لیکن حال یہ ہے
کہ ہم سب گناہ کے سبب غلامی مین پھنس گئے اور تباہ ہو گئے تھے یسوع
آسمان مین باپ کے ساتھ تھا۔ اوسکو ہمپر ترس آیا۔ وہ امیر تھا اور جو کچھ
آسمان مین تھا اوسیکا تھا مگر اوسنے ہماری خاطر غریبی اختیار کی اور محبت
کی وجہ سے اس دنیا مین جہان ہم بیچارہ غلام رہتے ہین آیا اور ہماری

ساری لعنت اوسنے اوٹھائی اور اپنے قیمتی خون سے ہمین خریدا
خداوند نے ہمارے گناہون کا سارا بوجھہ اوسپر رکھا اور اوسکے کوڑون
سے ہم اچھے ہوگئے۔ اب کہو ہمین تمہین یسوع مسیح سے دلی محبت نرکھنا
چاہیئے۔ حالانکہ ہم اوسکے دشمن تھے اوسنے ہماری خاطر جان دی۔
جان ہوورڈ صاحب یوروپ کے تمام قیدخانون مین قیدیون کے ساتھ
نیکی کرنے کو پھرا کئے۔ جب صاحب موصوف قیدخانہ مین قدم دہرتے
تھے سب قیدی اونکو خاکپاے ہوتے تھے اور دعائین دیتے کوئی قیدی
اونکا دشمن نہ تہا نہ وہ کسی کی خاطر مُوا۔ لیکن مسیح تو باوجودیکہ ہم اوس سے
دشمنی کرتے تھے ہماری خاطر مُوا۔ سبحان اللہ کیا محبت ہے۔ اور کیسا
نجات دینے والا ہے۔ اے میرے عزیز لڑکو تم مسیح کی بابت کیا سوچتے ہو
کیا تم اِن چار باتون کو جو نیچے لکھی ہین فوراً اختیار نہ کروگے اور ہمیشہ
اون پر قائم نہ رہوگے۔

۱۔ ہر روز مسیح کی بابت اپنے دلمین سوچو۔

۲۔ مسیح کی بابت بئبل مین پڑھو اور جہانتک ہوسکے سمجھو۔

۳۔ یہ جانو کہ جیسی چاہیئے اوسکی یاد ہم سے نہین ہوسکتی اور فروتنی اختیار
کرو اور صدق دل سے اپنی حالت پر افسوس کرو۔

سہ محبّت اور جی وجان اور جو کچھہ تمہارا ہے سب اوسی کو دو۔
؛ آمین ؛

ساتوان سبق

مسیح کا ہماری خاطر تکلیف اُٹھانا

کیونکہ وہ اونکی سفارش کے لیئے ہمیشہ جیتا ہے عبرانیون ۔
۷ باب ۲۵ آیت

عنقریب کُل دعاؤن کے جو ہم سُنتے ہین یسوع مسیح کے وسیلہ سے مانگی جاتی ہین اور جو چیز خدا سے طلب کیجاتی ہے بوسیلۂ مسیح کے طلب کیجاتی ہے۔ ایک بیکس بیمار سپاہی بادشاہ کے دروازے پر جاکر اندر جانا چاہے اور اپنے لیئے اور اپنے گھرانے کے لیئے مدد چاہے پھر بھی ممکن ہے کہ مدد نہ ملے لیکن اگر بادشاہ کے ہاتھہ کا نوشتہ ہو جسمین لکھا ہو کہ لوگ اسکو اندر آنے دین اور اوسکی مدد کرین تو جو لوگ اوس خط کو پہچانین گے کہ بادشاہ کے ہاتھہ کا لکھا ہے وہ اوس بیکس کی عرض حال سُنین گے اور بادشاہ کی خاطر سے مدد کرینگے۔ پس یہ دوسرے کے وسیلہ سے مانگنا کہلاتا

ہے جیسے بعینہ ہم لوگ خدا کو یسوع مسیح کے نام سے ڈھونڈھتے ہین اور
یہی دوسرے کے وسیلے سے سُننا کہلاتا ہے جیسے خدا ہی تعالی مسیح کے
وسیلہ سے ہماری سُنتا ہے۔ کوئی شخص بغیر دوست کے خوشحال نہین
رہ سکتا ہی اور ہر شخص چاہے کیسا ہی بدمعاش ہو یہہ چاہتا ہے کہ تھوڑے
بہت دوست میسر ہون۔ جسکا کوئی دوست رنج و راحت کا شریک
نہ ہو وہ رنجیدہ رہے گا۔ تمنے دیکھا ہے کہ لڑکے لڑکیان ذرا ذرا سے
کتّون بکری کے بچّون اور کبوتر فاختہ وغیرہ چیزون سے کیسی محبّت رکھتے
ہین۔ چھوٹا لڑکا اپنے لٹّو سے اور چھوٹی لڑکی اپنی گڑیا سے باتین کرتی ہی
کیونکہ وے کوئی دوست چاہتے ہین اور اگر لٹو اور گڑیا اونسے باتین
اور محبّت کر جانتی تو وے لڑکی لڑکے اور بھی زیادہ خوش ہوتے۔ اسکا
سبب کیا ہے۔ سبب اسکا یہ ہے کہ ہم سب دوست چاہتے ہین جو
ہم سے بات چیت کرے اور ہمارے رنج و راحت کا شریک ہو۔ اب مین
تمہین ایک قصّہ اسی قسم کا سُناؤن۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ شمالی امریکہ
مین ایک اصلی باشندہ رہتا تھا لوگون نے اوسے خوش رو یہ دیکھکر بہت
سی زمین دیدی تھی وہان اوسنے ایک چھوٹا سا گھر بنا لیا تھا اوسی مین
رہا کرتا تھا اوسکے آس پاس گورے آدمیون کے گھر تھے جو اوسکے ساتھ

بری طرح نہین پیش آتے تھے مگر چونکہ وہ غیر جنس تھا لوگ اوس سے دوستانہ برتاؤ نہین رکھتے تھے - اوسکے ایک ہی لڑکا تھا جو اتفاقاً بیمار پڑکر مرگیا - کوئی گورا آدمی تسلی اور تشفی اور مدد کے واسطے نہ گیا نہ اوس لڑکے کے دفن مین شریک ہوا - چند روز بعد اصلی باشندہ گورے آدمیون کے پاس آکر کہنے لگا - جب گورے آدمی کا لڑکا مرتا ہے تو ہماری قوم کے لوگ بہت رنج کرتے اور کفنانے دفنانے مین شریک ہوتے ہین جب میرا لڑکا مرا تو کسی نے خبر بھی نہ لی - اب مین یہان نہین رہون گا - یہان کوئی میرا دوست نہین - غرض وہ بیچارہ اپنی زمین چھوڑ چھاڑ کر چلدیا اور دوسو میل جاکر کناڈا کے جنگل مین اپنے ہمجنسون مین رہنے لگا - اور لڑکے کی لاش اوکھیڑ کر ساتھ لے گیا - دیکھیے اپنی اولاد کی کیسی محبت ہوتی ہے اور آدمی کو دوست کی چاہت کسقدر رہتی ہے - اسیطرح ہم سب چاہتے ہین کہ کوئی رفیق ہو جسکے پاس ہر روز بیٹھین اوٹھین - لیکن جب بیمار ہی یا تکلیف مین یا قریب المرگ ہوتے ہین - تو ہم چاہتے ہین کہ کوئی ایسا دوست ہو جو ہر وقت ہمارے پاس رہے اور خبر گیری رکھے - اور ہماری مدد کرے - ایسا دوست ہمارا الیسوع مسیح ہے کیونکہ اوسنے ایکبار آدمی بنکر بار غم اوٹھایا ہے - اور رنجون سے واقف ہے اور غم دون

کی مدد کرنا خوب جانتا ہے۔ اوسنے موت کی تکلیفین اوٹھائی ہین۔ اور جانتا ہے
کہ مرنے والون پر کیا گذرتا ہے۔ کسی بیکس کو بھی دیکھا ہے ایسا ہی وہ بھی
تنہا اور اسی سبب سے بیکسی کی بابت خوب جانتا ہے۔ کیا تم بیچارے
کمزور لڑکے ہو۔ ایسا ہی وہ بھی تہا وہ خوب جانتا ہے کہ ایسے لڑکے پر
کیا گذرتی ہے۔ اور کیسی مدد کا محتاج ہوتا ہے۔ تمہاری حیثیت کے موافق
تمپر بھی دکھہ درد رنج و تکلیف ہوتی ہے جسکا بڑے آدمی مطلق خیال بھی
نہین کرتے۔ مگر تمکو وہی بہت گران ہوتا ہے۔ یسوع مسیح ان سب
تکلیفون سے واقف ہے وہ تمہاری بھی مدد کر سکتا ہے بلکہ اگر تم اوس
سے مانگو تو ہر روز مدد دیتا رہیگا۔ لیکن ہر چند خواہش دوست کی
عمر بھر رہتی ہے۔ مگر ایک گھڑی ایسی سخت ہے کہ اوسوقت ایسے
دوست کی اشد ضرورت ہے وہ موت کی گھڑی ہے۔ اب مین اوسوقت
کی ضرورت کا حال سناؤن۔ ایک شخص کے تین دوست تھے جنکے
پاس یہ شخص برسون رہا تھا۔ اتفاقاً اوس ملک کے بادشاہ کی نظر مین
لوگون نے اوسے ایسا برا اور قصوروار ٹھہرایا کہ اوسکے مار ڈالنے کا حکم
ہوا یہ خبر سنکر وہ شخص بہت ڈرا۔ سمجھا کہ میری جان جاتی رہے گی اور
لڑکے بالے سارا گھرانا پریشانی اور مصیبت اوٹھاویگا۔ ایسی تشویش

و مصیبت مین روتے روتے یہ سوجھی کہ چلکر بادشاہ کے قدمون پر گر پڑے اور
کسی دوست کو بیچ مین ڈالکر سفارش کرکے جان بچالے چنانچہ یہ تجویز کی کہ اپنے
تینون دوستون کو ساتھ چلنے کے واسطے کہنا چاہئیے — اول اوسنے اوس
دوست سے کہا جسکو سب سے زیادہ عزیز جانتا تھا اور سب سے بڑا
دوست سمجھتا تھا۔ اوسنے صاف انکار کردیا ایک قدم بھی اوسکا ساتھ نہ دیا
آخرش اوس دوست کے پاس گیا جسکو دوسرے مرتبہ کا دوست جانتا
تھا اور کہا کہ آپ میرے ساتھ چلکر بادشاہ سے میری جان بخشی کے واسطے
سفارش کیجیے۔ دوست نے منظور کیا اور دونون ساتھ ساتھ بادشاہ کے
در دولت تک پہونچے پہونچکے دوست ٹھہر رہا اور کہا کہ مین اندر نہین
جاونگا۔ یہ حال دیکھکر وہ شخص بیچارہ تیسرے دوست پاس گیا جسکو دوستی
مین کمتر سمجھتا تھا اور مدد چاہی۔ اوس دوست کو بادشاہ جانتا اور
اوسکے ساتھ محبت بھی رکھتا تھا۔ غرض یہ تیسرا دوست اوس شخص کا
ہاتھ پکڑکر بادشاہ کے یہان لے گیا اور اوسکی جان بخشی کے واسطے بہت
سی منت وسماجت کی۔ بادشاہ نے دوست کی خاطر سے جسنے سفارش
کی تھی اوس شخص کو چھوڑدیا — اب دیکھو یہ قصہ اِس مقام پر کیونکر صادق
آتا ہے۔ اونکو ن کے تین بادشاہ ہوتے ہین جنکو وے اپنا دوست سمجھتے

اور خیال رکھتے ہین۔ اور وہ تین بادشاہ یہ ہین۔ اول دنیا یعنی مال و متاع گھر اور اچھی اچھی چیزین۔ دوسرے یار دوست۔ تیسرے یسوع مسیح پہلے دوست کو بہت عزیز جانتے ہین۔ یار احباب کو دوسری مرتبہ پر سمجھتے ہین۔ اور افسوس مسیح کا سب سے کم خیال رکھتے ہین۔ سو جب بیمار پڑتے اور موت کا وقت قریب آتا اور بڑے بادشاہ یعنی خدا کے سامنے جانا ہوتا ہے اوسوقت ان تینون دوستون سے مدد چاہتے ہین مگر دنیا اور دنیا کی چیزین ایک قدم بھی ہمارے ساتھ نہین جاتین۔ موت کے وقت یہ سب محض بیکار ہوتی ہین البتہ یار دوست حالت بیماری مین مدد پہونچاتے ہین مگر خدا کے یہان وہ بھی ساتھ نہین دیتے۔ لیکن یسوع مسیح جسکو سب سے کم چاہتے ہین وہی ہمارا ساتھ دیتا ہے اور ہمیشہ کی موت سے بچا لیتا ہے۔ سو اے لڑکو جب موت کی گھڑی سامنے آتی ہے تو ایسے دوست اور شافع کی نہایت ضرورت پڑتی ہے۔ مسیح ہماری خاطر مؤا۔ ایسے وقت وہی ہمارا دوست ہو سکتا اور شفاعت کر سکتا اور نجات دے سکتا ہے۔ اے لڑکو مجھے یقین ہے کہ پچھلا سبق جسمین مینے ثابت کیا ہے کہ خدا اسلئے کہ مسیح نے ہمارے واسطے تکلیف اوٹھائی ہماری روحونکو بچا دیگا تم نہ بھولے ہوگے اب مین یہ بتلاتا ہون کہ مسیح اس سے

بڑا نیک کام کریگا یعنی ہماری سفارش کریگا + ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کسی بادشاہ نے کسی خاص جرم کے واسطے ایک قانون بنایا اور وہ قانون یہ تھا کہ جو کوئی فلان جرم کریگا تو اوسکی آنکھین نکال ڈالی جاوینگی - تھوڑے عرصے کے بعد ایک آدمی سے خلاف اوس قانون کے فعل سرزد ہوا - اور جب اوسکی روبکاری ہوئی تو واقع مین مجرم ثابت ہوا - مگر وہ آدمی بادشاہ کا بیٹا تھا - بادشاہ نے دیکھا کہ اگر بیٹے کو سزا نہ دون تو کسی کو سزا نہ دینا چاہئیے اور پھر اور لوگ قانون پر کیونکر چلینگے - سو اوسنے بمقتضائے عدل ایک آنکھ اوس بیٹے کی اور ایک اپنی نکال ڈالی - اور عدالت مین جاکر اپنے بیٹے کی سفارش کی اور زیادہ سزا سے بچایا - لوگون نے بھی دیکھا کہ بادشاہ کو جرم سے بڑی نفرت ہوئی اور قاعدہ کا بڑا پابند ہے - اسیطرح یسوع مسیح اپنی تکلیفون سے ہم گنہ گارون کو بچاتا ہے اوسنے ہمارے لئے تکلیفین اوٹھائین اور اب ہماری سفارش کے واسطے ہر وقت موجود ہے - گر ہماری سفارش سے مسیح کی شفاعت اور سفارش بہت مختلف ہے - وہ ہمیشہ ہماری اعانت کرتا ہے - اب مین یہ اختلاف بتلاؤن - بہت برسین گذرین کہ ملک مین سلوانیا مین چند آدمی ایسے اکٹھے ہوگئے تھے کہ قانون کو مطلق نہین جانتے تھے

بلکہ جو دل مین آتا تھا وہی کرتے تھے۔ جب آدمی جمع ہو کر جادۂ اطاعت سے قدم باہر رکھتے اور کہتے ہین کہ ہم کوئی حکم نہین مانین گے نہ قانون پر چلین گے تو یہ بغاوت کہلاتی ہے۔ ایسے ہی لوگون مین ایک شخص جان فرائز تھا جب وہ گرفتار ہو کر آیا اور عدالت مین روبکاری ہونے کے بعد مجرم ثابت ہوا تو عدالت نے حکم پھانسی کا دیا۔ ممالک متحدہ کے پریسیڈنٹ نے حکم پر دستخط بھی کر دئیے اور پھانسی کا روز بھی معیّن ہو گیا مگر اوس دن سے پہلے چند آدمیون نے پریسیڈنٹ سے سفارش کی یعنی یہ کہا کہ ایک عورت اپنی عرض حال کیا چاہتی ہے اگر آپ اجازت دیوین تو سامنے آوے۔ صاحب موصوف نے منظور کیا۔ غرض چند مہربان دوست اوس عورت کو ساتھ لے صاحب پریسیڈنٹ کے مکان پر پہونچے۔ صاحب موصوف ازراہ خاطرداری عورت کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے یکایک نظر جو اوٹھائی تو دیکھتے ہین کہ ایک عورت اور دس لڑکے سب کے سب اوسکے سامنے سربسجدہ ہو کر زار زار رو رہے ہین صاحب نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے معلوم ہوا کہ جان فرائز باغی کی ایک جورو اور دس لڑکے سر جھکائے جان بخشی کے واسطے رو رہے ہین۔ صاحب پریسیڈنٹ حیرت زدہ کھڑے ہوئے اور بڑے بڑے آنسو رخسارون پر جاری تھے اور رقت کے مارے آواز بند تھی

نکلتی تھی۔ آنکھون سے آنسو جاری اور ہاتھہ آسمان کی طرف صاحب موصوف اس حال مین کرنے کے باہر نکل گئے اور اس تردد مین تھے کہ ان غریبونکی بیکسی پر رحم کرے یا اوس شخص کو مار ڈالنے دیجیے۔ تھوڑی دیر کے بعد کاغذ ہاتھہ مین لیئے آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ عورت کے خاوند اور لڑکون کے باپ کی قطعی معافی کی گئی۔ وہ کاغذ عورت کو دیا اور عورت خاوند کو ساتھ لے خوشی سے گھر آن بیٹھی۔ یہ آدمی سے سفارش کرنا کہلاتا ہے لیکن مسیح خدا سے سفارش کریگا۔ یہ ایک آدمی کیواسطے سفارش کرنا کہلاتا ہے مسیح سب کی شفاعت کرائیگا یہہ چند روزہ زندگی کے واسطے سفارش کرنا تھا لیکن مسیح ہمیشہ کی زندگی کیواسطے سفارش کرتا ہے۔ یہ ایک قصور یعنی بغاوت کی سفارش تھی مسیح کی سفارش تمام گناہون کے واسطے ہے۔ یہ سفارش ایک دوست کی خاطر تھی۔ لیکن مسیح اپنے لوگون کی شفاعت کرتا ہے جو اوسکے دشمن تھے۔ اس سفارش نے جان فرانز کو انسانی قانون کی لعنت یعنی سزا سے بچایا۔ لیکن مسیح قانون ایزدی کی لعنت سے بچاتا ہے۔ یہ ایک ذرا سی دھار سے اوترنا کہلاتا ہے مگر مسیح تاریک دریائے موت سے بیڑا پار کرے گا۔ فرض کرو تم لڑکون مین سے کسی کے مار ڈالنے کا حکم ہو اور قید مین ڈالا جاوے۔ ہم سب اوسکی جان بچانے کے واسطے کوشش

کرین اور عرضی دینا چاہین توکہان دینگی - اور تم اول کسکے پاس وہ عرضی لیجاتا چاہوگے - اوسکے پاس جو شہر مین سب سے زیادہ لایق شخص ہو - مسیح تمام جہان مین سب سے زیادہ لایق ہے اور اسوجہ سے وہی اس لائق ہے کہ ہماری شفاعت کرے - اگر تم اپنی جان بخشی کی عرضی دینا چاہو توکسکے ہاتھہ حاکم پاس عرضی بھیجنا چاہوگے یا محض اجنبی آدمی کے ہاتھہ یا ایسے شخص کی معرفت جو اوس حاکم کا خاص دوست ہو یقیناً دوست کی معرفت بھیجنا چاہوگے کیونکہ تم سوچوگے کہ حاکم بمقابلہ اجنبی کے اپنے دوست کی زیادہ سُنیگا - اسیطرح خدا بھی اپنے پیارے بیٹے سے بہت خوش ہے اور جب کبھی وہ ہماری سفارش کرتا ہے تو خدا خوشی سے سُنتا ہے - اور یہ صاف کتب مقدسہ مین آیا ہے - تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کو کسی جرم میں حکم پھانسی کا ہوا اوسکا بھائی ملک کے واسطے لڑا تھا اور اوسکی بانہہ جاتی رہی تھی - وہ حاکم کے سامنے کٹی ہوئی بانہہ سے آکر کھڑا ہوا اور بھائی کی سفارش کی - حاکم نے اوسکی اگلی خدمتونکا خیال کرکے اوسکی خاطر سے بھائی کو چھوڑ دیا - اسیطرح مسیح آسمانی تخت پر ذبح کیئے ہوئے برّہ کی مانند بیٹھا ہے اور ہماری شفاعت کرتا ہے -

چار باتین ایسی ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح درحقیقت ایسا ہی شافع ہے

جیسے شافع کی ہمکو ضرورت ہے - اول یہ کہ وہ لایق شفاعت کی ہے -

اے عزیز لڑکو تم جانتے ہو کہ نیکون کی دعا بھی بہت اثر کرتی ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے خدا اوسکی سنتا ہے - لیکن تمام نیکون کی نیکیان اور دعائین یسوع کے مقابلہ مین جسنے ہماری خاطر جان دی کیا حقیقت رکھتی ہین وہ اپنے خون سے ہمارے گناہون کی شفاعت کرتا ہے - اسیوجہ سے اوسکی شفاعت ہمارے حق مین موثر اور کامل ہے -

وہ لایق ہے اوسمین ذاتی لیاقت ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے دوسری اوسنے کام بھی ایسے ہی لیاقت کے کیئے ہین جنسے وہ ہماری شفاعت کرنے کے لایق ہے لیکن بڑی وجہ اوسکے شافع ہونے کی یہ ہے کہ خدا تعالی کی مرضی یہی ہے کہ لوگ ایسی تعظیم و تکریم بیٹے کی کرین جیسے خدا باپ کی کرتے ہین (یوحنا ۵ و ۲۳) - آسمان مین سب اوسکی پرستش کرتے ہین - بزرگ لوگ اور فرشتے سب اوسکے پیرون پر اپنے تاج رکھ کے کہتے ہین کہ لایق تو ہی ہے وہ خدا باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہے اور خدا اوسے بہت پیار کرتا ہے اور ہمارے باب مین خدا اوسکی سنیگا -

دوسرے وہ تمہاری ضرورتون سے خبردار ہے - ایک مرتبہ وہ بھی لڑکا تھا اسی سبب سے وہ لڑکپن کی کیفیت سے جو لڑکون پر گذرتی ہے

واقف ہے اور صرف یہی وجہ اوسکے واقف ہونیکی نہین ہے بلکہ خاصکر اسوجہ سے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے باپ کیطرح وہ بہی واقف ہے۔ تمہین وہ قصہ یاد ہوگا کہ کیسے مسیح نے فقیہون اور فریسیونکے خیالات کو پہچان لیا تہا اور اوسکو کچہ ضرورت کسی اور سے تصدیق کرنیکی نہتہی کیونکہ وہ خود ہی انسان کی دلی باتونسے آگاہ تہا۔ اسیطرح وہ تم سبہونکے خوف و رنج اور غم اور حاجتون اور خواہشون کو خوب جانتا ہے۔ اوسکی نظر سے کوئی بات تم نہین چہپا سکتے ہو۔ جب وہ تمہاری سفارش کرتا ہے اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ تمکو فلان احتیاج ہے۔ وہ تمہاری مان سے بہی زیادہ بلکہ تم ہی اپنا اپنے حال سے واقف نہین جتنا وہ جانتا ہے۔

تیسرے مسیح تمہاری شفاعت کے واسطے ہمیشہ موجود ہے ممکن ہے کہ نیک مان باپ اپنے لڑکی لڑکون کے واسطے اکثر دعا کرین اور ایسا خادم الدین سے بہی ممکن ہے مگر وہ ہمیشہ تک ایسا نہین کرسکتے کیونکہ اونکی ذات کو فنا ہے ایک روز وہ مرجاوینگے اور تمہین چہوڑ جاوینگے۔ لیکن مسیح آج بہی زندہ ہے اور کل بہی اور جب تم مرو گے اوسوقت بہی موجود ہوگا اور جب تمہاری خبر ہمیشگی کی دنیا مین پہونچے گی تو بہی وہ موجود ہوگا کیونکہ اوسکی ذات کو بقا ہے۔ اور جب مردے قبرون سے نکلین گے اور سورج اور چاند اور ستارے سب ناپید ہوجاوینگے وہ اوسوقت بہی موجود ہوگا۔

اپنی اُمّت کی شفاعت کرے گا۔ سب کو موت آویگی پر اوسکو اب کبھی موت نہ آویگی۔

چوتھی اوسکی ذات حادث یعنی متغیّر نہین۔ ہر شئے بدلتی رہتی ہے۔ موسم بدلتا ہے درخت بدلتے ہین پھول بدلجاتے ہین جو چیز ہم دیکھتے ہین سب بدلتی رہتی ہین دوست بھی بدل جاتے ہین بعضے دور پڑجاتے ہین بعضے راحت کے زمانہ مین خوب دوست ہوتے ہین اور مصیبت کے وقت جُدا ہوجاتے ہین۔ ہم سبھون کو حدوث لگا ہے کبھی بیمار ہین کبھی سکرات موت کی طاری ہین لیکن مسیح ہمیشہ ایک ہی حال مین ہے وہ نہ کبھی ہمین چھوڑتا نہ بھولتا ہے۔ ممکن ہے کہ ٹھنڈے اور جوش مارتے ہوئے دریا مین گر کر ڈوبنے پر نوبت پہونچے اور دوست کنارہ پر کھڑے دیکھتے ہون اور کیسیکی ہمت نہ پڑے کہ نکال لے پر مسیح کی محبت کی آگ صدہا طوفان کے سر دیانے سے بھی نہین بجھہ سکتی ہے۔ ہم سبھون کو مر کر قبر مین سونا اور قیامت کے روز اوٹھنا ہے۔ مگر مسیح سب وقتون مین ایک ہی حال پر رہے گا۔ کل اور آج اور ہمیشہ وہ ایکہی حال پر ہوگا۔ سبحان اللہ مسیح کیا اچھا شافع ہے اے خداوند مبارک وہ آدمی ہے جو تجہ پر بھروسہ رکھے۔

آمین ؛

آٹھوان سبق

خدا کو حساب دینا

ہر ایک ہم مین سے خدا کو اپنا اپنا حساب دیگا رومیون ۱۴ ۱۲

بیبل کی اِس آیت کا مضمون نہایت صاف ہے یعنے ہر شخص کو حساب دینا ہوگا اور لینے والا خدا ہوگا اور اپنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ یہان تک صاف مضمون ہے لیکن باوجود اسکے احتمال ہے کہ یہ لڑکے مطلب سمجھنے مین غلطی کرین۔ اسواسطے مین ایسے صاف طور پر بیان کرتا ہون کہ احتمال غلطی کا نہ ہے۔ فرض کرو آج رات جب اپنے گھر پہنچو کوئی مسافر تمہارے یہان آوے اور باجازت ایک رات مکان پر قیام کرے۔ آدمی خوش مزاج ہو سارے گھرانے سے بلکہ لڑکی لڑکون سے بھی اچھی طرح بات چیت کرے۔ سارا احوال اپنا سناوے کہ بڑے دور دور سمندرون پر وہیل کا شکار کھیلنے کو جا آیا ہون اور ایک روز وہیل کو پکڑا چاہتا تھا کہ یکایک اوس زخمی مچھلی نے جہاز مین اِس زور سے دُم ماری کہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

مین اور چند آدمی جو ڈوبنے سے بچ رہے تھے چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر شب و روز
چلتے چلتے بہت روزون مین تباہی اور مصیبت کی بھوک پیاس سے جان
بلب ایک ویران سنسان چھوٹے سے جزیرہ پر پھونچے۔ برسون وہان
رہا کئے مچھلی وغیرہ جانورون کے گوشت سے بسر اوقات ہوتی تھی۔
قضای کار ایک جہاز اودھر سے نکلا اوسمین بیٹھ کر گھر آگئے۔ غرض اسطرح
ساری سرگذشت اپنی زندگی کی وہ شخص بیان کرے تو تم اوسکے ممنون ہو گے
اور ایسی باتین تمہین پسند آوینگی۔ لیکن خدا کو حساب دینے سے یہہ
مطلب نہین ہے۔ کیونکہ وہ مسافر اپنا احوال تمہارے سامنے بیان کرنے
پر کچھ مجبور نہ تھا اوسکے دلمین آیا تو اوسنے کہدیا۔ لیکن خدا کے سامنے
سب کو خواہ نخواہ حساب دینا ہو گا۔ تم نہین جان سکتے کہ کسی کا احوال
سچ ہے یا جھوٹھ ہے لیکن خدا پر سب روشن ہے تم کسی کو اوسکی نیکی کا
بدلہ اور برائی کی سزا نہین دے سکتے لیکن خدای تعالی کے یہان جب
حساب کتاب ہو گا تو وہ ہر شخص کو موافق اعمال نیک و بد کے بدلہ دیگا۔
سوداگر کو اختیار ہے کہ چاہے اپنی خرید و فروخت اور جہازون کا اور
نفع و نقصان کا اور جو جو عجائب و غرائب اوسکی نظر سے گذرے ہون
ذکر ہمارے سامنے کرے اور گو اوسکا بیان کیسا ہی دلچسپ ہو مگر وہ ایسا

بیان نہ ہوگا جو ہمکو خدا کے حضور ضرور کرنا ہوگا۔ کسی قانونی کا دل چاہے تو اپنی ساری نظر سے گذری ہوئی کیفیت چورون اور خونیون کی روبکاری اور دوستون کا موجود ہونا اور اونکی شکستہ دلی جنپر سزائے موت کا حکم ہوا تھا سبکا حال بیان کرسکتا ہے۔ لیکن یہ ایسا حال نہین جو روز آخرت کے ہملوگون کو خدا کو دینا ہوگا۔ فرض کرو وہ چھوٹا لڑکا جو سامنے بیٹھا ہے اگر اسوقت کھڑا ہوکر اپنی ساری عمر کی سرگذشت بیان کرے تو کیا اوسطور سے بیان کریگا جسطرح بحکم الٰہی کرتا نہین۔ کیونکہ ساری سرگذشت یاد ہی کب ہوگی اور جو حال بیان سے رہجاویگا مین اوسکو خدا کی طرح کیونکر جانونگا کہ رہگیا۔ سوائے اسکے وہ لڑکا اپنی بیوقوفی اور شرارت کی باتین برے برے خیالات اور بیجا افعال میرے سامنے کاہے کو ظاہر کریگا اور مین کیا جانونگا کہ وہ مستحق جزا یا مستوجب سزا ہے لیکن خدا کو ذرا ذرا معلوم ہے اور اگر مین جزا و سزا دیبھی سکون تو نے مجھے منصب کیا ہے یہ منصب صرف خدا ہی کو ہے بس جان لو کہ خدا کے سامنے جو حساب ہوگا وہ ایسا نہین ہوگا جیسا ہم تم آپس مین کیا کرتے ہین ہم سب ہر چیز سے کسی نہ کسی طرح حساب لیتے ہین۔ مثلاً دیکھو کسان کھیت پر جاتا ہے اور کیسے غور سے کھیت کو دیکھتا ہے اور بالیان توڑ

توڑکر آزماتا ہے کہ دانہ اچھا ہے یا نہین - یہ بہی ایک طرح کی آزمایش
اور اناج سے حساب لینا ہوا - جب کوئی شخص نئے گھڑی خریدتا ہے
تو کیسی احتیاط سے ہر روز امتحان کرتا ہے کہ گھڑی خوب اور ٹھیک
وقت پر چلتی ہے یا نہین - یہہ کہنا چاہیئے کہ گویا گھڑی سے حساب لیتا ہے
اور جو وہ غلط چلے یا تہم جاوے تو پھیر دیتا ہے رکھنا نہین چاہتا ہے
بلکہ اگر گھڑی کوئی سمجھ دار چیز ہوتی تو وہ اوسکو خوب برا بھلا کہتا -
فرض کرو کسیکی پاس گھوڑا جسکی خوب خبرداری کرتا ہے اگر وہ گھوڑا کہنا
نہ مانے سرکشی اختیار کرے تو ضرور وہ شخص اوسے سخت سست
کہے گا اور چابک سے مارے گا - یہی گھوڑے سے حساب لینا ہوا فرض
کرو تم لڑکون مین سے کسینے کوئی درخت لگایا ہو اور مدتون پانی دیا
اور خوب اوسکی نگہداشت کی اور ایک پھول بہی اوسمین نہ آیا تو بیشک
تم سخت ناخوش ہوگے اور اوسکی نگہداشت بالکل چھوڑ دوگے چاہیے
کیسا ہی افسوس اوس درخت کا تمہین ہو پر بیکار جانکر بالکل چھوڑ دوگے
بعضے لوگ کہتے ہین کہ خدا کو کچھ پروا اس بات کی نہین کہ لوگ دنیا
مین کسطرح رہتے ہین لیکن دیکھنا چاہیئے کہ بیبل مین لکھا ہے کہ خدا
ہمارا باپ ہے - کیا کوئی باپ بہی اپنی اولاد کو برائی کرتے دیکھنا پسند

کرتا ہے۔ فرض کرو تم مین سے کسی کا باپ سفر مین ہو اور مسافرت مین یہ خبر پاوے کہ کسی بدمعاش نے سارا گودام جلادیا اور مویشی لیگیا۔ تو کیا وہ اوس بدمعاش سے بازپرس نہین کرے گا۔ فرض کرو دوسرے روز تمہارا باپ یہ سُنے کہ اوسی بدمعاش نے گھر بہی جلادیا اور ایک عزیز لڑکا بہی جل مرا تو کیا اوسکو صدمۂ عظیم نہوگا کیا اوسکا دل نہوگا کہ اوس بدمعاش سے بازپرس کیجاوے اور سخت سزادیجاوے۔ بیشک ضرور چاہے گا۔ پہر بہلا تم یہہ نہین سوچتے کہ خدا باپ بہی اون لوگون سے جو بُری بُری حرکتین کرتے اور گناہ پر کمربستہ رہتے ہین ضرور بازپرس کرے گا۔ فرض کرو ان عزیز لڑکون مین کسیکو مین زہر دیدون اور کہون یہ کہ کہانے کی چیز ہے اور وہ لڑکا میرے کہنے پر اعتماد کرکے کہاجائے اور مرجاوے تو مجہسے بازپرس نہوگی۔ اور مین مستوجب سزا نہ ہونگا۔ بیشک ہونگا۔ لیکن فرض کرو کہ مین یا ان مین زہر دون اور وہ بات کہون جو راستی کے خلاف ہو جس سے تمہاری زندگی ہمیشہ کو برباد ہو تو مین مستوجب اسکے نہ ہونگا کہ مجہسے بازپرس کیجاوے۔ ضرور مستوجب بازپرس کے ہونگا۔ لیکن بازپرس سواے خدا کے اور کوئی نہین کرسکتا ہے وہی کرے گا۔ فرض کرو تم گہر جاتے ہوئے راہ مین کسی بوڑہے کو جسکے سارے بال سفید ہون

لکڑی ٹیکے کھڑا دیکھو۔ اور نیچے کو اوسکی نگاہ ہو جب پہونچو تو زمین پر خون دیکھو اور یہ ذرا ساری لڑکی خون مین ترتبر اوس بڈہے کے سامنے پڑی ہے رنگ اوسکا زرد ہے اور آنکھین بند ہین مونھہ سے اور کانون سے اوسکے خون جاری ہے اور اینٹ پتھر کی طرح محض بے حس وحرکت مردہ پڑی ہے۔ کسی نے اوسے مار ڈالا ہے وہ بوڑھا جو اوسے دیکھہ رہا ہے کون ہے۔ افسوس وہ اوس لڑکی کا باپ ہے اور وہ لڑکی اوسکی سب مین چھوٹی لڑکی ہے۔ وہ اوسکے ساتھہ پیار کرتی ہوئی جا رہی تھی کہ یکایک ایک بدمعاش نے آکر ڈنڈا مارا اور ہر چند باپ اوسکا چلاتا اور منتین کرتا رہا مگر اوسنے ایک نہ سُنا یہان تک مارا کہ مر گئی ایسے وقت مین تم کیا خیال کروگے۔ کیا اوسکے باپ کا دل نہ دُکھا ہوگا۔ کیا وہ نیک باپ یہ نہین چاہے گا کہ اوس بدمعاش کو بلا کر پوچھا جاوے اور سزا دیجائے۔ بیشک چاہے گا۔ ممکن نہین کہ سوائے اسکے اور کچھہ خواہش اوسکو ہو۔ ایسے ہی ہمارے آسمانی باپ کا حال ہوتا ہے جبکہ گناہ کرتے دیکھتا ہے خدا کی نظر مین گناہ ایسا ظاہر ہے جیسا خون اوس بوڑھے کے سامنے تھا خدا ضرور گناہ کی پرسش کریگا۔ خدا کو گناہ سے اوس سے بھی زیادہ نفرت ہے جتنی بوڑھے

کو اپنی لڑکی کے مارے جانے سے تھی - ہر لڑکا جانتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے
چلن رویہ کی جوابدہی کسی نہ کسی کو دینا ہوتی ہے - لڑکے اپنے ماں باپ
اور اوستادون کو اپنے چال چلن کی جوابدہ ہوتی ہین - اوستادون کو
ایک قسم کی جوابدہی لڑکی لڑکونکی والدین سے کرنا ہوتی ہے - والدین
کو اپنے چال چلن کی جوابدہی اپنے دل سے اپنی جماعت کے لوگون
سے اور خدا سے کرنا ہوتی ہے - لیکن کیا لڑکون کو بھی خدا کے روبرو
حساب دینا ہوگا - اچھا دیکھو کوئی تم مین آٹھ برس کا لڑکا ہے - آٹھ
برس کی عمر مین ہر سال ۵۲ سبت یعنی چار سو سبتون سے زیادہ
گذرے اچھا اوس لڑکے نے ہر سبت کو پاک رکھا - کوئی سبت کا دن
ضائع تو نہین کیا - ہر سبت خدا کی رحمت کا دن ہے اوسدن خدا کی
اور مسیح کی اور آسمان کی باتین سیکھنا چاہیئے اور چونکہ سال کے ۳۶۵
دن ہوئے جو اِس حساب سے قریب تین ہزار دن کے اوسکی عمر
ہوئی - اِس عرصہ مین کتنی مرتبہ اوسنے خدا کی بابت سوچا ہوگا -
اِس عرصہ مین بہت مرتبہ اوسنے خدا کی ور اپنی ماں باپ کی نافرمانی
کی ہوگی - بہت مرتبہ بری اور شرارت کی باتین کی ہونگی بہت مرتبہ
خدا سے دعا مانگنے مین غفلت کی ہوگی بہت مرتبہ برے برے

خیال اوسکے دلمین آئے ہونگے بہت دن ایسے گذرے ہونگے کہ خدا
کی یاد سے غافل رہا ہوگا لیکن خدا کی مہربانی دیکھئے کہ ہر روز صبح کو
جگایا کھانے پہننے کو دیا اور زندہ رکھا۔ جب بیمار ہوا خدا اوسکے بستر
پہ آیا اور چنگا کیا۔ جب موت کے خطرہ مین تھا خدا نے اوسے اچھا کیا
اور ہر روز نظر عنایت رکھتا ہے۔ اب کہو اوس لڑکی کو خدا اسکے
بیان جوابدہی کرنا نہین ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسا سمجھتے ہین
کہ لڑکی گناہ نہین کرتی اور اگر کرتی بھی ہون تو بہت تھوڑے اور چھوٹے چھوٹے
گناہ کرتی ہین لیکن مجھے یقین ہے کہ تم بغیر سوچے اس کو ہرگز نمان لوگے اب
مین تھوڑی دیر اس بات کو آزمایا چاہتا ہون۔ سب جانتے ہین کہ غصہ
بُری چیز ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ غصہ دلمین قتل کے برابر ہے۔ شاید تمہین غصہ
قتل کے برابر نہ معلوم ہو۔ لیکن ایک ذرا سے خوبصورت سانپ کے بچہ
مین جو تمہاری اونگلی سے زیادہ نہ ہو کیا نقص ہے۔ تم اوسے پالو کھلاؤ پلاؤ
بڑا ہونے دو پھر دیکھو گے کہ تھوڑے عرصہ مین پیٹھ اوسکی سرخ ہوجاویگی
اور فون فون کرے گا اور ایسا زہردار ہوجاویگا کہ ایک ہی دفعہ کی کاٹنے
مین جس کسیکو چاہے مار ڈالیگا۔ ایسا ہی حال غصہ کا ہے اگر غصہ دل ہی
مین مرجاوے تو سواے خدا کے اور کوئی اوسے بچانے گا۔ اور جو بھڑکے

تو تیوری چڑہانے اور برا بولنے بلکہ شاید ہاتھہ چلانے کی نوبت آوے گی اور جو سبب ہی مشتعل ہو تو ہتھیار اوٹھانے اور کشت و خون کرنیکی نوبت پہونچے گی۔ ہتھیار خود بخود خون کرنے کو نہیں اوٹھتا ہے بلکہ نفس کی شرارت باعث ہتھیار پکڑنے کا ہوتی ہے جسکے باعث سے قتل خون وقوع مین آتا ہے۔ اب فرض کرو ان لڑکون پر ہر دفعہ کے غصّہ کے واسطے بطور جرمانہ کے ایک اٹھنی مقرر کیجاوے۔ تو کون ادا کر سکے گا۔ اگر ایسی شرط ہے کہ جب تک ہر مرتبہ کے غصّہ کا جرمانہ ادا ہو کوئی رہائی نہ پاوے تو کون رہائی پاسکے گا اور کون اپنی رہائی کی ہمّت باندہے گا۔ فرض کرو۔ خدا کہے کہ کل گناہ جوان لڑکون سے سرزد ہوئے ہین معاف کردونگا بشرطیکہ بعد اس حکم کے اگر کسی لڑکے سے گناہ سرزد ہون تو ہر گناہ کے بدلے اپنے جسم کی ایک ہڈی توڑ ڈالا کرے۔ تو بہلا کونسا لڑکا ایسا ہوگا جسے ایک ہفتہ یا ایک مہینہ ہی ہڈی توڑنیکی نوبت نہ آوے۔ اور کوئی لڑکا کہہ سکیگا کہ لڑکی گناہ نہین کرتی ہین۔ اگر خدا کہے اچھے سے اچھا لڑکا جہانتک بلاؤ اور اوس سے کہو کہ چاہیئے جتنے سبت تمنے ضائع کیئے ہون ہر سال کے ایک سبت کا صرف مواخذہ تمسے ہوگا تو بتلایئے سال بیچہے صرف ایک ہی سبت کو جتنے گناہ اوسنے کیئے ہون اونہین کو اگر جوڑا جاوے

تو کتنا سوا خفہ او سپر ہوگا - بھلا لڑکے کہ گناہ نہین کرتے ہین +

ایک اور طریقہ بیان کرتا ہون جس سے شاید تم پہچان لوگے کہ تم گنہگار ہو یا نہین اور وہ طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل سے پوچھو - فرض کرو کہ ایک کنبہ کی لڑکی تیسرے پہر کو جمع ہوکر کھیلین اور باپ کا حکم ہو کہ بڑی احتیاط سے کھیلین کچھ نقصان نہ کرین - شام کو جب باپ آوے تو دیکھے کیسے پار دار درخت اوکھیڑ ڈالے ہین اور لڑکون کو بُلا کر پوچھے تو کس لڑکے کو خوف ہوگا - ظاہر ہے کہ خوف اوسیکو ہوگا جسنے نقصان کیا ہے اور ون کو کچھ ڈر نہین ہوگا - ایسا ہی تم لڑکون کا حال ہے جسنے گناہ کیا ہی وہی خدا سے خوف کہائیگا - کوئی مان اوس کمرہ مین جاوے جہان اوسکی لڑکیان کھیلتی ہون برتنون کے کمرہ کا دروازہ کھولا جاوے اور شکر کے برتن ٹوٹے پڑے دیکھے - تو کس لڑکی کو خوف ہوگا - اوسے ہوگا جسنے توڑے ہین - اسیطرح جو لوگ خدا سے ڈرتے ہین اسی سبب سے ڈرتے ہین کہ گنہگار ہین اور سب گنہگار ہین خدا ہی ہمین پاک کرسکتا ہے اور پاک کرنیکو موجود ہے - مسیح ہمارے لئے اس سبب سے مؤا ہی کہ ہم گناہونسے معافی حاصل کرکے پاک ہوجاوین سبحان اللہ مسیح ہمارا کیسا خیرخواہ ہے مین اسکا ذکر بھی کرچکا ہون اور پھر بھی کرونگا اب مین اس سبق کو تین ہدایات لکھکر ختم کیا چاہتا ہون —

اول ہر روز اپنی اوقات کا خیال رکھو کیونکہ تمہیں خدا کے سامنے ہر روز کا حساب دینا ہے وہ کام ہرگز مت کرو جس سے خدا کے روبرو روز حساب کی تمہیں شرمندگی ہو جس کام کے کرنیکا خدا نے حکم کیا ہے اوسکو ترک مت کرو۔ ورنہ مرتے وقت اپنی حماقت پر بہت افسوس کروگے اور کچھ سود نہوگا

دوسرے۔ ہر روز کوئی نہ کوئی بات خدا کی سیکھا کرو۔ اور خدا کی باتیں سیکھنا یا تو اوسکی بابت سوچنے یا بات چیت کرنے یا پڑہنے یا اوس سے مانگنے سے ہوسکتا ہے۔ چنانچہ خدا کو پہچانوگے اوتنا ہی گناہ سے ڈروگے اور خدا کے راضی رکھنے کی کوشش کروگے۔

تیسرے ہر روز ایسا کوئی کام کیا کرو جس سے خدا خوش ہو اور عدالت کے روز تمہاری خوشی کا موجب ہو۔ طیطوس ایک کافر بادشاہ نے ایک فہرست بنائی تہی جسمیں ہر شام کو روزمرہ کے کام درج کیا کرتا تہا اور جس روز کوئی نیک کام اوس سے نہوتا تو لکہتا تہا کہ آج کا دن بیکار گیا۔ وہ روز عدالت کو نہیں جانتا تھا۔ لیکن تم خوب جانتے ہو اسلیئے تمہیں کوئی دن غفلت میں کہونا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ خدا کی خوشی کا کام کرو

‌‌‌٭ آمین ٭

نوان سبق

ذرا ذراسی باتونپر بڑی بڑی معاملات موقوف ہوتی ہین

ایک شخص نے بغیر شست باندھی ایک تیر چلایا اسلاطین ۲۲ و ۳۴

اس باب مین دو سلطنتونکے درمیان لڑائی کا بیان ہے یہ دو سلطنتین اسرائیل اور شام کی تہین۔ دونومین جنگ عظیم اور بڑی خونریزی ہوئی۔ اسرائیل کا بادشاہ اخیاب تھا جب بادشاہ میدان جنگ مین جانیکو ہوا تو اوسنے اپنی شاہانہ پوشاک اوتاری اور اور آدمیون کے سے کپڑے پہنے تا نہو کہ لوگ اوسے پہچانکر مارڈالین لڑائی کیوقت ایک آدمی نے جسکا حال و نام ہمین معلوم نہین ایک تیر چلایا۔ اوسکا ارادہ فقط یہی تہا کہ اسرائیلیون کی فوج پر تیر چلاوے کسی خاص آدمی کے تاک کر نہین مارا تھا۔ اتفاقاً بادشاہ کی گاڑی مین پہونچا۔ حالانکہ سارا جسم بادشاہ کا زرہ آہنی سے پوشیدہ تہا اوسوقت اتفاقیہ ایک جوڑ کہل گیا تہا۔ وہان ہی تیر جاکر ایسا بیٹھا کہ بادشاہ بچا نہین۔ دیکھیئے اخیاب سا سلطان الاقلیم جسنے بڑی بڑے شہر اور ایک

ہاتی دانت کا گھر تعمیر کیا تہا اور بڑی بڑی لڑائیان کی تہین ایک ذرا سے تیر سے جسکو ان لڑکون مین سے کوئی چاہے توڑ ڈالے مرگیا اور لڑائی بند ہوگئی۔ بعضے وقت ذرا سی بات مین کیا کچھ ہوجاتا ہے۔ یہی بات مین اسوقت تم لڑکونکو بتایا چاہتا ہون کہ اکثر ذری ذری سی باتونپر بڑے بڑے نتایج سوقوف ہوتے ہین۔ ایک روز دو آدمی ایک کارخانہ مین جہاز کے کام کر رہے تھے یعنی جہاز مین لگانے کو ایک کڑی درکار تہی سو چہوٹا سا لٹھہ چیر تے تھے اوس کڑی مین چہوٹا سا کیڑہ کوئی آدہی انچہ کے برابر نکلا۔ اوسکو دیکھکر ایک بولا کہ یہ لکڑی کیڑے کی کہائی ہوئی ہے کیا جہاز مین لگانیکے قابل ہے۔ مین جانتا ہون کچہ نقصان نہین کریگی۔ ہان مگر اندیشہ یہ ہے کہ اور کیڑے ہون یا بڑہ جاوین اور آیندہ جہاز کو اوس سے نقصان پہونچے بیشک بہت اچہی نہین مگر اتنی لکڑی کے بیکار چہوڑنے کو دل نہین چاہتا۔ خیر کچہ ایسا اندیشہ ایک کیڑے سے نہین لکڑی کو جہاز مین لگا دو۔ چنانچہ وہ لکڑی لگائی گئی۔ اور جہاز طیار ہوکر سمندر مین ڈالا گیا اور ایسا خوبصورت معلوم ہوتا تھا جیسے مرغابی ٹھنڈی ہوا سے پانی پر پر پہولائے بیٹھی ہوتی ہے برسون وہ جہاز خوب چلتا رہا۔ بعد مدت کے ایک سفر دور دراز مین یہ معلوم ہوا کہ جہاز بودا ہوگیا اور لکڑی گل چلی ہے یعنے کیڑون نے کہا لیا ہے کپتان سوچا کہ گہر تک پہونچ ہی جاویگا۔ مال واسباب

ریشم وغیرہ کے قسم سے اوس جہاز مین بہت بھرا تھا اور لوگ کثرت سے تھے
اتفاقاً راہ مین طوفان آیا۔ کچہ عرصہ تک جہاز سمندر کی لہرون سے ٹکراتا رہا لیکن
آخر کو ایک تختہ کہل گیا۔ ہر چند کہ جہاز والون پاس دو کلین پانی نکالنے کی تہین
جنسے رات دن کام کیا کرتی تہی مگر اوسوقت پانی اس کثرت سے جہاز کی اندر
آگیا کہ ہر چند ہی کلین چلائین پانی نہ نکل پایا۔ سارا جہاز پانی سے بہر کر سمندر
کے عمیق پانی مین غرق ہوگیا سارا مال واسباب ضائع ہوا اور آدمی ایک
نہ بچا۔ افسوس کتنی عورات اپنے خاوندون کو اور مائین اپنے بچّون کو اور
بچے اپنے باپونکو جنکی آمد کے منتظر ہونگے یہ حال پر ملال سنکر روتے ہونگے
یہ ساری خرابی غالباً اوس کیڑے کی کھائی ہوئی لکڑی کے سبب ہوئی
جسے مع کیڑے کے جہاز مین لگا دیا تہا۔ دیکھو ایک ذراسے کیڑے سے کتنا
نقصان جان و مال کا ہوا اور ذرا ہی غلطی جیسی اُس جہاز بنانیوالے سے ہوئی تہی
جسنے کیڑے کی کھائی ہوئی لکڑی جہاز مین لگا دی تہی کیسے بڑے نقصان کا موجب
ہوتی ہے۔ فرض کرو کوئی چھوٹا لڑکا کسی صاف دن موسم بہار مین باہر کھیلنے
کو نکلا راہ مین دیکھا کہ ایک گول چکنی چیز انڈے کی صورت زمین پر پڑی ہے
اوٹھا کر دیکھے تو تخم ملوط ہے۔ تھوڑی دور ہاتھہ مین لیئے چلا گیا اور پھر
پھینک دی۔ وہ یہ سمجھا کہ ذراسی بیکار چیز ہے اوسکو اوس بیج کا خیال بہی

نہ آیا بیل یو ہون کی پاؤن سے مٹی مین دب گیا کسی نے نہ دیکھا جاڑون بھر یونہین پڑا رہا جب برسات آئی کلا پھوٹا چھوٹے سے دو پتے دکھلائی دئیے رفتہ رفتہ بڑھتا رہا یہانتک کہ سو برس تک یہی صورت رہی - ہزارون سیکڑون آدمی اس عرصہ مین مر گئے اور نئے پیدا ہو گئے سیکڑون ہزارون آندھیان اوس درخت پر سے گذر گئین - جب وقت آیا تو وہ بڑا عظیم الشان درخت ہو گیا - لوگون نے اوسے کاٹ کر بڑے بڑے مضبوط جہاز بنائے مال و اسباب لادی لاکھون ہزارون آدمی انمین بیٹھے دنیا کی گرد سیکڑون ہزارون جگہہ کی اونسے سیر کی -

پس دیکھو ایک ذرا سی نے حقیقت چیز سے کیا کیا عمدہ اور نفع کی چیزین پیدا ہوتی ہین - کسنے خیال کیا ہوگا کہ اس ذرا سے بیج مین ایسے بڑی عظیم الشان درخت بلوط کی حیثیت موجود ہے - سوا اسکے ایک درخت بلوط مین ہر سال اتنے بیج آتے ہین کہ ویسے ہزار درخت اوس سے پیدا ہو سکتے ہین اور ان ہزار درختون مین ہر سال اتنا بیج آسکتا ہی کہ ویسے ہزار درخت پیدا ہونے کیواسطے کافی ہون - اور ان دس ہزار سے پھر اتنے بیج ایک سال مین ہو جاوین کہ ویسے لاکھون درخت پیدا ہو جاوین - پس دیکھیے ایک ذرا سے بیج مین بلوط کی لکڑی کی صدہا منون کا مادہ ہے سبحان اللہ ایک ذرا سی چیز سے ایسے ایسے سامان نکل آتے ہین - مین چاہتا ہون کہ اس نصیحت کو

کبھی مت بھولو اگر تمنے یاد رکھا تو عمر بھر تمہارے کام آویگی ✦ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک جہاز اندہیری رات مین ہماری یہان کے بندرگاہ مین آکر ٹھہرا دو برس کے بعد ہندوستان کا سفر کرکے وہ جہاز آیا تھا مال و اسباب بہت قیمتی اوسمین لدا تھا۔ کپتان اور سب لوگ یہ سوچ رہے تھے کہ تھوڑے عرصہ مین اپنے اپنے گھرون کو جاوینگے اور عزیز و اقارب سے ملین گے۔ ملاح صاف کپڑے پہن پہنا کر طیار ہوئے۔ چلتے چلتے جب جہاز قریب کنارہ ہوئے زمین کے آیا تو کپتان نے ایک آدمی سے کہا کہ مستول پر چڑہکے دیکھے کہ روشندان کس طرف ہے۔ سمندر کے کنارہ پر ایک اونچا مکان مدوّر قلعہ کی صورت بناتے ہین اوسکے اوپر بہاری بڑی بڑی لالٹینین روشن رہتی ہین تاکہ جہاز والونکو دور سے معلوم ہو جاوے کہ کنارہ قریب ہے اوس مکان کو روشندان کہتے ہین۔ یہ روشندان قریب مدخل بندر کے ہوتا ہے۔ غرض اوس آدمی نے آواز دی کہ روشندان سامنے ہے۔ یہ سنکر سب لوگ خوش ہوگئے اور جانا کہ اب قریب آپھونچے لیکن یہ روشندان ان لوگون کے پیچھے بنا تھا اور اوس جگہہ نہ تھا جہان یہ لوگ پہلے دیکھہ گئے تھے کپتان نے اس امر کا کچھہ خیال نہ کیا جہاز چلاتا رہا اور سوچا یہ کہ قدیم راہ پر جہاز چل رہا ہے تھوڑی ہی عرصہ مین آدمی مستول پر سے چلایا کہ پتھرون پر ہے اور بڑی بڑی چٹانین

پتھرون کی سامنے ہین - کپتان نے غور سے جو پانی دیکھا تو سفید پھین جہان تہان پتھر سے اوٹھتی تہی - اوسوقت چلّایا کہ داہنی طرف کو پتوار چلاؤ - سو وہ آدمی سمجھا نہین اوسنے جانا کہ کپتان یہ کہتا ہے کہ بائین طرف کو پتوار چلاؤ - سو اوسنے غلط راہ مین جہاز پھیر دیا - اوسکا پھیرنا ہی تھا کہ ایک لمحہ مین چٹان سے ٹکر کھائی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا سارا مال واسباب ضائع ہوگیا اور سواے دو ایک آدمی کے اور سب غرق ہوگئے - ایک ذرا سی بات کی کیا صورت ہوگئی - اگر جہاز چلانے والا کپتان کی بات سمجھ لیتا تو خرابی کیون ہوتی ذرا سی غلطی مین سارا کارخانہ درہم برہم ہوگیا اور اِتنی جانون کا نقصان ہوا - کیا تم نہین دیکھتے کہ ذرا ذرا سی باتون پر بڑے بڑے نتائج موقوف ہوتے ہین - ذرا سے فرق مین سارا مال واسباب پانی کا نوالہ ہوگیا اور اِتنی بہت جانین ایسی سوئین کہ قیامت تک نہ اوٹھینگی - امریکہ کے نئے ملکون مین جہان کہ ابھی تک جنگل نہین کٹے ہین موسم خزان مین کبھی ایسی آگ لگتی ہے کہ تمام پتون اور سوکھے درختون کو بلکہ سبز درختون کو بھی جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے گرمی کے مارے کوئی اوسکے پاس تک نہین جا سکتا لکڑیون کے چٹکنے کی آوازین اس زور سے آتی ہین کہ ہنگامہ جنگ مین بھی یہ شور و غل نہین ہوتا - ہزارون جنگی گھوڑے ایسا شور نہین کر سکتے - رات کو

مثل برق خاطف کے اوسکی شرارے دور سے چمکتے نظر اتے ہین - کبھی بجھانے
سے پہلے سو سو میل تک پہونچ جاتی ہے - اب یہ دیکھو کہ اس سبق مین اس بحث سے
میری غرض کیا ہے - ایک روز ایک چھوٹا لڑکا بن کے کنارے کہیل رہا تھا
مان اوسکی اوسوقت کہین چلی گئی تھی - اوسکے دلمین جو آیا تو سیدھا گھر سے
اگ لے آیا حالانکہ جانتا تھا کہ یہ فعل برا ہے مگر سوچا یہ کہ یہان دیکھنے والا کون ہی
تھوڑی دیر تک آگ سے کھیلتا رہا کچھ نقصان نہین پہونچا - یکایک ہوا کا جھونکا
ایسا آیا کہ ایک چنگاری بن مین جا پڑی اور سوکھی پتون مین لگتے ہی سارا بن
اگ ہوگیا کئی دن بلکہ کئی ہفتون تک جلتی رہی ایک روز شدت ہوا سے
آگ نے یہ زور باندہا کہ غریب آدمی کے نئے مکان مین بھی جسنے بیچ جنگل مین
بنایا تھا اور کچھ زمین مول لی تھی آگ لگ گئی - یہ حال دیکھکر وہ آدمی دوڑا
مگر آتے آتے سب لکڑیان جل بجھین - ایک تنکہ بھی نہ بچا اوس غریب کا مکان
اور سارا مال و اسباب بلکہ بڑے افسوس کی بات یہ تھی کہ اوسکی وفادار
جورو اور ایک چھوٹا لڑکا بھی جل مرا - جنکو صبح خوش و خرم چھوڑا تھا - یہ
سارا واقعہ اس سبب سے ہوا کہ اوس لڑکے نے مان کا کہنا نہ مانا اور آگ
سے کھیلا - ایک چنگاری نے یہ آفت برپا کی - دیکھو ادنی سی بے حقیقت
چیز ون سے کیا کچھ ہو جاتا ہے اب ای عزیز لڑکو مین یہ بتلانا چاہتا ہون کہ

اس سبق سے تمہین کیا سیکہنا چاہیئے۔ اور اس بات سے کہ ذرا ذرا سی باتون سے بڑے بڑے نتایج وقوع مین آتے ہین تمہین کیا نصیحت نکلتی ہے۔

اول اپنے کہنے کا لحاظ رکہو۔ زبان چہوٹی سی چیز ہے لیکن بڑی بڑائی کرگذرتی ہے۔ اگر کوئی لڑکا خراب بات کہے دوسرا بہی اوسکی سُنی سُنائی کہنے لگے تو وہ بہی شریر لڑکا ہو جائیگا اور جوانی مین شریر آدمی کہین گے۔ فرض کرو اول کوئی لڑکا ایک جہوٹہہ بولے تو اوسکو پہر جہوٹ بولنے کی جرأت ہو جائیگی یہان تک کہ دین و دنیا سے یہ عادت اوسکو کہو دے گی۔

ایک نیک آدمی اپنے لڑکے کا (جو مر گیا تہا) اسطرح ذکر کرتا تہا۔ کہ جب میرا لڑکا قریب تین برس کی عمر کے تہا تو ایک عمر رسیدہ عورت نے جسکے مکان پر ہم ٹہرے تہے خبر دی کہ تمہارا لڑکا ولیم جہوٹہہ بولا ہے۔ یہ بات سُنکر میرے دلکو صدمہ سا ہوا اور جو مدت سے امید اوس لڑکے کی تہی جاتی رہی۔ مین یہ سمجہا کہ یہ اون برائیون کی ابتدا ہے جو آیندہ کو ہماری امن مین خلل ڈالینگی اور مین نہین جانتا کہ مجہے اوسکے مرنے کا اوس سے زیادہ رنج ہوتا جتنا اوسکے جہوٹہہ بولنے کا ہوا تہا۔ جب مینے سُنا کہ جہوٹہہ بولا تو مینے ساختہ بغیر اظہار اپنے رنج کے یہی اوس سے پوچہنے لگا کہ کیا جہوٹہہ بولا اوسنے کہا کہ مین محض سنے مقصود ہون بلکہ جب مینے خوب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ واقع

مین اوس نے صحیح کہا تہا۔ پس ای لڑکو تم دیکھتے ہو کہ نیک باپ کو ایک ذرا
سی جہوٹ سے کیسی نفرت ہوتی ہے تو خدا کو تو پہر نہج بہت ہی نفرت ہوگی
ایک جہوٹہہ یا ایک بری بات یا نادانی کا کلمہ بہتون کو خراب کرتا ہے۔ یاد
رکھو کہ خدا سب باتین سنتا ہے اور روز قیامت کو ہر بات کا حساب ہوگا۔
دوسرے بری صحبت سے پرہیز رکھو۔ چاہے تمہین خدا کا اور اوسکی بندگی
کرنیکا خیال بہی آتا ہو لیکن آدھ گہنٹہ کی بری صحبت ساری تمہاری نیکی برباد
کردیگی۔ تمہین ایسی بری باتین سننا پڑینگی جو پہلے سنی نہ تہین۔ ان لڑکون
نے کبہی بری باتین سنی ہین۔ اون کے ماں باپ نے ایسی باتون کی کبہی
تعلیم کی تہی۔ نہین ماں باپ نے بری باتین کبہی نہین سکہائین بلکہ بری
صحبت بیٹہہ کر سیکہین۔ ایک خراب لڑکا بہتون کو بگاڑ دیتا ہے۔ اکہی
لڑکا بہتون کے عادات اور اطوار اور زبان مین اور خدا کی اور ماں باپ
کی فرمانبرداری مین خلل ڈالدیتا ہے ای لڑکو ہمیشہ خیال رکھو کہ بگڑنے نپاؤ۔
اگر ایک بات بہی کسی شخص کی زبانی خلاف حکم ماں باپ کے سنو تو جانلو
کہ اوس شخص کی صحبت خراب ہے ایسی صحبت سے فوراً بہاگو۔
تیسرے خدا سے ڈرتے رہو اور ہر روز اوسکے خیال مین رہو گناہ
کی عادت ہر لڑکے مین بآسانی پیدا ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔ ایکدن

خدا کی یاد سے غافل رہنے مین دوسرے دن بھی ویسی ہی ہمت پڑجاتی ہی ایک سبت کو بیکاری مین صرف کرنے سے دوسرے سبت کی بھی جرأت ہوجاتی ہے ایک دن کے گناہ سے دل کی یہ صورت ہوتی ہے کہ گناہ مین پھنسا رہتا ہے ایکدن کی بدچلنی نے بہتون کو ہمیشہ کیواسطے کھو دیا ہے جو تھے جو کام کرنا چاہو پہلے خیال کرلو کہ کیسا ہی۔ کوئی چیز ایسی بھی دیکھتے ہو جسکی تمہین احتیاج ہو مگر وہ تمہاری نہو۔ ایسی چیز کا ہرگز لالچ مت کرو کیونکہ اسی طرح وہ عادتین طمع کی پیدا ہوجاتی ہین جو آسمانی بادشاہت مین داخل ہونے سی باز رکھتی ہین اگر یہوداہ کو پہلے پہل لالچ کسی چیز کا نہ ہوتا تو وہ اپنے مبارک شافع کو کیونکر بیچ ڈالتا۔ کبھی تمہاری نگاہ کسی ایسی چیز پر بھی جاتی ہے جو تمہاری نہین ہوتی مگر تمہارے ہاتھ چاہتے ہین کہ اوٹھالین خبردار ایسا ہرگز نہ کرنا۔ اسکو چوری کہتے ہین۔ اسکا انجام دنیا مین قیدخانہ اور خدا کے یہان دوزخ ہوتی ہے خبردار کوئی کام بغیر خدا سے برکت مانگے مت کرو۔ خدا ہمیشہ تم کو دیکھتا ہے۔ گھڑی بھر کے چال چلن پر ہمیشہ کی آسائش یا تکلیف موقوف ہی۔ اس بات کو یاد رکھو اور گناہ سے ڈرتے رہو اور دعا کرو کہ روح القدس تمہین مسیح یسوع کے وسیلہ سے ہر برائی سے بچاوے ۔ آمین ۔

دسوان سبق

ٹکڑون کا جمع کرنا

اون ٹکڑون کو جو بچ رہے ہین جمع کرو یوجنا ۲ و ۱۲

مجھے یقین ہے کہ اِن لڑکون مین بعضے سُنار کی دوکان پر کبھی گئے ہونگے - سُنار اوسے کہتے ہین جو سونے چاندی کا مال جیسے ہار زنجیرین حلقے ٹپّے وغیرہ بناتا ہی - اگر تم کبھی دوکان پر گئے ہوگے تو تمنے اوسکو سونے چاندی کا کام بناتے دیکھا ہوگا کیسی نفیس خوبصورت اوزار اوسکے پاس ہوتے ہین ذرا ذرا سی آریان اور ریتیان اور سہنائیان سب اوسکے پاس ہوتی ہین اور ایسی احتیاط سے کام کرتا ہی کہ ذرا سونا یا چاندی ضائع نہین ہونے پاتی ہی جب کسی سونے کے عدد کو ریتتا ہے یا سوراخ کرتا ہے تو اوسکا ریزہ کس احتیاط سے نرم جھرنش سے جمع کرتا ہے - بڑی احتیاط کرتا ہے کہ کوئی ریزہ ضائع نہونے پاوے -

کسی رات کو جب آسمان صاف ہو نظر اوٹھا کر دیکھو تو کس کثرت سے اور کیسے گھنے تارے معلوم ہوتے ہین اگر اونمین بہت سے ہمیشہ کو غائب ہو جاوین

تو پہچان نہ پڑے اور اگر بہت اور بڑھ جاوین تو بھی خبر نہو۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب بیکار ہین ہم گن نہین سکتے کہ وے کتنے ہین لیکن خدا تعالے ہر تارہ کو جانتا ہے۔ اوسنے نہ حد سے زیادہ نہ حد سے کم بلکہ جسقدر مناسب تھے بنائے ہین۔ داؤد نے فرمایا ہی کہ اوسکو (یعنی خدا کو) سب تارون کی گنتی معلوم ہے۔ وہ ہر تارہ کو جدا نام سے پکارتا ہے۔ سچ کہا ہے کسی شاعر نے۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

جب فصل طیار ہوتی ہے اور کھیت کاٹے جاتے ہین تب تم لڑکون نے دیکھا ہے۔ کہ کسان بڑی احتیاط سے اوسے کاٹ کر پولی بناتے اور پھر اون کو گاڑی مین رکھکر گھر لیجاتے ہین۔ حتی الامکان ایک دانہ ضائع نہین ہونے دیتے ہین کیونکہ ہر دانہ مین تھوڑا سا آٹا ضرور ہی ہوتا ہے لیکن باوجود اس احتیاط کے کچھ نہ کچھ ضرور ضائع جاتا ہے۔ خدا کو یہ بھی معلوم تھا اور اوسکو یہ منظور نہین کہ کوئی چیز بیکار جاوے سو اوسنے چھوٹے چھوٹے پرند بنائے جو گرے پڑے دانے بین کھاتے ہین۔ ایسی ہی یسوع مسیح ہمین بھی ٹکڑے جمع کرنے کی تعلیم کرتا ہی ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کئی ہزار آدمی اوسکے پیچھے تھے

جب وہ اونکو بہت دیر تک تعلیم کرچکا اور دیکھا کہ دہوپ کے مارے لوگ
تھک گئے اور بھوکے ہین تو اوسنے سب کو حکم کیا کہ گروہ گروہ ہوکر گھاس پر
بیٹھہ جاوین ۔ گروہ گروہ ہوکر بیٹھنے کا حکم اسلیئے دیا کہ اپنے اپنے ملک کے لوگ
یار آشنا عزیز و یگانہ یکجا ہوجاوین اور نیز گنتی بہی معلوم ہوجاوے کہ کتنی ہین
صرف پانچ روٹیان اور دو مچھلیان تھین جنکو اوسنے ایسی برکت بخشی کہ
پانچ ہزار آدمیون نے خوب سیر ہوکر کھالیا ۔ مسیح کی برکت دینے سے ایک
روٹی ایک ہزار آدمی کے واسطے کافی ہوگئی ۔ اور جب سب کھاچکے تو
اوسنے شاگردون سے کہا کہ اون ٹکڑون کو جو بچ رہے ہین جمع کرو تا کہ کچھہ
خراب نہووے ۔ چنانچہ بارہون شاگردون نے ٹکڑے نوالے جمع کیئے اور ہر ایک
نے ایک ایک ٹوکری بھری ۔ مسیح اب بہی اتنی روٹی بنا سکتا ہے کہ تمام
عالم کھالے اور ہر سال اسقدر اناج پیدا کرتا ہے کہ بارہون مہینے کے خرچ
کو کافی ہوتا ہے اور جب چاہے بنا سکتا ہے ۔ مگر یہ نہین چاہتا ہے کہ کچھہ
بہی خراب جاوے ۔ بارہ ٹوکریان ٹکڑون کی فقیرون کی یا شاگردونکے
کسی وقت کام آئی ہونگی ۔

تم جانتے ہوکہ اس سبق مین مین تمہین کیا سکھاتا ہون ۔ وہ یہ ہے کہ
خراب کرنا کسی چیز کا اچھا نہین ہے ۔ اب مین اس بات کو خوب طرح سے

سمجھاؤن تم میری طرف متوجہ ہوگے اور جو کچھ کہون خیال رکھوگے - ہان
تمہاری نگاہون سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ تم سبھون کا خیال میری
طرف ہے - فرض کرو کہ تمنے کسی ایسے ایک دریا کو دیکھا ہے کہ جسکا پانی سیاہ
اور اسقدر گہرا ہے کہ نہایت لنبا بانس بہی اوسکی سطح تک نہین پہونچتا ہے
اور چلنا اسقدر جلدی ہے کہ اگر کوئی چیز اوسمین ڈالو تو ڈوب جاتی ہے اور
پہر نہین ملتی - فرض کرو کہ اس دریا کے کنارے سے تھوڑے فاصلہ پر ایک
چھوٹا سا جھوپڑا ہو جسمین ایک بیکس بیوہ اور پانچ چھہ ننھے ننھے بچے ہون
اور وہ بیوہ ایسی بیماری اور مفلسی کی حالت مین ہو کہ نہ تو کچھ کام کرسکتی ہو اور
نہ اپنے بہوکے بچّون کو کچھ کھانا مول لے سکتی ہو - غرض یہ کہ نہایت پریشانی
مین ہو - اوس سے تھوڑے فاصلہ پر ایک اور آدمی رہتا ہو جسکے پاس
روپیہ پیسہ بہت ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس روپیہ کا کیا کرنا چاہیئے -
سو وہ ہر روز رات کو اوس جھوپڑے کے سامنے جہان بیکس بچے بہوکون
کے مارے چلاتے ہون آوے اور دس بیس روپیہ دریا مین پھینک
جایا کرے جو ڈوب کر پھر کبھی ہاتھہ نہ آوین - تو کہو وہ اچھا کرتا ہے - کیا وہ
مجاز ہے کہ روپیہ دریا مین ڈال دے اور بیکس بچے بھوکون مرین -
نہین ہرگز مجاز نہین - لیکن فرض کرو کہ دریا مین ٹونڈا ہے کسی ایسی چیز

مین صرف کرے جسکی اوسی ضرورت نہ ہو نہ اوس سے کچہ فائدہ ہو۔ تو تو
بیجا نہوگا۔ نہین۔ اوسوقت مین بہی صرف بیجا کہلاویگا۔ اچہا فرض کرو
کسی ایسے کام مین صرف کرے جو زیبایش کے واسطے ہو اور کچہ فائدہ
درحقیقت اوس سے نہ ہو تو درست ہوگا۔ نہین اسوقت مین بہی روپیہ
کا خراب کرنا کہا جاویگا۔ پس جان لو کہ یہ بہت برا ہے کہ لوگ مجہو کون صرف
اور روپیہ بیجا اوٹھے۔ اِتنے مین ایک بیبل چہپ کر جلد بندہ ہو کر ایک
غریب گہرانے یا بیچارہ لڑکی کو جسکے پاس نہ ہو پہونچ سکتی ہے۔
ایک روز چند آدمی لوگون سے روپیہ مانگنے نکلے تاکہ اون غیر قومون
کو جنکے پاس بیبل نہ پہونچی ہو بیبل کے نسخے طیار کرکے بہیجے جاوین۔ پہرتے
پہرتے ایک ایسے گہر پہ بہی گذر ہوا جس سے واقف نہ تہے دروازے پر
جاکر کہڑے ہوئے تو سُنا کہ مالک مکان ایک لڑکی کو باورچی خانہ مین برا
بہلا کہہ رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہر دفعہ جب بتی جلانا چاہتی ہے ایک دیاسلائی
خراب کردیتی ہے یہ سُنکر آدمیون نے جانا کہ وہ شخص بڑا بخیل ہے ایک بولا
کہ چلو یہان کچہ نہین ملیگا۔ جو ایک دیاسلائی پر اسقدر برا بہلا کہتا ہے وہ
کیا دیگا۔ دوسرے نے کہا کہ تو دیکہین دیناندینا اوسکے اختیار ہے۔
غرض یہ کہکر اندر گئے اور غرض ظاہر کی اوس آدمی نے تہیلی اوٹہا کر اسقدر

روپیہ نکال دیا کر اور کسی نے نہین دیا تہا جسمین سو نسخے بیبل کی بخوبی طیار
ہوکر غیر قوم کو پہونچ جاتی - اوسکے اسقدر دینے پر وہ لوگ بہت متعجب ہوئے
اور کہا جب سے ہمنے آپ کی باتین دیا سلائی کی بابت سُنین امید نہین
رہی تہی کہ کچہ بہی وصول ہو - یہ بات سُنکر اوس شخص نے کہا کہ یہی وجہ ہے
کہ بیبل کے واسطے اسقدر دیتا ہون - مین نہین چاہتا کہ کوئی چیز بہی خراب
جاوے بلکہ سب طرف سے بچا کر ایک کام کیا چاہتا ہون - لوگون کو خدا
کے کام کی بہ نسبت اپنی دل لگی کی عجیب و غریب چیزون مین روپیہ صرف
کرنے کا شوق زیادہ ہوتا ہے - اور مین جانتا ہون کہ ایسا ہی کرتی ہین
لیکن یہ فعل اونکا درست نہین ہے - فرض کرو کوئی پینے کی چیز ہے جسکو تم بہت
پسند کرتے ہو - وہ مزہ مین ایسی اچہی ہے کہ سارا جام بہر کر تم پی سکتے ہو
اور اوسکے پینے سے بالفعل کوئی نقصان بہی نہین معلوم ہوتا لیکن آخر کو
اوسکے پینے سے یہ مضرت پہونچتی ہے کہ ہر قطرہ اوسکا مدۃ العمر سے ایک
منٹ کم کر دیتا ہے یعنی ایک قطرہ کے پینے سے ایک منٹ عمر کم ہو جاتی ہے
اور ایک قاشقہ سے ایک گہنٹہ اور ایک جام لبالب سے ایک سال عمر
گہٹ جاتی ہے - آیا ایسی مضر خوفناک چیز تمہین پینا روا ہوگا گو کیسی ہی
مرغوب ہو - نہین - ہرگز نہین - تم جانتے ہو کہ اوسکا پینا روا نہ ہوگا تم مجہ

نہین ہوکہ اپنی عمر کو ضائع کرو۔ تمہین نہین چاہیئے کہ ایک سال یا کوئی جزو اوسکا
ضائع کرو بلکہ جہان تک ہوسکے بڑہاؤ اور فراہم کرو۔ اسیطرح تمہین یہ بہی درست
نہین کہ بیکار چیزون کے خریدنے مین محض اسلیئے کہ اونسے شوق ہے روپیہ
پیسہ صرف کرو۔

پادری جان نیوٹن صاحب کہتے ہین کہ جس زمانہ مین مین ملاحی کرتا
تہا اور نہایت خراب آدمی تہا ایک خواب دیکہی تہی۔ اور وہ خواب
یہ تہی۔ مینے دیکہا کہ وینس کے بندرگاہ پر جسکو اوسی عرصہ مین دیکہہ چکا
تہا مین موجود ہون اور رات کا وقت ہے اور جہاز پر میرا پہرہ ہے اور
ٹہل رہا ہون کہ اتنے مین ایک شخص میرے پاس آیا یہ یاد نہین کہانسے
آیا اور ایک چہلا مجہے دیا اور یہ کہا کہ خبردار اسکو حفاظت سے رکہنا اگر
تمنے حفاظت کی تو خوش اور کامیاب رہوگے اور جو کہو ڈالا تو بلاشبہ
تکلیف و پریشانی اوٹہاؤگے۔ مینے اوس چہلے کو مع شرائط کے
برضامندی قبول کیا۔ اس بات کا مطلق خیال نہ ہوا کہ مجہسے اوسکی
حفاظت نہ ہوسکیگی۔ بلکہ اس خیال سے کہ اپنے پاس رکہنے سے آسودہ
حال ہونگا نہایت خوشی ہوئی۔ اسی سوچ مین تہا کہ دوسرا شخص آیا
اور چہلا میرے اونگلی مین دیکہکر حال اوسکا پوچہنے لگا۔ مینے سب اوسکی

خاصیتین کہہ سنائین اونسے میری ضعیف الاعتقادی پر کہ بیٹے کیونکر یقین
جاناکہ ایک ذرا سے چھلے مین ایسی ایسی خاصیتین ہین بہت تعجب ظاہر کیا
بلکہ مجھے خیال آتا ہے کہ کچھہ دیر تک اسی بات پر حجت کرتا رہا کہ ایسی چیز کا
ہونا ممکن نہین ہے۔ اور پھر کہنے لگا کہ بھلا اسکو پھینک تو دو دیکھین کیا
ہوتا ہے۔ اول تو یہ بات سنکر مین گھبرایا مگر اوسکے کہنے مین آگیا تھا چھلا
اوتار کر جہاز کے کنارے سے پانی مین ڈال دیا اوسکا پھینکنا ہی تھا کہ یکایک
ایک وحشت ناک آگ وینس پہاڑ کے ایک سمت سے اوٹھی اور ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ شہر وینس کے پیچھے تھوڑے ہی فاصلہ پر وہ آگ روشن ہے
اور سب پہاڑیان جل اوٹھی ہین اوسوقت مین اپنی حماقت پر بہت
پچھتایا مگر فضول تھا۔ اور دل نے حقارت کے ساتھ مجھے متنبہ کیا کہ خدا کی
ساری رحمت میرے واسطے اوسی چھلے مین تھی جسکو مینے پھینک دیا۔
مین سمجھا کہ اس آگ مین مین بھی جل مرونگا اور یہ سارے شعلے میرے ہی
وجہ سے اوٹھتے ہین میرا بدن خوف سے کانپتا تھا اور نہایت مصیبت
مین مبتلا تھا اور تعجب یہ تھا کہ آنکھہ نہین کھلتی تھی۔ برابر خواب دیکھے
چلا جاتا تھا یہان تک قریب تھا کہ کام تمام ہو جاوے اور کوئی صورت
یا اُمید رہائی کی نہ تھی کہ اوسی اثنا مین تیسرا شخص ظاہر ہوا شاید یہ

وہی شخص تھا جو پہلے چھلا لایا تھا مگر یقیناً نہین کہہ سکتا کہ کون تھا غرض
اوسنے اگر میری رنجش کا سبب پوچھا مینے صاف صاف سارا قصہ بیان
کیا اور اقرار کیا کہ دیدہ و دانستہ مینے اپنے اوپر یہ آفت لی اور اب مین
کسیطرح لایق رحم نہین ہون - یہ سُنکر اوسنے مجھے بہت لعن طعن کی اور کہا
کہ ذرا ہوش مین آ تیرا چھلا پھر مل سکتا ہے - مین اسکا کچھ جواب نہ دیسکا
کیونکہ مین جانتا تھا کہ اب تو وہ جاتا ہی رہا اور قبل اس سے کہ کچھ کہون مینے
دیکھا کہ وہ اوسی جگہہ (جہان چھلا گرا تھا) گیا اور فوراً وہ چھلا نکال لایا اور
جس گھڑی وہ جہاز پر آیا اوسیوقت پہاڑ کا چلنا موقوف ہوگیا اور
جس شخص نے دھوکا دیا تھا وہ غائب ہوگیا بقول **مصرعہ** رسیدہ بود
بلائے ولے بخیر گذشت پہ سب خوف و خطر جاتا رہا اور نہایت خوشی اور
شکر گذاری سے مین اپنے مہربان دوست پاس چھلا لینے آیا مگر اوسنے
اوسکے واپس دینے سے انکار کیا اور ایسا کچھ کہا - کہ اگر یہ چھلا تمہین
پھر دیا جاوے تو وہی مصیبت پھر تمپر آویگی - تم اس لایق نہین ہو کہ اُسے
رکھو اس سے بہتر یہی ہے کہ مین اپنے پاس رکھون جب تمہین ضرورت
ہوگی تو تمہارے کام آئیگا - اسیقدر وہ شخص کہنے پایا تھا کہ مین جاگ اُٹھا
اور جو کچھ اوسوقت میرے دل کا حال تھا بیان نہین کرسکتا اب مین

کہتا ہون کہ یہ تو ایک خواب ہی اگر درحقیقت ایسا ماجرا وقوع مین آتا اور واقع
مین ایسا چہلا ہوتا کہ جب تک اوسے وہ شخص اپنے پاس رکھتا تب تک خوشحال
رہتا تو اوسکا پھینک دینا بیجا نہ ہوتا اور یہ اوس شخص کی شرارت نہ کہلاتی
مین جانتا ہون کہ تم کہوگے ہان بیجا ہوتا اور اوسکی شرارت کہلاتی۔ اگر یہ
لڑکے سب ایک ایک انگوٹھی پہنے ہوتی اور وہ انگوٹھی ایسی ہوتی کہ جبتک
اوسے پہنے رہتی خوشحال رہتی کوئی مصیبت یا خطرہ پیش نہ آتا تو اوس کا
پھینک دینا آیا حماقت اور شرارت کی بات نہ ہوتی۔ فرض کرو تمہارے
پاس ایسی انگوٹھی ہوتی اور جب گھر کو جاتے کوئی بدذات لڑکا تمہین پھسلا کر وہ
انگوٹھی پھنکوا دیتا تو کیا تم پر یہ مواخذہ نہ ہوتا کہ تمنے اوس کی بات کیون
سُنی۔ فرض کرو تمہین ایک کہانا نہایت مرغوب ہے اور اگرچہ اوس
کہانے سے بالفعل کچہ مضرت نہین ہوتی ہے مگر اخیر مین تمہین بہت نقصان
کریگا۔ اول اونگلیان پھر ہاتھہ پہر پیر جاتے رہینگے۔ تو بتلاؤ ایسا کہانا گو کیسا ہی
مرغوب ہی اچہا ہوگا تم سب ہی کہوگے کہ نہین ایسا کہانا ہرگز اچہا نہین ہوگا
ہاتھہ پیر بڑی نعمت ہین ایس لائق نہین کہ اسطور سے ضائع کیئے جاوین
اگر تم سب لڑکون کو ایک ایک خوبصورت نئی بیبل دیجاوے اور دنیا
بہر مین فقط وہی ایک کتاب ہے تو بتلاؤ اگر تم اوسکے ورق پہاڑ کر جلاؤ

تو برا نہین ہے۔ کیا یہ بری بات نہین کہ قلم لیکر ساری اوسکی آیتین بگاڑ ڈالو یہان تک کہ بڑہی بجاوے۔ مین یقین کرتا ہون کہ تم بہی کہوگے کہ ہان بیشک بہت بری بات ہے۔ کیون بری بات ہے۔ اسلیئے کہ وہ نہایت مفید ہے اس قابل نہین کہ بگاڑ والین۔

فرض کرو تم کسی ایسے چہوٹے لڑکے کو جانتے ہو جسکا چلن رویّہ اچہا ہوا اور پڑہتا خوب ہو اور تیز نگاہ اور سریع الفہم اور والدین کے دل کی امید ہو اگر زندہ رہے تو خادم دین یا بڑے کام کا آدمی ہو۔ اور فرض کرو تم مین سے دو تین لڑکے اکٹھے ہوکر اوسی اندہیری رات مین ڈرانیکی صلاح کرین اور ایسا ڈراوین کہ اوسکی عقل جاتی رہے اور عمر بہر کو دیوانہ ہو جاوے تو بتلاؤ یہ بڑی شرارت اور بیجا حرکت نہ ہوگی۔ مین جانتا ہون تم سب کہوگے کہ ہان بیشک۔ کیون کہوگے۔ اسلیئے کہ دل ایسی بے قیمت چیز نہین کہ اوسکو اسطرح خراب کرین اور کہیل مین بگاڑین۔ اب اگر تمنے میری باتین سنی ہین تو معلوم ہوا ہوگا کہ

ا مال واسباب کا ضائع کرنا بہت برا ہے کیونکہ وہ بہت قیمتی چیز ہے۔ مسیح نے تو ٹکڑون کے خراب کرنیکی بہی اجازت نہین دی تہی۔ روپیہ پیسے سے غریب غربا کو کہانا کپڑا اور جنکی پاس بیبل نہین ہی اونکی پاس بیبل پہونچی ہی

۲- اپنی جانون کا ہلاک کرنا بہت برا ہے کیونکہ زندگی بڑی دولت ہے -
۳- آرام کہ بہت عمدہ نعمت ہے اوسمین خلل ڈالنا بہت برا ہے -
۴- جو تھے ہاتھہ پیرون کا بیکار کرنا درست ہے -
۵- بیبل یا اوسکے کسی جزو کا پھینک دینا یا نہ ماننا بہت گناہ ہے -
۶- کسی کا دل بگاڑنا خواہ لڑکے کا دل کیون نہو نہایت بیجا ہی اسواسطے کہ دل ایسی چیز نہین کہ بگاڑا جاوے اب ای عزیز لڑکو بہلا سوچو تو روح جسکو کبھی فنا نہین اوسکی نسبت کیا کچہہ نہ کہون - جبکہ ادنی ادنی سی چیزون کا ضائع کرنا برا ہے تو کیا خیالات اور محسوسات بلکہ روح جو سب کی جڑہ ہے اوسکا خراب کر ڈالنا برا نہین ہے - جان و مال اور آرام اور ہاتھہ پیر اور بیبل اور دل سب کی حفاظت کرو پر ایک روح سے غافل رہو تو جانلو کہ ہمیشہ پریشانی مین مبتلا رہوگے روح کی تمام چیزین نے حقیقت ہین آدمی کو کیا فائدہ ہے اگر تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کہو دے پھر آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیسکتا ہے - متی ۱۶ و ۲۶ پس مین تمہاری منت کرتا ہون کہ روح سے کبھی غافل نہ ہونا وہ ہمیشہ جیئے گی - درحقیقت روح ایسی قیمتی چیز ہے کہ خدا کا بیٹا اسلیئے آسمان سے آیا اور صلیب پر موا کہ جو کوئی اوسپر ایمان لاوے اوسکی روح کو بچاوے خدا کرے کہ تمہاری

گناہ اوسکے قیمتی خون سے دہل جاوین ۞

۞ آمین ۞

گیارہوان سبق

سبت کا دن عبادت مین صرف کرنا

سبت کا دن پاک رکھنے کی لئے یاد کرو۔ خروج ۲۰ باب ۸۔ آیت

ای لڑکو تمہاری چہوٹی چہوٹی کتابین سب تصویرون سے بہری ہین ۔ کسی کی کتاب مین گھوڑے کی تصویر ہے کسی کی کتاب مین مکانات کی کسی مین درختون کی کسی مین دریاؤن کی اور پرندون کی پہاڑون کی تصویرین ہین ۔ فرض کرو کسی چہوٹے لڑکی کو شیر کا حال سمجہایا چاہون کہ کیسا ہوتا ہے کیا کرتا ہے وغیرہ تو سب سے عمدہ طریق سمجہانیکا کیا ہوگا ۔ سب سے عمدہ طریق تو یہی ہوگا کہ اوسکو لیجاکر شیر کی صورت دکھادون ۔ اور اگر یہ نہ ہوسکے تو یہی بہتر ہے کہ اوسکی تصویر دکھاکر حال سمجہادون ۔ بہ نسبت اور طریق کے تصویر ہی دکھانے سے شیر کا حال اچہی طرح معلوم ہوسکتا

ہے بعینہ اسیطرح یسوع مسیح بھی منادی کیا کرتا تھا اوسکا قاعدہ تھا کہ تمثیلون
سے بات کو سمجھاتا تھا جس سے اوس بات کی جسکا سمجھانا منظور
ہوتا تھا گویا ہیئت بنجاتی تھی - اس طریق سے اوسکی باتین سننے والونکو
صاف اور دلچسپ معلوم ہوتی تھین اب مین تمسے ایک تمثیل بیان کرتا ہون
کوشش کرو اور دیکھو کہ سمجھ مین آئے اور یاد ہو سکتی ہے - ایک زمانہ مین
کوئی نیک آدمی تھا جسکے یہان روپیہ پیسہ بہت تھا - اسقدر توقف نہین
ہے کہ اوسکی سب نیکیان بیان کیجاوین صرف اوسکی ایک نیکی کا ذکر کرتا ہون
اور وہ یہ ہے کہ اوسنے ایک بڑا جہاز عمدہ اپنی طرف سے بنوایا تھا - اور ایک
واقفکار ملاح مقرر تھا ایک پتوار جہاز کے چلانے کے واسطے اور ایک
آلہ سمندر کی راہ بتلانے کے واسطے غرض ساری لوازمات جہاز کے طیار
کیئے تھے اور پھر اپنے دوستون کو جمع کرکے کہا کہ دیکھو مینے ایک عمدہ جہاز بنوایا
ہے جسمین قیمتی اسباب بھرا ہے اور چلانے کے خوب کام کا ہے اگر تمہین
ضرورت ہو تو لیجاؤ اور جو چیز چاہو اوسمین رکھو جہان چاہو جاؤ اور خوب
تجارت کرو مگر اوسکے واسطے ایک شرط ہے کہ جو کوئی اوسے لیجائے نقصہ دار
غرق نہ ہوئے - صرف یہی شرط مقرر رہنے کی ہے - اور یہہ شرط اسلیئے
لگائی ہے کہ اگر خلاف اسکے وقوع مین آیا تو جہاز پتھرون سے ٹکرا کر ٹکڑے

ٹکڑے ہوجاویگا - اون آدمیون نے شرط مذکورہ کو قبول کیا اور دور دراز
ملک کو روانہ ہوئے تھوڑی دور نہ پہونچنے پائے ہونگے کہ ایک آدمی اونہیں مین
کا کوئی نشہ دار عرق یا تو جن شراب یا برانڈی یا رم لایا اور کہا کہ یہ تھوڑی
سی بیماری کیواسطے لے آیا ہون ضرورت کے وقت کام آویگی اگرچہ اوسکا
ارادہ نہ تھا کہ جسنے جہاز دیا ہے اوسکا کہنا نہ مانئے مگر پی گیا اور پہر ایک ایک
کرکے سب نے پی یہان تک کہ سبکے سب ایسے مدہوش ہوگئے کہ جہاز
چلانے کے بہی ہوش نرہے - اندہیری رات تہی اور زمہریر ہوا چلتی تہی
- سمندر بڑے جوش و خروش پر تہا اوسکی لہرون کے تلاطم سے بیتہ پانی ہوا
تہا جہاز نے چلتے چلتے ایک چٹان پر ٹکر کہائی - اور وہان سے ایک
طرف کو ہولیا - اور ہر لحظہ ایسا چٹکتا تھا گویا ابہی ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے -
لوگون کو (جو جہاز پر بیٹھے تہے) نشہ کے مارے ہوش نہ تھا کہ کچہ کرسکتے -
غرض اس کشاکش مین صبح بہی ہوگئی اور جاڑا اڑتا تھا پانی کی جہاگ ایک
لحظہ مین جہاز پر جم گئی اور لوگ سردی کے مارے ٹھٹھرے جاتے تھے اتنا
قابو نرہا تہا کہ اپکو تو سنبھالتے صرف اس قدر نشہ اوترا تھا کہ اتنا جانتے تہے
ہم کہان ہین - کنارہ قریب آگیا تھا لیکن کسی مین اتنا قابو نہ تھا کہ وہان
تک پہونچ سکتا لہرین اس زور سے اور ایسی اونچی اوٹھتی تہین کہ کشتی

کنارہ سے جہاز تک نہین جاسکتی تہی۔ بس یہی رہگیا تھا کہ جہاز ٹوٹ پڑتا
اور ایک لحظہ مین ڈوب جاتا۔ تماشائیون کا کنارہ پر ہجوم تھا جہاز کو اور جہاز
والون کو دیکھتے تھے اور کچہہ مدد نہین کرسکتے تھے۔ لیکن وہ کون آدمی تھا
جو پانی کی طرف دوڑا جاتا تھا۔ یہ وہی نیک آدمی تھا جسنے جہاز بنایا تھا
اور اون لوگون کو دیا تھا۔ ہرچند کہ اوسنے دیکھا کہ ان لوگون نے میری
نافرمانی کی اور جہاز خراب کردیا تسپر بہی اونکے حال پر ترس کھایا یعنے
ایک چھوٹی کشتی بڑی طیاری کی (جسپر ہوا اثر نہین کرسکتی تہی) بنائی
تہی اور اوسمین دم پھونکا تھا۔ ڈوبنے کا خطرہ مطلق نہ تھا جدہر چاہتے
جاسکتی تہی۔ وہ ایسی کشتی تہی کہ طوفان مین چل سکتی تہی اور اون لوگون
کی جانین بچاسکتی تہی جنکا تختہ تباہ ہوگیا ہو۔ غرض وہ کشتی پانی مین ڈالی
گئی اور اوسی نیک آدمی کا اکلوتا بیٹا اوسمین بیٹھا۔ پھر تو وہ کشتی ایسی
سنسناتی سیدہی جہاز پر کو جاتی تہی جیسے پرا اوڑتا ہے۔ بلکیں جہاز والے
اوسکی طرف دیکھہ رہے ہین اور قریب ہلاکت کے ہین ایک تو پانی
مین گرکر جاتاہی رہا مگر کشتی مین یہ طاقت تہی کہ اوسکو نکال کر ساحل
نجات پر پہونچایا ایک کے بعد ایک بیٹھالیا اور وہ سیدہی تیرسی طوفان
مین جاتی اور کنارہ پر پہونچا آتی تہی۔ غرض دن بہر یہی صورت رہی

اور سب کو موقع تہا کہ چاہتے اوسمین بیٹھکر بچ جاتے - لیکن بعضے اوس
نیک آدمی کو کنارہ سے دیکھکر ایسے شرمندہ ہوئے کہ مارے غیرت کے
جہان تھے وہان ہی مرجانا قبول کیا پر کشتی مین نہ بیٹھے -
ای لڑکو اب تم مجھے بتلاؤ کہ آیا وہ شخص جس نے اس طرح کشتی بنائی
اور جان بچائی نہایت مہربان اور نیک تہا - تم سب کہوگے کہ ہان تہا
اور آیا وہ کشتی جان بچانے کے لایق اور نہایت عمدہ نہ تھی - تم سب کہوگے
کہ بیشک تھی - اور جو لوگ اوس کشتی مین نہ بیٹھے وہ آیا اشد بیوقوف نہ تھے
بیشک تھے - اب تمنے تمثیل کو تو سُنا اسکا مطلب بہی سمجھتے ہو - جہاز سے مراد
دنیا ہے خدا نے اوسے بنایا اور ہمین رہنے کو دی ہے - مگر ہمنے گناہ کے نشہ
مین آپ کو برباد کردیا ہے اور سبت کا روز مثل کشتی کی ہے جو نوبت بہ نوبت
ہمیشگی کے کنارے سے آتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہمین خدا کے پاس
پہونچاوے اور ساحل نجات دکھلاوے - مین چاہتا ہون کہ جہاز
کی تباہی اور اس کشتی کے بیان کو تھوڑا اور بڑہاؤن تاکہ تم بھولو نہین
یاد رکھو کہ جو کوئی سبت کے روز کو پاک رکھنے سے غفلت کرتا ہے اور
اوسکا انکار کرتا ہے تو وہ تباہی جہاز کا منکر ہے اور اوس طوفان عظیم
اور تباہی کا سامنا کیا چاہتا ہے جو ایک روز تمام دنیا کو برباد کردیگی

کیا اوس شخص کو دانا کہین گے۔ کیا اسیکا نام سلامتی ہے۔ کیا یہی خدا کی
شکر گذاری ہے۔ فرض کرو کوئی شخص جہاز کے تختہ پر بیٹھا ہوا کشتی پر اور
اوسکے چلانے والے پر ہنسے اور کہے کہ بھلا وہ کیا اوس کشتی سے کنارہ پر
پہونچا دیگا۔ تو یہ اوسکی کچھ عقلمندی کہلاویگی۔ فرض کرو کوئی کہے ہمین کام
بہت ہے تھوڑا نشہ اور پی لین تو کام کرین گے تو کچھ دانائی ہوگی۔ پھر فرض
کرو کوئی کہے کہ ہم رات سے پہلے اوس کشتی پر سوار ہونا چاہتے ہین لیکن چونکہ
اوس نیک آدمی کے دیکھنے سے شرم معلوم ہوتی ہے کیونکہ اوسکی نافرمانی
کی ہے اسواسطے ہم ذرا ٹھہر کر سوار ہونگے تو کیا دانائی اور سلامتی کی بات
ہے۔ ایسا ہی حال اون لوگون کا ہے جو سبت کے دن عبادت سے
غافل رہتے ہین وے اورون سے مذہب کی کسیکی باتین سنتے ہین
اور خیال نہین کرتے اسیطرح اس کشتی کو جو ہفتہ مین ایک مرتبہ اون پاس
لجۂ عصیان سے نکالنے اور ساحل نجات دکھلانے آتی ہے پسند نہین کرتی
مجھے امید ہے کہ تم ایسا نہ کروگے اور سبت کے مبارک دن مین عبادت
مین مشغول رہوگے۔ کون چورانا پسند کرتا ہے۔ مین جانتا ہون کہ تم
لڑکون مین کوئی ایسا نہین ہے جو چوری کو نہایت بیجا اور شرارت کا
کام نہ جانتا ہو تمہاری طبیعت خواہ نخواہ ایسے لڑکے سے جو تمہاری گیند

یا اوٹہالیکر جیب مین چہپالے یا اوس لڑکی سی جو گوٹ یا یا سوئیون کا بقچہ اپنی
ہتہیلی مین چہپاکر گہر لیجاے خواہ نخواہ نفرت کریگی اور اس حرکت کو نہایت
حقیر اور بدذاتی کی بات جانے گی لیکن فرض کرو کوئی مفلس خانہ بدوش
ننگا بہوکا تمہارے گہر آوے تو تم سبہون کو فوراً اوسکے حال پر رحم آوے گا
تم اوسکو کہانا کہلاؤ گے اور کپڑے اور جب وہ تن بدن سے
آرام پاکر تمہارے یہان سے رخصت ہونیکو ہوگا تو تمہارا باپ اوس سے
کہے گا۔ ای مفلس آدمی ادہر آؤ یہہ لو ۱۲۰ روپیہ یہہ ہین میری پاس کُل
۱۴۰ ہین جسمین ۱۲۰ تمہین دیئے دیتا ہون کُل کا صرف ساتوان حصہ اپنے
گہر کے خرچ کو رکہتا ہون باقی سب تمہین دیتا ہون۔ تو کہو اوس شخص
کو تمہارے باپ کا نہایت ممنون ہونا نہ چاہیئے۔ مین جانتا ہون تم سب یہی
خیال کروگے کہ ضرور ممنون ہونا چاہیئے۔ لیکن فرض کرو کہ وہ مفلس
آدمی ذرا بہی احسانمند نہو بلکہ سیدہا گہر کو چلا جاوے اور رات کو آکر تمہارے
گہر مین گہسکر ۲۰ روپیہ جو باقی رہ گئے ہین وہ بہی چرا لیجاوے تو کہو اوسکے
ساتہہ کیسے پیش آنا چاہیئے۔ وہ اس لائق ہے کہ اوسکو مار ڈالین۔
وہ بڑا بدمعاش چور اور ناشکر آدمی ہے۔ لیکن فرض کرو کہ گہر مین گہسکر
روپیہ چرانے کے لیئے کچہ آدمی بہی گہر کے قتل کر ڈالے تم اوسوقت کیا کہوگے

ایسی کوئی سخت سزا ہے جو اوسکے بدلہ مین دیجائے۔ ہم سب گویا اوس
مفلس آدمی کے مانند ہین اور خدا کے پاس ہفتہ کے سات دن تھے
جسمین سے چھہ دن اوسنے ہمین کام کاج کے لئے عنایت کئے ہین صرف
ساتوان دن اپنے واسطے رکھا ہے۔ پس جو مرد یا عورت یا لڑکا سبت کے
دن خدا کی عبادت نہین کرتا وہ گویا خدا کے دن کی چوری کرتا ہے بلکہ
یہ کہنا چاہیئے کہ خدا کو لوٹتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے خراب نمونہ اور دون
کی روحون کے قتل کرنے کو دکھاتا ہے کیا یہ چوری نہین ہے۔ یاد رکھو اگر
سبت کا دن عبادت مین صرف نہ کیا تو خدا کے چور ہوگے کیا ایسے چور
نہین پائے جاتے۔ اکثر خدا کی چوری کی ہو۔ اگر تم خدا کے چور نہین ہو
تو خدا تمہین برکت دیگا اور کامیاب رکھیگا۔ تم دیکھتے ہو جو لوگ سبت کے
مبارک دن کو کھوتے اور خدا کے گھر نہین جاتے ہین وہ اکثر افلاس اور
پریشانی مین مبتلا رہتے ہین۔ چونکہ وے ہر ہفتہ مین ساتوان دن اپنی
عمرون کا تلف کرتے ہین اسی سبب سے خدا اونہین برکت نہین دیتا
ہے اور نہ دیگا۔ جو لوگ ہفتہ کے روز دوکانین کھلی رکھتے ہین اکثر بجاے
نفع اوٹھانے کے یہی ہوتا ہے کہ جو رہا سہا ہوتا ہے وہ بھی کھو بیٹھتے ہین
ایک آدمی نے شہر نیویارک مین ۲۵ برس کامل اس بات کو آزمایا کہ جن

سوداگرون نے سبت کے دن عبادت نکی اور سودا بیچا انہین ایک ہی سرسبز نہوا انکے
سب محتاج اور مفلس ہو گئے ایک بڑا قانون دان جو بہت خونیون کی
تحقیقات مین شریک رہا ہے مجھہ سے کہتا ہے کہ اونکی بدمعاشی کی ابتدا
اسی سبت کے توڑنے سے ہوئی ۔ مین جو زیادہ مترود ہون کہ لڑکی
سبت کو یاد اور پاک رکھین اوسکی ایک وجہ ہے جسکو اسوقت مین
تمہارے سامنے پیش کرتا ہون بہت برسین گذرین کہ ایک مین نے
سنڈے اسکول ایسی جگہہ جسکا کوئی پرسان نہ تہا) کہولا اگرچہ وہ جگہہ قصبہ
کے اندر ہی تہی ۔ پہلے پہل کو بہتون نے ٹھٹے کیئے اور بہتون نے مخالفت پر
کمر باندہی ۔ لیکن وہ مخالفت اور تمسخر جلد فرو ہو گیا اور تھوڑے عرصہ مین
قریب ستر طلبہ کے آنے لگے ۔ جس مکان مین ہم سب جمع ہوتے تھے
وہ ایک بیکس لنگڑی عورت کا آدہا مکان تہا فقط وہی ایک جگہہ
ملی تہی نہ لیپا پتا تہا نہ استرکاری تہی یون ہی خراب ویران پڑا تھا
بیچ مین آتشدان تہا اور کڑیان سب کہلی تہین ۔ تسپر بہی ایسے روشن
و بشاش چہرے جیسے اس چھوٹی سی جماعت کے تھے (جو ہر اتوار
کو جمع ہوتے تھے کبہی نہین دیکہے بہت لڑکے تو گرجے سے اتنے دور رہتے
تھے کہ بدقت حاضر ہو سکتے تھے اور یہ بہی وجہ تہی کہ اونکے مان باپ

بھیجنے مین بہت لاپروائی کرتی تھے۔ اس معاملہ کو بہت برسین گذرین اور
مجھے یقین ہے کہ وہ سب جوان ہوگئے ہونگے یا بعضے اونمین انتقال کرگئی
ہونگے۔ مگر مین اپنا پہلا سنڈے اسکول اور لڑکون کے بشاش چہرے
کبھی نہین بھولتا ہون۔ ایک سبت کو جو مین سنڈے اسکول گیا تو گرمی
بہت پڑتی تھی جب مین سبق پڑھا چکا تو طبیعت میری بے چینی اور کسل سی معلوم
ہوا لڑکی اوس روز حسب میرے وعدے کے اس بات کی متوقع تھی
کہ سارا قصہ سبت کا یعنی کب سے یہ دن مقرر ہوا ہے اور کسواسطے
خدانے اسے مقرر کیا ہے اور کیا کام اوس روز کرنا چاہیے بیان کرون لیکن
مینے اونسے کہدیا کہ میری طبیعت کسلمند اور بے چین ہے اسی سبب سے
دوسرے اتوار پر اوس قصہ کو ملتوی رکھتا ہون۔ یہ بات سنکر ایک چھوٹا
لڑکا جو میرے پاس بیٹھا تھا مینے دیکھا کہ بہت مایوس ہوا اوسکو وہی فر
مبارک سبت کا حال سننے کی امید تھی۔ کاش کہ اگر مجھے یاد تا
کہ مسیح نے باوجود ماندگی اور ضعف کے کیسی سامری عورت کو
تعلیم کی تھی تو ایسا نہ کرتا۔ خیر دوسرا سبت آیا لڑکے پھر جمع ہوتے جاتی
تھے۔ جب مین مکان پر پہونچا تو دیکھا کہ بجائے اسکے کہ حسب معمول
جیسکے اپنی جگہہ پر بیٹھتے ہون سب دروازہ کے آس پاس کھڑی ہین

کوئی سسکیان لیتا ہے بعضے خوف زدہ معلوم ہوتے ہین غرض سب
چپ چاپ ہین - مینے سبب پوچھا تو اونھون نے کہا کہ وہ چھوٹا لڑکا
لیوس چکی کے تلے دب مرا فقط اسیقدر سب جانتے تھے - یہ سنتے ہی
مین اپنی چھوٹی جماعت کو ساتھ لے آگے آگے مین پیچھے پیچھے سب لڑکے
اوس طرف کو چلا جہان اوس لڑکے کے مان باپ رہتے تھے دروازہ پر
باپ ملا دیکھا ہاتھ مل رہا تھا - چہرہ سرخ اور سوجا تھا آنکھین ڈبڈبائین
ہوئین صدمے سے سانس بھاری تھی - مجھے دیکھتے ہی چلا اوٹھا کہ - مین پہلے
ہی سے جان گیا تھا مجھے خوب معلوم ہو گیا تھا - مینے کہا - کیا معلوم ہو گیا
تھا صاحب - کہا معلوم یہ ہو گیا تھا کہ آج ہمارے یہان سے کوئی جاتا
رہے گا مگر مین یہ نہین جانتا تھا کہ میرا چھوٹا ہی بیٹا گذر جاوے گا -
فرمائیے تو کیونکر معلوم ہو گیا تھا کہ آج کوئی نہ کوئی ضرور گذر جاوے گا
معلوم اسطرح ہوا کہ رات کو جب مین آیا تو دیکھا کہ ٹرانا ردور (یعنے پرانا
کتا) میز کے تلے بیٹھا تھا اوسکی طرف اشارہ کیا) دروازہ کے سیڑھیون
پر بیٹھا ہوا اوپر کو منہ کیئے ہوئے بڑی طرح رو رہا تھا تو مینے جانا کہ کچھ
آفت آویگی ہمارے گھر کے آدمیون مین سے کوئی جاتا رہیگا - لیکن یہ
خبر نہ تھی کہ بیچارہ لیوس ہی مر جاویگا - مینے کہا آپ جانتے ہین کہ

ایک خدا ہے - ہان جانتا کیا معنی کچھ شک نہین -
پہر بہلا تمہین کیسے یقین آیا کہ ایک کتا جسمین نہ عقل اور نہ روح اوسکو
خدا نے خبر دی اور آدمی جو سب سے اشرف اور عقلمند ہے اوسکو نہ
تبلایا اسمین کچھ تعجب کی بات نہ تہی کتے نے دیکہا ہوگا کہ گھر خالی ہے
مالک چلا گیا ہے مین اکیلا ہون اس سبب سے چلایا اور رو رہا ہوگا -
اور یہ جو آپ نے کہا کہ پورب کو منہ کیئے ہوئے رو رہا تھا سو یہ بہی کچھہ
تعجب کی بات نہین ہے اسواسطے کہ آپکے مکان کا رخ پورب کے
سمت ہے آپ ایسا ہی کیئے بیٹھے تو یقین ہو گیا کہ کوئی واقعہ گذریگا
یہ کہکر پہر رونے لگا مین اپنے لڑکون کو کمرے کے اندر لے گیا -
اوسوقت معلوم ہوتا تھا کہ لڑکے تہ دل سے سانسین لیتے تھے - مینے
کپڑا اوٹھا کر جو دیکھا تو لیوس کی کچلی ہوئی لاش رکھی تہی جب تک غور
سے اوسے دیکھتے رہی سب لڑکے چپ سن کھڑے رہے لڑکیون نے
اپنے چہرون پر رومال ڈال لیئے - لڑکی چپکے چپکے اپنے ہاتھون اور
آستینون سے آنسو پونچھہ پونچھہ لیتے تھے - کچھہ ہفتون تک مینہ برسنے سے
بہت خشکی رہی تہی اور ندی نالے سوکھہ گئے تھے - لیکن ایک روز قبل
اس واقعہ سے ایک روز اور ایک رات خوب مینہ برسا تھا اور اوس

مکان کے پاس جو چھوٹی سی ندی تہی اوسکی چکی جو کچہ عرصہ سے بوجہ قلت پانی کے کہڑی تہی سبت کے صبح کو چلائی گئی اور اس بات کے کہنے کی کچہ احتیاج نہین کہ چکی چلانے والے کو خدا کا خوف تھا یا نہ تہا۔ ظاہر ہے کہ اگر خدا کا خوف اوسپر ہوتا تو اتوار کے روز ایسا نہ کرتا جو وقت بمعمول سنڈے اسکول کے جمع ہونے کا تھا اوس سے ایک گھنٹہ پیشتر لیویس اوس ندی پر جہان چکی چلتی تہی نہانے گیا تہا۔ اوس بیچارہ لڑکے نے کبہی اپنے مان باپ کو سبت کا دن پاک رکھتے نہین دیکہا تہا۔ غرض وہ ندی مین تیرنے لگا پانی زورون پر تہا۔ خوب چلایا کہ کوئی بچائے چکی والے نے اوسکی آواز سُنی اور دیکہا بہی مگر پانی کے خوف کی مارے کچہ نہ کرسکا پانی کے زور سے کہنچا چلا گیا بہتیرے ہاتھہ پیر مارے اور مدد کیواسطے پکارا کیا مگر پانی کے زور مین چکی کے پاس کہنچا چلا آیا اور پہیہ کی لپیٹ مین آکر کچل گیا اسیطرح ایک لحظہ مین کچلا ہو کر مر گیا۔ ہنوز چکی والے کے کان تک اوسکی آواز آخری پہونچی بہی نہ تہی کہ اوسکی لاش پہیہ سے کچل کر سامنے آگئی۔ یہ وہی چہوٹا لڑکا تھا جو گذشتہ ہفتہ کو جبکہ مینے بوجہ علالت طبیعت کے پاک سبت کا بیان ملتوی رکھا تھا میری طرف مایوسانہ دیکھتا تھا۔ جب مین اوس خوبصورت لڑکے کی لاش پاس

کھڑا تھا اور لڑکے میرے اُس پاس تھے اوسوقت میرے دل پر بڑا صدمہ تھا
اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سب لڑکے کوئی دم مین مُجھ سے کہتے ہین
کہ اگر آپ اپنی بات پر قایم رہتے اور اوس اتوار کو سبت کے پاک
رکھنے کا ذکر سُنا دیتے تو یہ لڑکا آج کیون نہانے جاتا اور مُوا ہوتا۔ ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ مُردہ لڑکے کی زبان گو موت نے اوسپر مُہر دی ہے اب
بولی اوٹھتی ہے اور مجھے بُرا بھلا کہتی ہے۔ اگر مین اوس ہفتہ کو اتوار کا
بیان سُنا دیتا تو غالباً اوسکی جان بچ جاتی۔ بلکہ اوسکی روح اوس گناہ
سے جس سے آدمی خدا کا دشمن ہوجاتا ہے ہمیشہ کو بچ جاتی۔ اور
کونسا علاج مین چھوڑ دیتا اور کیا کیا کفارے نہ دیتا اگر مجھے معلوم ہوجاتا
کہ ایک دفعہ اور بھی اوٹھے گا اور میرے اسکول کو جاوے گا۔ اسی قسم
کے خیالات دل مین گذرتے تھے۔ اور اب جب کبھی وہ خیال آتا ہے
تو دل اینٹھتا ہے۔ مین نے بعضے اوقات سنڈے اسکول کے معلمون
سے یہ قصّہ بیان کیا ہے تاکہ جو کام متعلقہ اس ہفتہ مین انجام دینا چاہئے
اوسکو دوسرے ہفتہ پر ملتوی نہ رکھین۔ اور جب سے مین خدا کے
کام پر ہون اوسوقت سے جب کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میری طبیعت کسی
کام سے کسل کرنے لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ دوسرے ہفتہ مین

انجام دونگا تو اوسی وقت یہ واقعہ یاد آجاتا ہے۔ سوائے عزیز لڑکو اگر
تم میرے اس سیدھے سادے قصہ سے دو باتین یاد رکھوگے تو مین
عدالت کے روز تمہارا بڑا احسانمند ہونگا۔

اول سبت کو یاد رکھو اور اوس روز عبادت مین مصروف ہو اگر
وہ عزیز لڑکا اس ذری سی بات کو یاد رکھتا تو کیون ایسی نوبت ہوتی
کہ عین حالت گناہ مین خدا کے حضور جاتا۔

دوسرے اس سبت سے کہ تمہارا دل نہین ہوتا ہے کسی کار
متعلقہ کو ملتوی مت رکھو کسی نیکی کے موقع کو ہاتھہ سے جانے دو۔ پھر وہ موقع
ہاتھہ نہین آویگا اگر تمنے اتوار کا خیال رکھا تو یاد رکھو کہ اگر جیتے رہے
اور معمر ہوئے تو بڑے سرسبز ہوگے اور مرفہ الحال رہوگے لوگ تمہاری
عزت کرین گے۔ جو خدا کی عزت کرتے ہین خدا اونکی عزت کرے گا۔
خدا اسلیئے اپنے گھر مین نہین بلاتا ہے کہ کچھ بدلہ ندے بیسح تمہارے
لینے کو وہان بیٹھا ہے خیال کرو کہ تمہارے لیئے اوسنے کیا کیا اور
کیسی کیسی تکلیفین اوٹھائی ہین۔ سوچو تو کہ اوسکو تمہاری کیسی محبت
ہے پھر کیا تم اوس سے محبت نہ رکھوگے اور اوسکی بندگی نہ کروگے
دین و دنیا کی برکت اوس سے نہ مانگوگے۔ اے میرے عزیز لڑکو خدا

کرے کہ یہ سب رحمتین تمہین نصیب ہون ؞

؞ آمین ؞

بارھوان سبق

قبر نے اپنی فتح کھو ڈالی

اے قبر تیری فتح کہان ۱ قرنتیون کا ۱۵ باب ۵۵ آیت

اے عزیز لڑکو بیبل مین ہماری عمرون کی کوتاہی کا حال بہت کچھ لکھا ہے تمنے کبھی نومبر یا دسمبر کے مہینے مین صبح کو اوٹھکر دیکھا ہے کہ ترائی کے میدانون اور کھیتون سے کسقدر بخارات اوٹھتے ہین۔ تھوڑے ہی دور کا آدمی بلکہ بڑے بڑے درخت بھی نظر نہین آتے اسقدر گاڑھی اوس گرتی ہے۔ لیکن چند گھنٹون کے بعد جب سورج اوٹھ آتا ہے جاکر دیکھو تو اوس کا نام و نشان نہین رہتا۔ بتلاؤ تو کہان جاتی ہے۔ حال یہ ہے کہ سورج کی گرمی سے سب بخارات گھل جاتے ہین کچھ نام و نشان اوسکا کسی چیز پر نہین رہتا بیبل مین لکھا ہے کہ ایسا ہی آدمی

کی عمر کا حال ہے - آج تم ایک جم غفیر دیکھتے اور ہٹے کٹے لڑکون سے بھری
پاتی ہو تھوڑے عرصہ مین دیکھو تو اونکا وجود نہین بخارات کے مانند غائب
ہوجاتے ہین تم کبھی سڑک پر پھرے ہو اور اوسکے کنارہ کھڑے ہو کر کسی باغ
کی سیر کی ہے کیسے خوبصورت پھول قطار در قطار ہر سمت کھلے ہوتے
ہین سمجھے یقین ہے کہ تمنے یہ کیفیت دیکھی ہوگی کس کس رنگ کے اور
کیا کیا اقسام کے پھول نظر آتے ہین — ادہر گلاب ہے اودہر بیلا ہے
ادہر چمیلی اودہر موتیا ہے رنگ برنگ کے پیڑ بوٹے ہین سبحان اللہ کیا
بہار ہے - لیکن تھوڑے مہینون کے بعد جاکر پھر دیکھو تو نہ وہ پھول ہین
نہ وہ رنگ ہے اے افسوس وہ بہار کہان گئی - سب پھول کمہلا
گئے سب کے سب ناپید ہین بادخزان نے سارا تختہ تباہ کر دیا پہیل
ہین آیا ہے کہ ایسا ہی ہمارا حال ہے کہ خوبصورت سے خوبصورت
آدمی کو موت نہ چھوڑے گی سب کو پھولون کی طرح فنا ہے اسکا کیا
سبب ہے کہ سب آدمیون کو موت لگی ہے - کیا وے مرنا چاہتے
ہین - نہین کوئی نہین چاہتا ہے - کسی آدمی کو بیمار پڑنے د واوس
موت کا خوف ہو تو دیکھو جینے کی خاطر کیا کیا تکلیفین اوٹھاتا ہے
کیسی کیسی کڑوی بدمزہ دوا جو ڈاکٹر بتلاتا ہے کہا لیتا ہے — ہاتہ

پیر کٹواتا آنکھیں نکلواڈالتا صرف زندگی کی خاطر آدمی قبول کرلیتا ہو طرح طرح کے سختیان گوارا کرتا ہے پر مرنا نہیں چاہتا ہو۔ بلکہ اکثر تو ایسے ہین کہ ہزار مصیبتین چاہے موت سے زیادہ سخت ہون اونسے نہ گھبرادین لیکن موت کے نام ہی کانپتے ہین۔ تم جانتے ہو پانی کی تھاہ لینے کے واسطے کیا چیز اوسپر بڑی ہوتی ہے۔ مین تمھین اوسکا حال سناؤن۔ جب سمندر مین جہاز چلتا ہو توجس سطح پر جہاز جاتا ہے اوسکو چینل یعنے (بحیرہ) کہتے ہین۔ اورجس مقام سے جہاز سمندر مین ڈالا جاتا ہے وہان پر بہ نسبت اورجگہون کی پانی بہت گہرا ہوتا ہے یہان تک کہ جب جہازون کو سمندر سے کسی دریا مین چڑہانا چاہتے ہین تو اوس مقام سے چڑہاتے ہین جہان پانی بہت گہرا ہوتا ہے لیکن یہ کیونکر معلوم ہوتا ہے کہ یہان گہراؤ بہت ہو اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ جولوگ گہراؤ سے واقف ہوتے ہین وہ کیا کام کرتے ہین ایک بڑا پتھر لیکر رسّے سے باندہ کر پانی مین ڈالتے ہین اور رسّے کے دوسرے سرے پر لکڑی کا گول ہَلّہ باندہ دیتے ہین جو پانی پر پڑا رہتا ہے اور نیچے کے پتھر کے زور سے ایک جگہہ پر قائم رہتا ہے۔ ملّاح اوسیکے سیدھ پر جہاز چلاتے ہین اور امن و امان سے پہونچ جاتے ہین۔ ایک روز نہایت دہشت ناک طوفان چل اٹھا

کہ لوگون نے ایک جہاز کنارہ کیطرف آتے دیکھا۔ جہاز والون سے کچہہ
بندوبست نہ ہوسکا۔ جو لوگ کنارہ پر کھڑے دیکھہ رہے تھے اون سے بھی
کچہہ بن نہ پڑی۔ اور کنارہ پر یہ چڑہائی تھی کہ بڑی بڑی چٹانین دو ایک میل
برابر پانی مین چلی گئی تہین اونہین چٹانون کی طرف جہاز کا رخ جو ہو گیا
تو ایک آن مین اوسپر آکے ایسی ٹکر کھائی کہ پارچہ پارچہ ہو گیا۔ لوگ
کنارہ سے دیکھتے رہگئے۔ کچہہ مدد اوسوقت نہ ہوسکی سب جہاز والے
ڈوب گئے صرف ایک آدمی کچہہ عرصہ تک پیرتا رہا۔ اوسکو لوگ دیکھتے رہے
اور تو سب ڈوب ہی چکے تھے۔ اوس بیچارہ نے تھوڑی دور سے پیرکر
اوس گول لکڑی کو (جو پانی پر پڑی تہی تہی) پکڑ لیا تھا اس امید پر کہ
کوئی بچا لیگا۔ مگر اوسوقت کوئی نہین بچا سکتا تھا۔ وہ بیچارہ لٹکتا رہا
جب لہر آتی تہی یکایک اوٹھہ جاتا تھا اور گر پڑتا تھا مگر لکڑی کو نہین چھوڑتا
تھا یہی چاہتا تھا کہ کسیطرح بچ جاؤن اگر اوسکی ہو سکتا تو برسون ویسا
ہی لٹکتا رہتا مرنا نہین قبول کرتا۔ اس عرصہ مین رات آگئی سورج
ڈوب گیا۔ سیاہ پانی پر اندہیرا چہانا شروع ہوا لوگ سانسین بہرتے
ہوئے اوس غریب ملاح کو لٹکتا چھوڑ اپنے اپنے گھر کو جانے لگے ایک
ایک کرکے سب چلدئیے مگر پھر پھر کر دیکھتے جاتے کہ کہین ڈوب تو نہین گیا

سب سے پیچھے جو آدمی رہگیا تھا وہ بھی چلنے لگا اندھیرا غوب ہو گیا تھا مگر اوس سے رہا نہ جاے پہر پہر کر دیکھے اور اندھیرے کے سبب بڑی غور سے جو نگاہ جا پڑی تو فوراً کہہ اوٹھے کہ ہان ہان ابھی زندہ ہے۔ غرض سب لوگ گھر پہونچے اور اوس بیچارہ کے واسطے دعائین مانگین رات کو سوئے تو اوسیکا تصوّر صبح کو اوٹھے تو اوسیکا خیال تھا۔ صبح ہوئی سورج نکلا لوگ جلدی جلدی دہوپ نکلتے ہی وہان پہونچے جا کر دیکھین لکڑی پانی پر پڑی طوفان تھم گیا ہے۔ پر ملّاح بیچارہ کہان۔ افسوس وہ پانی کے تلے پہونچا اور تا قیامت پہر نہین دکھائی دیگا۔

اب صاف معلوم ہوا کہ ہم جانتے ہین کہ مرنے سے سب ڈرتے ہین پہر کیا سبب ہے کہ مرنا سب کو ضرور ہے۔ بیبل مین آیا ہے کہ موت سب کو آوے گی کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے۔ سچ ہے کہ سب گنہگار ہین اور اِس سبب سے سب کو موت ضرور آویگی بوڑہے بھی مرینگے۔ موت اونکے سفید بالون کا کچہ پاس ولحاظ نہین کریگی اونہین بھی قبر مین پہونچائے گی۔ متوسط عمر کے آدمیون کو بھی موت لیجاتی ہے چاہے جو رو لڑکے بالے کیسا رو یا پیٹا کرین اور صحت کی دعائین مانگین۔ نوجوان اور پیارے بچّے بھی اجل کے پنجے سے نہین چھوٹتے۔

جانتا ہون کہ میرا دل کسی کی موت پر ایسا نہین دُکھتا جیسا کہ بچّون کے مرنے پر دُکھتا ہے مین نے بارہا ایسی ایسی خوبصورت پیارے بچون کو کفن مین لپٹے دیکھا ہے کہ جنکے گاڑنے کو دل نہین چاہتا تھا۔ چند سطرین اس مقام پر نقل کیجاتی ہین جنسے معلوم ہوگا کہ خادم الدینون کو ایسے موقعون پر کیا صورتین پیش آتی ہین اُسمین دو مُردے کفنائے ہوئے لڑکون کا ذکر ہے جنکو مان دیکھہ دیکھہ کر رو رہی ہے۔ گرمی کا موسم اور اتوار کے شام تھی۔ لطیف خوشبودار ہوائین چلتی تھین۔ مینے ایک واقعہ جانگزا دیکھا۔ جسکی کیفیت صاف عیان تھی۔ دو بچے موسم بہار کی مانند خوشنما ایک چھوٹے سے کٹھرہ مین رکھی تھی۔ جیسے گڑیون کو بچے کپڑے پہناتے ہین اسطرح وہ نوزاد سے بچے کفن مین لپٹے تھے۔ اونکے چہرے ایسے معلوم ہوتے تھے۔ کہ گویا مسکرا رہے ہین۔ چھوٹی سی چوڑی تابوت مین دونون پہلو بہ پہلو سوتے تھے مینے دیکھا کہ گلاب کی کلیان۔ اونکے ننھے پانون مین نہین۔ چمیلی کی شاخین اور خوشنما پھول۔ اونکے آس پاس پڑے تھے مگر اون پھولون مین وہ بہار نہ تھی۔ جیسے اچھے وہ بچے معلوم ہوتے تھے۔ اونکی مان آزردہ سوسن کی مانند۔ بستر پر اونکے پاس بیٹھی تھی اپنے غم کی داستان سُناتی تھی۔ اور آنسو اوسکے آنکھون سے جاری

مگر اوس مصیبت مین اکثر اسطرح چلّا اوٹھتی تھی - کہ ای میرے بچّو مین بہت جلد تمہاری
ملونگی - لیکن ایسی مصیبت کے وقت مین مسیح کی خوشخبری ہمارے دلہاے
غمگین کو تسکین بخشتی ہے - پھر مینے آسمان سے ایک آواز سُنی جو مجھہ سے کہتی
تھی کہ لکھہ مبارک وے مُردے ہین جو خداوند مین ہوکے اب سے مرتے
ہین - روح کہتی ہے کہ ہان تاکہ وے اپنی محنتون سے آرام پاوین اور
اونکے اعمال اونکے ساتھہ پیچھے چلے آتے ہین - مکاشفات ۱۴ و ۱۳
اسیوجہ سے ہم لوگ جب کسی مسیحی کی قبر پاس کھڑے ہوتے ہین تو یہ
امید ہمارے دل مین ضرور پیدا ہوتی ہے چاہے عزیز دوست کی قبر ہو
یا کسی کی ہو اگر وہ عیسائی مرا ہے تو ہم جانتے ہین کہ مسیح ایک روز اُسکی
قبر پر آکر اوسے جگائیگا - تھوڑا عرصہ ہوا کہ گرمی کا موسم اور شام کا وقت
تھا کہ مین اپنی عزیز بہن کی قبر پر گیا - اوسکے دونون لڑکے بھی میرے
ساتھہ ساتھہ ہولیئے - جب ہم قبر پر پہونچے تو دیکھا چار چھوٹے چھوٹے
گلاب کے پیڑ دو سرہانے دو پاؤن کی طرف کھڑے تھے - ایک لڑکا بولا
ہماری مان کی قبر وہ ہے - مینے کہا در حالیکہ آنسو میری آنکھون سے
جاری تھے - اور وہ گلاب کے پیڑ کیسے ہین - بڑا لڑکا بولا - وہ تو مینے
اور میرے بھائی اور باپ نے مان کے دفن ہونے سے تھوڑے

عرصہ کے بعد لگائے تھے۔ دوسرہانے کے پیڑ جو ہین وہ ہماری مان نے آپ اپنے باغ مین لگائے تھے سو ہمنے وہان سے اوکھیڑ کر یہان رکھے ہین اور ان دونون درخت انکا نام رکھا ہے۔ مینے کہا اے لڑکو تمہین اپنی عزیز مان کی باتین یاد ہین۔ کہا سب باتین یاد ہین۔ مینے کہا کوئی خاص بات بیان کرو کہا ہان جی خاص بات یہ ہے جب تک وہ بیمار رہی ہمکو یاد نہین ایسا کوئی دن گذرا ہو کہ اپنے کمرہ مین لیجا کر ہمارے ساتھ اوسنے دعا نمانگی ہو۔ یہ بات سُنکر میرے دلمین ایسی محبت بہن گئی کہ ایسی کبھی نہین آئی تھی اور ایسی کامل امید اون الفاظ کو پڑھکر جو اوسکی قبر کے پتھر پر کندہ تھے کبھی نہوئی تھی جیسی اوسوقت ہوئی۔ جبکہ فرشتے اوسکے نگہبان ہین تو کوئی انسانی رنج اوسکے آرام کی نیند مین خلل انداز نہین ہوسکتا۔

اے عزیز لڑکو چونکہ سب گنہگار ہین اسلیئے ہمین تمہین سب کو مرنا ہے اور ہر قبر گویا کہ یادگار اِس امر کی ہے کہ سب آدمی گنہگار ہین۔ بعض اوقات بعضے ایسے بیوقوف بنجاتے ہین کہ طوفان نوح سے مطلق انکار کر بیٹھتے ہین اور کہتے ہین کہ ایسا کوئی طوفان کبھی نہین آیا جس سے تمام دنیا چند روز کے عرصہ مین ڈوب گئی ہو۔ لیکن اِس سے کوئی کوئی انکار نہین کرسکتا

کہ قریب بیس برس مین ایک مرتبہ تمام دنیا کی صفائی کردیتی ہے گرجے کے احاطہ
کو جاکر دیکھو کسقدر قبرون سے بھرا ہے۔ ہر قدم پر تمہارے کسی نہ کسی کی قبر
ہے کسنے ان سب کو مار ڈالا۔ فرض کرو تم کسی قیدخانہ مین جاؤ اور چھوٹی
چھوٹی کوٹھریان دیکھو اور ہر کوٹھری مین ایک ایک قیدی بیڑیان پہنے پڑا ہو
اور تعداد قیدیون کی اتنی ہو جتنی گرجا گھر کے احاطہ کی قبرین ہین تو تمہارے
دلمین خیال نہ آویگا کہ یہان قبرون اور گناہون کی بڑی کثرت ہی جب ہی
اتنی کوٹھریان بھرہون کی تعداد بھرنے کو بنائی ہین۔ اور گرجا گھر کا قبرستان
گویا قیدخانہ ہے جسمین خدانے اتنے قیدیون کو مقید کیا ہے آسمان مین
کوئی قبر نہین۔ نہ زمین پر ہوتی اگر گناہ نہ ہوتا جب ان لڑکون مین کوئی
مرتا ہے تو گویا ایک عمدہ صنعت بگڑ جاتی ہے۔ ہاتھ نے حرکت ہوجاتی
ہین آنکھون کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ شگفتہ رخسارے سپیلے اور
ٹھنڈے پڑجاتے ہین۔ زبان خاموش ہوتی ہے۔ تمام جسم ٹوٹے جہاز
کی طرح بگڑ جاتا ہے۔ مگر ہمین خوش ہونا چاہیئے کہ مسیح کے شاگرد شادان
وخندان یہ کہتے ہوئے قبر مین جائینگے کہ۔ اے قبر تیری فتح کہان۔
مسیح خود قبر مین گیا ہے اور اوسے پاک کیا اور برکت بخشی ہے۔ سوائے
اسکے قبر مین صرف جسم جو ایک حقیر چیز ہے جاتا ہی اور روح جو ایک عرفانی

ہے اوسکے پھندے سے نکلجاتی ہے۔ تم جانتے ہو کہ جب آنکھین بند
ہوتی ہین تو بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیکھ رہے ہو اور جب سوتے ہو خواب
نظر آتا ہے۔ اسیطرح جبکہ جسم قبر مین ہوگا تو بھی روح زندہ رہ سکے گی
سوچ سکیگی۔ کام کر سکے گی۔ تمہین قبر مین مدتہا دراز سونا ہوگا لیکن
ہمیشہ نہین۔ خدا پھر اوٹھاوے گا اوسمین یہ قدرت ہے اور وہ اس
لائق ہے تمنے خوبصورت مکھی کو دیکھا ہے کبھی اس پھول پر بیٹھتی ہے کبھی
دوسرے پر جا بجا بھنبھناتی اور ناچتی پھرتی ہے گویا کہ پھولون کی جان
ہے کہ ایک سے نکلی دوسرے مین پڑ گئی۔ کچھ عرصہ تک محض بیجان گھر
مین قید رہی لیکن خدا نے اوسے وہان سے نکالا۔ اوس آئینہ کو دیکھو
کس صفائی سے تمہاری صورت اور چہرہ بلکہ ہر بال ماتھی کا نظر آتا ہے
تمنے خراب ریتی کو بھی سمندر کے کنارے پڑا دیکھا ہے۔ جب تک
کاریگرون نے نہین بنایا تھا تمہارے قیاس مین آتا تھا کہ اس ریتی سے
عمدہ شے بنیگی۔ اسیطرح خدا ہمین اپنی دانائی اور قدرت سے پھر جلاویگا
سبحان اللہ یسوع مسیح نے ہماری خاطر کیا کچھ کیا ہے۔ مجھے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ہر قبر کے منہ پر فرشتے کو یہ کہتے سنتا ہون آؤ اس جگہ کو
دیکھو جہان خداوند ہے۔ اب مین تمہین یہ بتلاؤن کہ مسیح نے سیان ہمارے

واسطے کیا کیا - فرض کرو ہم کسی بڑے جزیرہ مین رہتے تھے جو چار ونظر سمندر سے گہرا تہا اور جب نظر اوٹھا کے دیکھتے تھے تو سوائے پانی اور آسمان کی اور کچہ نظر نہین آتا تھا ہمارے پاس جہاز نہتے جنسے کہین جاتے بس وہان ہی رہتے تھے جاگیرین دوکانین مال و اسباب طرح طرح کی چیزین جیسی اب ہین وہان بہی موجود تہین - صرف ایک بات زیادہ تہی اور وہ یہ تہی - ہمیشہ چند روز کے بعد ایک بڑا جہاز اوس جزیرہ پر آکے لگتا تھا اور لوگ اوسمین سے اوتر کر ہمارے یہان آتے تھے اور بڑہوسیون اور دوستون کو پکڑ کر جہاز مین بٹھا کر ہماری نظر سے غائب کر لیجاتے تھے چند روز کے بعد پہر دوسرا جہاز آتا تھا پھر آتا تھا یہی حال ہمیشہ رہتا تھا اور بڈہون اور جوانون اور دوستون اور پڑوسیون کو پکڑ کر لیجایا کرتا تھا اگر ہمین نہین معلوم ہوتا تھا کہ پہر اون لوگون کا کیا حال ہوتا تھا ہم اپنے واسطے روتے تھے اور رنج کرتے اور خوف کہاتے تھے لیکن کچہ بن نہین آتی تہی - آخرکار ایک آدمی کو چہوٹی سی کشتی مین جو اوسنے خود اپنے خرچ سے بنائی تہی بیٹھے ہوئے کنارے کی طرف یکایک آتے دیکہا - وہ اکیلا اوسمین کو دپڑا اور بادبان پھیلا کر بڑے سمندر مین اون بڑے بڑے خوفناک جہازون کے پیچھے پیچھے جو ہمارے پکڑنے کو آتے تھے اپنی کشتی چلانے لگا تاکہ دیکھے کہ ہمارے

دوستون پر کیا گذرتی ہے ہم بہی اوس چہوٹی سی کشتی کو دیکھتے رہے یہانتک
کہ ہماری نظر سے غائب ہو گئی - تو ہمین یہ تعجب ہوا کہ دیکہا چاہیئے پہر بہی
کبہی ہماری طرف آویگی - اسی عرصہ مین ہمنے دیکہا کہ وہ سیاہ اور
دہشت ناک جہاز چلے آتے ہین اور ہمارے دوستون کو پکڑتے ہین -
ہم انتظار مین حیران تہے کہ ہمارا عزیز دوست جو کشتی مین تہا کیا ہوا
کیونکہ اوسنے ہمسے کہا تہا کہ اگر مین تمہارے دوستون کو جو پکڑے گئے
ہین پاؤنگا تو اپنے ساتہہ لوٹا لاؤنگا اور میری کشتی کے مستول پر
سپید پہرہرہ کا جہنڈہ ہوگا اوس سے تم مجہے پہچان لینا آخر کار اوسکی
کشتی نظر آئی اور مستول کے اوپر سپید پہریرہ لہرارہا تہا - اور ہمارے
دوست بہی اوس سے ملگئے - اوسکو دیکہتے ہی تمام بہیڑ پانی کے کنارہ پر
کو دوڑی وہ کشتی کنارہ آلگی اور ہمارا دوست خشکی پر سے اوترا -
ہم چلائے کہ ہمارے دوستون کی کیا خبر لائے آپ نے اونہین پایا -
بولا ہان مجہے ملے تہے - ہمنے پوچہا کہ زندہ ہین - کہا سب زندہ ہین -
ہمنے پوچہا کہ خوش وخرم ہین اور کیا کرتے ہین - کہا وہ سب بادشاہ
کے جہاز مین سوار ہوکر دور دراز ملک مین پہونچے - جب لوگ وہان
پہونچتے ہین تو ایک قسم کا امتحان اونسے لیا جاتا ہے جو لوگ امتحان

ہین پورے آتے ہین اونکی بڑی آبرو ہوتی ہے اور خوب خوش رہتے ہین اور اچھے اچھے مکان رہنے کو ملتے ہین اسلیئے وہ لوگ اوس جگہہ کو چہوڑکر یہان آنا نہین چاہتے ہین۔ اور جو لوگ امتحان مین پورے نہین اوترتے ہین وہ جنگلون مین بہیجدیے جاتے ہین اور تباہ حال رہتے ہین ہمنے پوچھا کہ وہ جہاز پھر کبھی آئینگے۔ کہا ہان وہ تو بار بار آئین گے اور تم سبھون کو لیجائین گے۔ لیکن تم لیاقت امتحان کی پیدا کرو تو بہت خوش ہوگی اور پھر وہان جانے مین کچھ تردد نہ ہوگا۔ ہمنے کہا تو پھر کیا چاہیئے اور کیونکر لائق ہوسکتے ہین۔ آپ برائے خدا جلدی بتلایئے کیونکہ ایسا نہو کہ جہاز آجاوین اور ہم تیار نہ ہونے پاوین اوسنے کہا اب تو کچھ نہین بتلا سکتا۔ مین زندگی سے مر رہا ہون لیکن کتاب موجود ہے جسکو مینے دل سے نکالا ہے۔ اس سے سب حال معلوم ہوجاوے گا مطلب اسکا صاف ہے اور تمام ہدائیتین بھری ہین اسکو مانو تو تم سب خوشحال رہوگے چونکہ اور کوئی صورت نہ تھی کہ تمہارے لیئے ایسی کتاب دیتا اسواسطے مینے اپنے رگہائے خون سے اوسے لکھا ہے اور وہ خون عین دل کا ہے اب تو اسی لو یہ آخری اور سب سے عمدہ نشان میری محبت کا ہے۔ یہ کہکر چپ ہورہا اور تھکاوٹ کے مارے مردہ ہوکر مین

بزرگ بیٹا ۔ سبحان اللہ کیا ہی دوست ہے اور کیسی اچھی بات ہے
پھر بھی اِس تقریر کو تم سمجھتے ہو یا نہین ۔ ہم جزیرہ پر رہتے ہین اور بیماریان
خوفناک جہاز ہین جو آتی ہین اور ہمین لیجاتی ہین ۔ اور وہ دور دراز
ملک جہان ہم جاتے ہین ہمیشگی ہے اور وہ عزیز دوست مسیح ہے
جو قبر کی راہ سے ہمیشگی مین گیا اور وہ کتاب بیبل ہے جو اوس نے
ہمارے واسطے لکھی تاکہ ہم بڑی عدالت مین امتحان دینے کے لیئے
تیار ہو جاوین ۔ اور اسلیئے کہ ہم ہمیشگی کے ملک مین پہونچین اور آرام
پاوین اوسنے اپنی روح موت کے حوالہ کر دی ۔ پس جو لوگ یسوع
مسیح سے محبت نہین رکھتے ہین ۔ اور جو لوگ بیبل کی بابت سوچتے
یا اوسے پڑھتے نہین ہین وہ کیسی اچھی کتاب سے غافل ہین ۔
سب کو ایک مرتبہ قبر سے نکلنا ہوگا ۔ لیکن سب کو حصّہ برابر ملے گا ۔
تمنے ساقی اور نان پز کا قصّہ یوسف کے بیان مین پڑھا ہوگا کہ دونون
اکہی وقت مین قید سے رہا ہوئے تھے لیکن ایک نے عزّت پائی اور
دوسرا لٹکایا گیا ۔ اِس سے تعجّب نہ کرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جتنے
وے جو سب قبرون مین ہین اوسکی آواز سنین گے اور نکلین گے
جنھون نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنھون نے

بدی کی سے سزا کی قیامت کیواسطے یوحنا ۵ و ۲۸ و ۲۹ - قبر گویا کہ توشک خانہ ہے جسمین نیک لوگ جاکر اچھی پوشاک پہنینگے اور وہان سے نکلکر اپنے خداوند خدا سے ملین گے لیکن شریرون اور ناپاکون کے لیئے وہ قیدخانہ ہے جسمین سزا پانے تک قید رہین گے -

جب عیسائی مرتے ہین تو خدا کے فرشتے اونہین آکر لیجاتے اور خدا کا جلال دکھاتے ہین اور جسم آرام سے قبر مین رہجاتا ہے - فرشتے کہتے ہین زیتون کا پہاڑ اور آسمانی یروسلم اور فرشتون کی بیشمار جماعت اور راستباز آدمی جو کامل ٹھہرائے گئے اونکی ارواح وہان ہین - وہ کہتے ہین کہ اب تم خدا کے پاس آسمان کو جاتے ہو جہان زندگی کا درخت دیکھو گے جس سے وہ پھل کھاؤگے جو کبھی بگڑتے نہین - جب تم وہان پہونچوگے تو تمہین سفید ملبوس عطا ہوگا - اور ہر روز بلکہ ابدالاباد تمہاری رفتار و گفتار بادشاہ کے ساتھ ہوگی - وہان تمہارے سامنے وہ باتین پھر نہ آئینگی جو طبقہ ادنے زمین مین آتی تہین یعنے رنج و بیماری اور تکلیف اور موت کیونکہ وہ باتین سب گذر چکین گی - اب تم ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اون نبیون کے پاس جاتے ہو جنہین خدا نے آنیوالی برائی سے بچاکر بستر استراحت پر اور راستبازی کی راہ مین قائم کیا ہے - اوس پاک

جگہ مین تمھین کیا کرنا ہوگا - وہان تم اپنی ساری تکلیفون کے عوض راحت پاؤگے اور جو رنج اوٹھائے ہین اوسکی خوشی حاصل کرکے جو جو بیج درد کا بوئے ہین کاٹوگے نیز جسقدر تمنے دعائین مانگی اور آنسو بہائے ہین اور خدا کی راہ مین تکلیفین اوٹھائی ہین اون سب کا ثمرہ پاؤگے - سونے کے تاج تمھین پہنائی جائینگے اور خدائے قدوس کی نظرون کے سامنے رہوگے وہان تم اوسے دیکھوگے کہ کیسا ہے - وہان تم تعریف اور خوشی کے نعرون اور شکرگذاری کے ساتھہ اوسی کی بندگی کروگے جسکی بندگی اس دنیا مین تم کرنا چاہتے تھے لیکن بسبب ضعف جسم کے بمشکل کرسکتے تھے وہان تمھاری آنکھین اوس قادرمطلق کے دیکھنے سے اور تمھارے کان اوسکی آواز سننے سے خوش ہونگے - وہان تم اپنے دوستون کو جو تمھارے سامنے سے دور ہوئے تھے پھر دیکھوگے اور ہر شخص جو اوس پاک جگہہ مین تمھارے بعد جاویگا خوشی سے اوس سے ملوگے - وہان تم جلال اور شان وشوکت کی پوشاک پہنے ہوگے اور ایسا سامان تمھارے پاس ہوگا کہ جلال کے بادشاہ کے ساتھہ سوار ہوکر نکلوگے - جب وہ تُرہی کی آوازون کے ساتھ بادلون مین ہوکے بازون پر آویگا تو تم اوسکے ساتھ ہوگے اور جب وہ عدالت کے تخت پر بیٹھیگا تو تم اوسکے پاس بیٹھوگے - ہان اور جب

وہ لوگون کو اونکے اعمال کے موافق حکم دیگا کہ فرشتے ہوجائین یا آدمی تو تم بہی
اوس عدالت مین حاضر ہوگے کیونکہ جو اوسکے دشمن ہین وہ تمہارے بہی دشمن
ہونگے اور جب وہ تُرہی کی آواز کے ساتھہ شہر کو لوٹیگا تم بہی اوسکے ساتھہ
لوٹوگے اور ہمیشہ اوسی کے ساتھہ ہوگے۔

پس اے میرے عزیز لڑکو جو کوئی خدا کی اطاعت کرتا اور شافع سے
محبت رکھتا ہے اوسکی ایسی شان ہوگی اور جب تم قبر سے اوٹھوگے
تو ایسا ہی مرتبہ تمہارا بہی ہوگا اگر تمنے خدا کی اطاعت کی ہوگی۔ اب مین
تم سے رخصت ہوتا ہون جو لوگ اس کتاب کو پڑہین یا سنین گے
اونمین بہت ایسے ہونگے جنکو مین جانتا بہی نہین ہون اور عدالت
کے بڑے دن تک اونکا دیکہنا نصیب نہ ہوگا۔

کاشکے اگر تم مین ایک بہی اس کتاب کو پڑہے ویسے حیات ابدی پاوے تو مین
اوس سے جب ملونگا تو ایسا خوش ہونگا کہ اگر ایک سلطنت بہی تمہین دیسکتا
تو بہی اسقدر خوش نہ ہوتے۔ مرتے دم تک مذہب کو مت چہوڑو شاید ایک
ہفتہ کے اندر مرجاؤ۔ نجات دہندہ کی تلاش کرو۔ اوسکے کلام کو پڑہو اور
اسکے احکام بجا لاؤ اپنے آپ کو اوسکے سپرد کرو پہر تو قبر صرف سو رہنے کی جگہ
ہوگی اور خدا تمہارے لیئے آسمان مین ہمیشہ کے جلال کا گھر تیار کریگا۔ آمین تمام شد

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re 1/- per volume per day shall be charged for tex-tbooks and 10 P. per vol. per day for general books *kept overdue.*